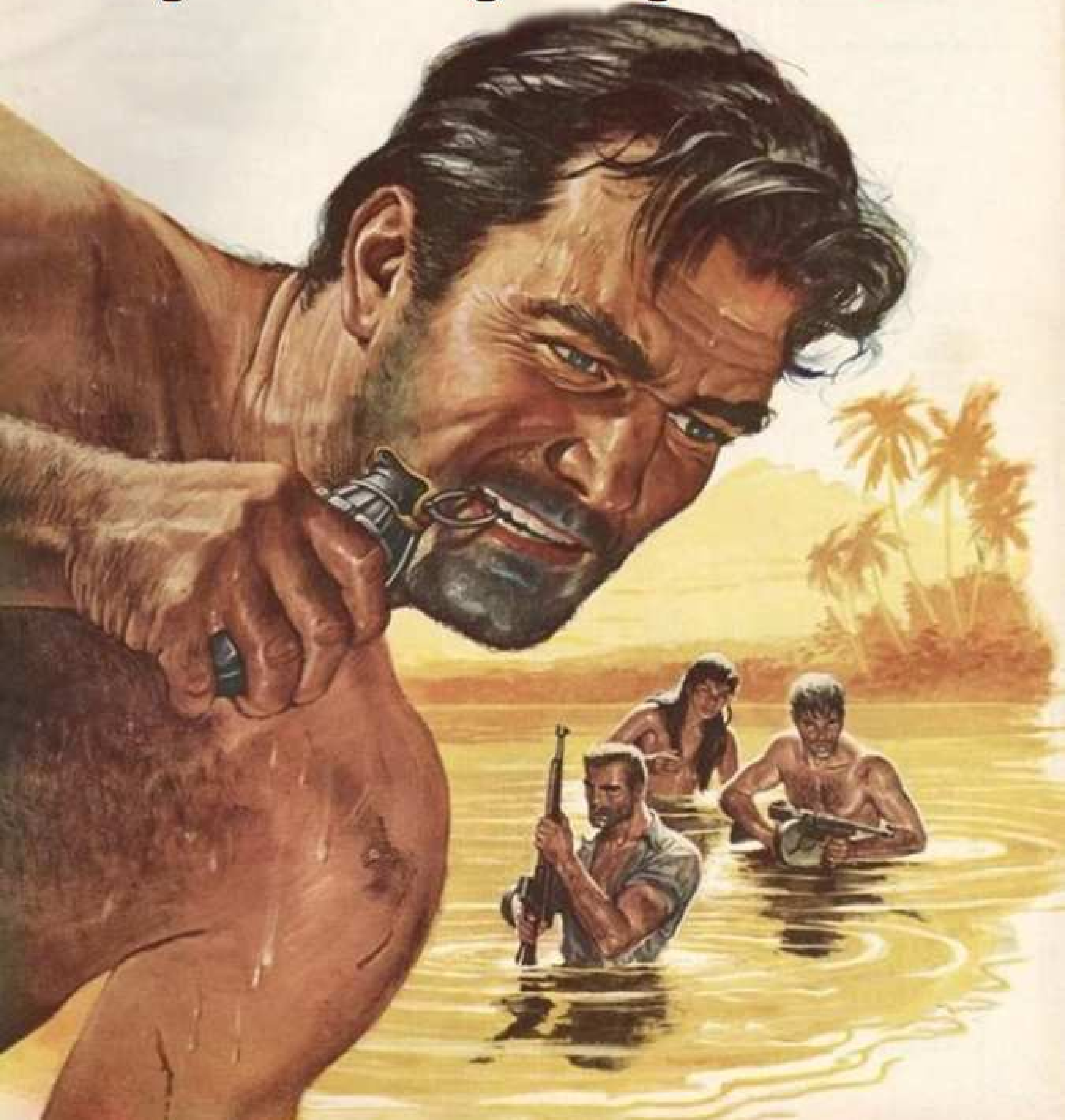
عمران سیریز　75　ابنِ صفی

آپریشن ڈبل کراس



پیشرس

قاعدے سے اس ناول کو عمران سیریز کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر ہونا چاہئے تھا۔ مطلب یہ کہ ضخیم ناول "بیک جلد" اور قیمت ہونی چاہئے تھی مبلغ دس روپے لیکن پھر وہی پرانی بات دہراؤں گا کہ یہ میرے زیادہ تر پڑھنے والوں کی قوت خرید سے باہر ہوتا اس لئے میں اسے "بالاقساط" ایک ضخیم ہی ناول کی صورت میں پیش کر رہا ہوں اور میری کوشش یہی ہوگی کہ ہر قسط اپنی جگہ پر ایک مکمل کہانی بھی ہو۔ اس قسط میں آپ اس ایجنٹ کی کہانی ملاحظہ فرمائیے جس نے ایکس ٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔ غالباً آپ ادھورے آدمی کو بھولے نہ ہوں گے جس نے اسی ایجنٹ جیمسن ہارلے کی سازش سے ایکس ٹو کو بے نقاب کرنا چاہا تھا۔

اس کتاب کی "جھلک" میں غالباً میں نے آلپس کے دامن میں فائروں کی گونج کا ذکر کیا تھا لیکن کہانی کا وہ جزو اس کتاب کے کینواس میں نہیں آسکا۔ (صرف بچہ لوگ سے معذرت خواہ ہوں۔ اگلے ناول میں آلپس کا دامن خون کی ندیوں سے جل تھل ہو جائے گا) ملک کے دشمنوں کا خون بہتے دیکھنا غیر صحت مند رجحان نہیں ہے اور پھر ایسے دور میں تو اسے غیر صحت مند رجحان کہا ہی نہیں جا سکتا جب دنیا کی بعض اقوام امن اور انسانیت کے ڈھول پیٹ پیٹ کر دھماکے کر رہی ہوں یا ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہوں۔ جو چھوٹی اقوام کو ایٹمی دھمکیاں دیتی رہتی ہیں۔

بہرحال آئندہ کہانی اس کہانی سے کہیں زوردار ہو گی۔ (انشاء اللہ)

"عظیم حماقت" کے بارے میں پسندیدگی کے خطوط آئے ہیں۔ لیکن تشنگی کی شکائت بدستور قائم ہے۔ ایکسو بارہ صفحات میں اب فریدی کے ناولوں کو نپٹانا بے حد مشکل کام بن گیا ہے۔ کم از کم ایک سو ساٹھ صفحات ہونے چاہئیں۔ انشاء اللہ پھر آپ فریدی کی کہانیوں میں تشنگی محسوس نہیں کریں گے۔

"عظیم حماقت" کے سلسلے میں میری ایک ذاتی حماقت ملاحظہ فرمایئے جس کی طرف ایک پڑھنے والے نے توجہ دلائی ہے۔ صفحہ نمبر ۵ کی گیارہویں سطر میں چھ لڑکیوں کی بجائے صرف چار لڑکیاں پڑھئے اور لڑکوں کی تعداد چھ نوٹ فرمایئے کیونکہ اگلے صفحات میں اسی تناسب سے ان کا ذکر ہوا ہے۔ بے خودی میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ لکھ گیا تھا۔ ویسے بھی مجھے ایک کی چار دکھائی دیتی ہیں۔

ابنِ صفی

۲۵/ جولائی ۱۹۷۴ء



ایئرپورٹ پر کوئی انہیں ریسیو کرنے نہیں آیا تھا۔ حالانکہ ملک سے روانگی کے وقت انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ روم میں تنہا نہیں ہوں گے کوئی مقامی آدمی انہیں ایئرپورٹ سے لے جائے گا۔

بہر حال وہ آدھے گھنٹے تک اس کال کا انتظار کرتے رہے تھے جس کی بناء پر ان کی شناخت ہوتی اور ریسیو کرنے والا انہیں اس جگہ تک پہنچا دیتا جہاں وہ قیام کرنے والے تھے۔

"اب کیا ہوگا مسٹر....؟" جوزف نے بالآخر جیمسن کا شانہ تھپک کر پوچھا۔

"فکر نہ کرو.... روم میرے لئے نیا شہر نہیں ہے.... ہم یہاں سے سیدھے آڈلٹو کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔!"

"آڈلٹو....! کیا چیز ہے....؟"

"بڑی نفیس جگہ ہے.... اگر وہ بڑھیا اب بھی زندہ ہو گی تو ہمارے عیش ہو جائیں گے۔ اطالوی بڑے زندہ دل لوگ ہیں۔!"

"کیا اس بڑھیا کا نام آڈلٹو ہے؟"

"نہیں....! ایک قدیم وضع کی عمارت ہے جس میں متوسط مالی حیثیت کے سیاح مزے سے گزارا کر سکتے ہیں۔!"

"اچھا میں سمجھا.... وہ بڑھیا اس سرائے کی مالکہ ہو گی۔!"

"یہی سمجھ لو....! اتنی زندہ دل بڑھیا روئے زمین پر کوئی دوسری نہ ہو گی۔!"

"تو یہ کہو کہ تم اور مسٹر ظفرالملک یورپ کی آوارہ گردی کرتے رہے تھے۔!"

"اور کیا رکھا ہے زندگی میں۔!"

"چلو تو پھر وہیں چلو....!" جوزف جماہی لے کر بولا۔ "میرا نشہ اکھڑ رہا ہے۔!"

"لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ پرنس مابوتا کے نام کی کال کیوں نہیں ہوئی۔!" جیمسن نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں مسٹر.... پتہ نہیں باس کی کیا اسکیم ہو۔ آڈلتو میں ہمارا ٹھہرنا کہیں اس کے خلاف نہ ہو۔!"

"اچھا تو پھر بیٹھے رہو یہیں۔!"

"دوسری بات بھی میری سمجھ میں نہیں آرہی۔!" جوزف بڑبڑایا۔

"کون سی بات....؟"

"باس نے تمہارے ساتھ مجھے کیوں بھیجا ہے۔!"

"اس لئے کہ مجھے ہر وقت موت یاد رہے موت کا فرشتہ تم سے زیادہ خوفناک نہ لگتا ہوگا۔!"

"میں اتنا بدصورت تو نہیں ہوں مسٹر....!" جوزف نے دانت نکال کر کہا۔

"پھر بتاؤ میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں۔ ویسے ہز میجسٹی آج کل کچھ عجیب سے ہو رہے ہیں۔!"

"اگر تم باس کی بات کر رہے ہو تو وہ کب عجیب نہیں لگتے۔!"

"کبھی میرا باس بھی عجیب تھا لیکن تمہارے باس نے اسے بالکل تباہ کر کے رکھ دیا۔ اب وہ کسی کام کا نہیں رہا۔ ہر وقت شریف آدمی نظر آنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔!"

"مگر تمہیں تو میرے باس نے بے حد خوبصورت بنا دیا ہے۔!" جوزف کے دانت پھر نکل پڑے۔!

"خوب صورت۔!" جیمسن غرایا۔ "ڈاڑھی اور مونچھوں کے بغیر خود کو بالکل یتیم سمجھنے لگتا ہوں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ انہوں نے میری ڈاڑھی اور مونچھوں کا صفایا کرا دیا۔!"

جوزف آواز سے ہنسا اور بولا۔ "لیکن میں تو اسے ظلم نہیں سمجھتا کہ اسی کے حکم سے مجھے ڈاڑھی رکھنی پڑی ہے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کبھی ڈاڑھی رکھنے کا خیال بھی میرے دل میں آیا ہو۔!"

"ڈاڑھی میں تم اور زیادہ خوف ناک لگنے لگے ہو۔! پندرھویں صدی کے کوئی جلاد۔!" جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔

"باس کا حکم! لیکن میں اسے ظلم نہیں سمجھتا۔!"

"اچھا کیا میں واقعی خوبصورت لگتا ہوں ڈاڑھی کے بغیر۔!"

"خوبصورت بھی اور کم عمر بھی۔!"

"ہم یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے....؟"

"تم جانو....!انچارج تم ہو....!"

"الجھن میں پڑ گیا ہوں۔!"

"میں نے تو باس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ مجھے روم کیوں بھیج رہے ہو۔!" جوزف نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"بہت سعادت مند ہو....!" جیمسن جھلا کر بولا۔

"وہ میرا باپ بھی تو ہے....!"

"اچھا اب خاموش رہو.... مجھے کچھ سوچنے دو۔!"

جوزف نے پھر جماہی لی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ یہ دونوں انتظار گاہ کی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"چلو اٹھو....!" جیمسن تھوڑی دیر بعد بولا۔ "پتا نہیں کیا چکر ہے۔!"

انہوں نے اپنے سفری تھیلے اٹھائے اور انتظار گاہ سے سڑک کی طرف چل پڑے۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر جیمسن نے ڈرائیور کو آڈلٹو کا پتہ بتایا تھا اور ٹیکسی حرکت میں آتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے بکواس شروع کر دی تھی۔

"اگر آپ لوگ سیاح ہیں تو دھو کے بازوں سے ہوشیار رہئے گا۔ یہودیوں نے اٹلی کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ شائد عرب ہیں.... سی نیور....!"

"نہیں....ایرانی۔!" جیمسن بولا۔

"تب تو ٹھیک ہے۔ دراصل یہودی کچھ ایسے بُرے بھی نہیں ہیں۔ مجھے یہودی لڑکیاں بہت پسند ہیں۔ سچ پوچھئے تو سیاحوں کے لئے جنت مہیا کر دیتی ہیں۔ آڈلٹو تو بڑی تھرڈ کلاس جگہ ہے۔"

"ہم ہمیشہ وہیں ٹھہرتے ہیں۔"

"بزنس یا سیاحت سی نیور؟"

"بزنس....! قالینوں کا بیوپار ہے....!" جیمسن بولا۔

"واہ....واہ.... کیا کہنے....ایرانی قالینوں کے.... بزنس کیسا چل رہا ہے۔!"

"اٹلی ہمارا سب سے بڑا گاہک ہے۔!"

"پھر بھی آڈلٹو....!"

"اگر ایسا نہ ہو تو ہم تفریح کے لئے پیسے کیوں کر بچائیں۔!" جیمسن بولا۔ "بزنس کا مالک میں تو نہیں ہوں صرف ٹریولنگ ایجنٹ ہوں۔!"

"میں سمجھ گیا سی نیور....!" ڈرائیور نے قہقہہ لگایا۔ "میرا نام اوٹو ہے۔ اگر اچھی تفریح کا ارادہ ہو تو مجھے یاد رکھنا....وقت بتادو.... آڈلٹو کے باہر موجود ملوں گا۔!"

"ابھی تو ہم دو دن صرف آرام کریں گے۔!"

"تم انگریزی خاصی بول لیتے ہو۔!" جیمسن بولا۔

"میرا باپ اطالوی تھا اور ماں انگریز....!"

"اچھا....اچھا....اب کچھ دیر خاموش بھی رہو۔!" جوزف بھنا کر بولا۔

آڈلٹو کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے اس نے ٹیکسی روکی تھی اس علاقے کی سبھی عمارتیں قدیم طرز کی اور باہر سے مفلوک الحال نظر آتی تھیں۔!

ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے وہ پھاٹک سے گزرتے ہوئے ایک نیم تاریک راہداری میں پہنچے۔ اچانک کسی نے انہیں عقب سے آواز دی۔ جیمسن تھوڑی بہت اطالوی بھی جانتا تھا ورنہ اندازہ نہ کر پاتا کہ انہیں ہی مخاطب کیا گیا ہے۔!

"تم کون ہو اور کہاں چلے جا رہے ہو....؟"

جیمسن رکا تو جوزف بھی رک کر مڑا تھا۔ آواز دینے والا قریب آگیا۔

"کیا یہ سی نیورا فے نیلی کا بورڈنگ ہاؤز نہیں ہے۔!" جیمسن نے پوچھا۔

"یقیناً ہے....!" جواب ملا۔

"تو ہم پھر صحیح جگہ پر پہنچے ہیں۔!" جیمسن نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

اجنبی ان کے سفری تھیلوں کو گھورتا ہوا بولا۔ "اگر یہاں قیام کرنے کی غرض سے آئے ہو تو میرا خیال ہے کہ تمہیں مایوسی ہی ہوگی۔!"

"وہ کیوں پیارے بھائی....؟" جیمسن جیب سے اپنا پرس نکالتا ہوا بولا۔

"ایک آدھ کمرہ وہ اپنے دوستوں کے لئے خالی رکھتی ہے۔!" اجنبی کی آنکھیں جیمسن کے

پرس پر تھیں۔

"ہمیں تو تم اپنا بھی دوست پاؤ گے۔!" جیمسن نے کہا اور پرس سے کچھ نوٹ کھینچ کر اس کی جیب میں ٹھونس دیئے۔

"میرے ساتھ آؤ سی نور۔!" اس نے کہا اور بائیں جانب مڑ گیا۔

وہ شخص فنیلی کا کلرک ثابت ہوا۔ ایک ہفتے کا پیشگی کرایہ لے کر اس نے ایک رجسٹر میں کچھ اندراجات کئے تھے اور انہیں ساتھ لئے ہوئے عمارت کی دوسری منزل پر آیا تھا۔ انہیں ایک بڑا کمرہ مل گیا۔ جسے لکڑی کے پارٹیشنز کے ذریعے تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

"بھاں....!" اچانک جوزف نے بہ آواز بلند جماہی لی اور بولا۔ "کیا اب میں دو چار گھونٹ لے سکتا ہوں۔!"

"ضرور.... ضرور....!" جیمسن نے کہا اور اپنے سفری بیگ سے سامان نکال نکال کر بستر پر ڈھیر کرنے لگا۔

جوزف اپنے پارٹیشن میں بیٹھا بوتل سے گھونٹ لے رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیمسن کے پارٹیشن میں آیا اور ایک طرف کھڑا ہو کر اسے گھورنے لگا۔

"کیوں....! کیا یہاں کی ہوا زیادہ نشہ لاتی ہے۔!" جیمسن مسکرا کر بولا۔

"نہیں.... ہم دو دن آرام نہیں کر سکیں گے۔!"

"کیا مطلب....؟"

"تم نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا....؟"

"اچھا.... تو پھر آج ہی لڑکیوں کا انتظام کیا جائے۔!"

"میں یہ نہیں کہہ رہا۔!" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جلدی سے کہہ ڈالو جو کچھ کہنا ہے۔ میں تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں۔!"

جوزف نے ایک تصویر کوٹ کی جیب سے نکال کر جیمسن کے سامنے ڈال دی اور بولا۔

"یہاں ہماری آمد کا مقصد یہ ہے کہ اس شخص کو تلاش کر کے قتل کر دیں۔!"

"مجھے علم ہے....!" جیمسن خشک لہجے میں بولا۔ "میرے پاس بھی تصویر ہے۔!"

"اچھا....!" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"شائد ہم دونوں کو الگ الگ ہدایات دی گئی ہیں۔!" جیمسن نے طویل سانس لے کر کہا۔

"تاکہ ہم دونوں ہی خود کو اس مہم کا انچارج سمجھتے رہیں۔!"

"باس کی باتیں باس ہی جانے۔!"

"مجھے ایکس ٹو سے براہِ راست ہدایت ملی تھی۔!" جیمسن اکڑ کر بولا۔

"تمہارے باس واس کا چکر نہیں ہے۔!"

"مجھے تو باس نے تصویر دی تھی۔!"

"بھلا تم کس طرح اس کو تلاش کرو گے۔!" جیمسن نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں پوچھا۔

"بس تم دیکھنا کہ میں کیا کرتا ہوں۔!"

"کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔ یہاں شراب بہت مہنگی ہے۔ شیرہ یہاں نہیں ملتا۔!"

"جس نے پیدا کیا ہے وہی میرے لئے انتظام بھی کرے گا تم اس کی فکر نہ کرو۔!"

دفعتاً کسی نے دروازے پر ہولے ہولے دستک دی۔!

"آجاؤ....!" جیمسن نے اطالوی میں کہا۔

اور ایک بے حد توانا اور لحیم شحیم بوڑھی عورت کمرے میں داخل ہوئی جیمسن پھرتی سے اٹھا تھا اور اس کے خیر مقدم کو آگے بڑھتا ہوا بولا تھا۔ "سی نیورا فے نیلی تمہیں دوبارہ دیکھ کر میری آنکھوں میں مزید روشنی آگئی ہے۔!"

"خوش رہو لڑکے....! تم پہلے کب یہاں ٹھہرے تھے۔!" عورت بولی۔

"کوئی پانچ سال پہلے کی بات ہے۔ یو۔ کے سے آیا تھا۔!"

"اچھا....اچھا....!" وہ مسکرا کر بولی۔ پھر اس کی نظر جوزف پر پڑی تھی۔

جیمسن نے اُسے چونکتے دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار نظر آئے تھے۔! جوزف بھی اسے گھورے جا رہا تھا۔

"کک.... کیا ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔!" وہ بالآخر بولی۔

"میرا ساتھی اطالوی نہیں بول سکتا۔!" جیمسن نے کہا۔

"فرانسیسی....!"

"نہیں....! سی نیورا.... یہ صرف عربی.... سواحلی اور انگریزی بول سکتا ہے۔!"

"بڑی عجیب بات ہے.... نام کیا ہے....؟"

"جوزف موگونڈا.... نائیجیریا کا باشندہ ہے۔!"

"یقین نہیں آتا.... اتنی مشابہت ناممکن ہے۔!"

"میں نہیں سمجھا.... تم بیٹھ کیوں نہیں جاتیں۔!" جیمسن نے اس کے لئے کرسی کھسکاتے ہوئے کہا اور اس کے بیٹھ جانے کے بعد خود جوزف کے قریب بستر ہی پر بیٹھ گیا۔

"بہت دنوں کی بات ہے....! بحر الکاہل کے کسی جزیرے کا ایک شہزادہ یہاں ٹھہرا تھا۔ فرانس کی سیکرٹ سروس کے لوگ اس کے پیچھے تھے۔ اس لئے ان سے بچنے کے لئے یہیں پناہ لی تھی۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا۔!"

"ہو سکتا ہے....! یہ کالے ایک دوسرے سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ میں نے یہی محسوس کیا ہے۔!"

"خیر....! میں یہ کہنے آئی تھی کہ یہاں کے قواعد و ضوابط کے مطابق تمہیں یہاں وقت گزارنا پڑے گا۔ لیکن تم تو جانتے ہی ہو گے اگر یہاں پہلے کبھی قیام کر چکے ہو۔!"

"اچھی طرح جانتا ہوں سی نیورا.... میں تو پیتا ہی نہیں اور میرے ساتھی کا یہ حال ہے کہ جتنے زیادہ نشے میں ہوتا ہے اتنا ہی خاموش ہو جاتا ہے۔ تم اس کمرے میں کبھی شور و غل نہ سنو گی۔ عورتوں سے نہ مجھے دلچسپی ہے اور نہ میرے ساتھی کو.... ہمارے ساتھ کبھی کوئی عورت نہیں دکھائی دے گی۔!"

"خدا کا شکر ہے تمہیں یہاں کے قواعد و ضوابط یاد ہیں ورنہ بعض لوگ تو آن کی آن میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔!"

"نہیں ہم کو ایسا نہیں پاؤ گی سی نیورا....!"

"ویسے میرے ساتھ بیٹھ کر پینے میں کوئی حرج نہیں ہے تم میرے ساؤنڈ پروف کمرے میں بیٹھ کر پیو اور جتنا دل چاہے شور مچاؤ۔!"

"میں اپنے ساتھی کو سمجھا دوں گا۔!"

فے نیلی چلی گئی۔!

"کیا بکواس کر رہی تھی....؟" جوزف نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

"صرف میری ہی نہیں تمہاری بھی جان پہچان والی نکلی۔" جیمسن گدی سہلاتا ہوا پر تشویش لہجے میں بولا۔

"میں نہیں سمجھا۔!"

"وہ تمہیں پرنس ہربنڈا[1] سمجھی تھی۔!"

"نہیں....!" جوزف اچھل پڑا۔

"یقین کرو....!" جیمسن نے کہا اور اس کی گفتگو دہراتا ہوا بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ اسے میری بات پر یقین نہیں آیا۔!"

"یہ تو بہت بُرا ہوا مسٹر۔!"

"مقدر ہمارا.... خیر دیکھیں گے۔!"

"کیا دیکھو گے....! میری دانست میں اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔!"

"ختم بھی کرو....! کیا رکھا ہے ان باتوں میں.... یہ ہمارے لئے محفوظ ترین جگہ ہے۔!"

جوزف کچھ نہ بولا۔ جیمسن بھی کسی فکر میں پڑ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی۔ اس بار خود جیمسن نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔

"اوہو....!" وہ متحیر رہ گیا.... سامنے وہی ٹیکسی ڈرائیور کھڑا نظر آیا تھا جو انہیں کچھ دیر قبل یہاں چھوڑ گیا تھا۔!

"یہ لفافہ آپ کے لئے ہے سی نیور!" وہ اس کی طرف نیلے رنگ کا ایک لفافہ بڑھاتا ہوا بولا۔

"کہاں سے لائے ہو....؟"

"یہاں سے روانہ ہوا تھا کہ کچھ دور پر ایک آدمی نے ہاتھ اٹھا کر گاڑی رکوائی اور مجھ سے کہا کہ یہ لفافہ آپ تک پہنچادوں اب اجازت دیجئے۔!"

"شکریہ....! میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ کل دس بجے تم یہاں آسکتے ہو۔!"

"ہم دن بھر تمہیں انگیج رکھیں گے۔!"

"ٹھیک دس بجے پہنچ جاؤں گا.... آپ مطمئن رہیں سی نیور....!"

وہ چلا گیا اور جیمسن دروازہ بند کر کے بستر کی طرف پلٹ آیا۔

---

[1] اس داستان کے لئے "کنگ چانگ" سلسلے کے ناول پڑھئے۔

"کیا قصہ ہے.....؟" جوزف آنکھیں نکال کر بولا۔

"قصے پر قصہ ہوتا چلا جارہا ہے اور تم..... خیر..... ابھی بتاتا ہوں۔!" جیمسن کہہ کر لفافہ چاک کرنے لگا۔ جوزف اسے غور سے دیکھے جارہا تھا۔

خط کا مضمون عجیب ثابت ہوا۔ کسی نامعلوم آدمی نے لکھا تھا۔!

"فی الحال یہی مناسب ہے کہ یہیں ٹھہرو..... فون نمبر تین آٹھ سات نو پر اپنی ضروریات سے آگاہ کر سکتے ہو۔ بحوالہ خط نمبر تین..... اپنا نام لینے کی ضرورت نہیں اتنا ہی حوالہ کافی ہوگا فون کسی پبلک ٹیلی فون بوتھ سے کرنا۔!"

خط انگریزی میں لکھا گیا تھا۔ جیمسن نے اسے جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "سنسنی خیز کہانی بن سکتی ہے۔!"

جوزف نے اسے پڑھ کر کسی دانش مند آدمی کی طرح خاموشی اختیار کر لی تھی اور جیمسن بستر پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔



رات کے کھانے سے قبل بوڑھی نے نیلی ایک بار پھر ان کے کمرے میں آئی اور جیمسن سے کہنے لگی۔ "اپنے ساتھی جوزف کو لے کر میرے ساؤنڈ پروف کمرے میں آجاؤ۔!"

"وہ تنہا بیٹھ کر پینے کا عادی ہے سی نیورا.....!"

"کیا کسی کی دعوت بھی نہیں قبول کرتا۔!"

"اچھا میں کوشش کروں گا۔!"

"میں وہیں منتظر رہوں گی۔ دیر نہ لگانا۔!" کہتی ہوئی وہ چلی گئی۔

جیمسن کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں پرنس ہر بنڈا والی کہانی جوزف ہی کی طرح اسے بھی پسند نہیں آئی تھی۔ لیکن اب کیا کر سکتا تھا۔ مجبوری تھی۔

ایکس ٹو نے اسے مور چھل سے آدمی اسی لئے بنایا تھا کہ آسانی سے پہچانا نہ جاسکے اور جوزف کی ڈاڑھی کی بھی غرض وغایت یہی معلوم ہوئی تھی کہیں یہ پرنس ہر بنڈا والا چکر لے ہی نہ ڈوبے۔

کچھ دیر تک ناک بھوں پر زور دیتے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور جوزف والے پارٹیشن کے

قریب پہنچ کر اسے آواز دی۔

"آجاؤ....!" جوزف کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔

جیمسن نے اس کے قریب پہنچ کر دیکھا کہ وہ میز پر رکھی ہوئی خالی بوتل کو اس طرح گھورے جارہا ہے جیسے اپنی قوت ارادی کی مدد سے اسے دوبارہ لبریز کر دینا چاہتا ہو۔!

"خالی ہو گئی....؟" جیمسن نے سوال کیا۔

"آخری بوتل....!" جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔

"تمہارے عقیدے کے مطابق شائد آسمان والا تم پر مہربان ہی معلوم ہوتا ہے۔!"

"بوڑھی تمہیں اپنے ساؤنڈ پروف کمرے میں مدعو کر گئی ہے۔!" وہ بھی بلانوش ہے سرشام شروع کرتی ہے اور اس وقت تک گلاس ہاتھ سے نہیں رکھتی جب تک کہ سونے کا وقت نہ ہو جائے اور آدھی رات گزرنے سے قبل کبھی نہیں سوتی۔!"

"وہ کچھ ایسی بوڑھی بھی نہیں لگتی۔!" جوزف خوش ہو کر بولا۔ "اسے بوڑھی کہنا ترک کر دو ایسے لوگ کبھی بوڑھے نہیں ہوتے مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ پورمارے پنجم یاد ہے نا تمہیں۔!"

"خدا کے لئے کہیں نشے میں اس کا حوالہ نہ دے بیٹھنا۔!"

"میں پاگل نہیں ہوں۔!" جوزف بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔ چند لمحے خاموش رہ کر پھر بولا۔

"یہ بھی ممکن ہے کبھی وہ آدمی بھی اس کی نظر سے گزرا ہو جس کی تصویر میری اور تمہاری جیبوں میں موجود ہے۔!"

"اس کی شکل تم نے اچھی طرح ذہن نشین کر لی ہو گی۔!" جیمسن نے کہا۔

"بالکل.... تصویر دیکھے بغیر ہزاروں میں پہچان لوں گا۔!"

"بس تو ہمیں چاہئے کہ تصویر ضائع کر دیں۔!" جیمسن بولا۔

جوزف نے فوراً ہی کچھ نہیں کہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا۔ "تم ٹھیک کہتے ہو۔ اسے ضائع کر دینا ہی بہتر ہو گا۔ پھر ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جس کی بناء پر ہم پہچانے جاسکیں۔!"

اس فیصلے پر پہنچنے کے بعد تصویر کی دونوں کاپیاں جلا دی گئی تھیں اور وہ نیلی کے ساؤنڈ پروف کمرے کی طرف چل پڑے تھے۔

ـفے نیلی کمرے میں تنہا نہیں تھی۔ تین سفید فام اور بھی تھے اس کے ساتھ ان میں سے ایک اسی کی طرح معمر تھا اور دوسرے جوان ہی تھے۔

ان دونوں کی آمد پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ـفے نیلی نے تعارف کرانے کا فرض انجام دیا تھا۔ بوڑھا آدمی علاقے کی میونسپلٹی کا چیئر مین تھا اور وہ دونوں مختلف تجارتی اداروں سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ سب پہلے ہی سے شغل کرتے رہے تھے۔ ـفے نیلی نے کپ بورڈ سے دو گلاس اور اٹھائے۔

"میں پیتا ہی نہیں ہوں سی نیورا۔!" جیمسن نے اس طرح کہا جیسے نہ پینا انتہائی نالائقی ہو۔

"پھر کیا کرتے ہو....؟"

"میں اس محفل کو اپنے نغموں سے گرماؤں گا۔ ایرانی نغمے زندگی سے بھرپور ہوتے ہیں۔!"

اس کی یہ تجویز پسند کی گئی۔ بوڑھا آدمی کبھی جوزف کو دیکھتا تھا اور کبھی ـفے نیلی کی طرف دیکھنے لگتا تھا۔ جیمسن نے محسوس کیا جیسے بوڑھے نے بھی جوزف کو ہربنڈا کی حیثیت سے پہچان لیا ہو۔ تو اس پارٹی کا مقصد یہ تھا اس نے طویل سانس لی اور ـفے نیلی کی طرف دیکھنے لگا جو سر جھکائے جوزف کے لئے گلاس تیار کر رہی تھی.... انہوں نے گلاس ٹکرائے تھے اور جیمسن نے ایک طرف رکھا ہوا گیٹار اٹھا لیا تھا۔ ایک مشہور اطالوی دھن چھیڑتے ہوئے اس نے لوگوں کا جائزہ لیا۔ کسی غیر ملکی کو اپنا نغمہ چھیڑتے دیکھ کر ان کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

"تم بہت قیمتی ایرانی معلوم ہوتے ہو لڑکے۔!" ـفے نیلی نے اسے نیم وا آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایرانی قالینوں کی طرح....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

اس طرح تین دور چلے تھے اور یک بیک بوڑھے آدمی نے بولنا شروع کر دیا تھا۔ "میں تم سے متفق ہوں ـفے نیلی.... تمہارا خیال درست ہے.... میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا اگر وہ حالات اب بھی برقرار ہیں تو تم بڑے فائدے میں رہو گی۔!"

"ہش.... ہش.... کیا تمہیں نشہ ہو گیا۔!" ـفے نیلی نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"نہیں....! میں ہوش میں ہوں.... ورنہ تمہارے فائدے کی بات ہرگز نہ کرتا۔!"

"بس اب اپنی زبان بند رکھنا۔!"

ان دونوں کی گفتگو جوزف کے پلے پڑی ہو یا نہ پڑی ہو۔ لیکن جیمسن کے کان کھڑے ہو گئے

تھے وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا۔

"کچھ اور سناؤ....!" تھوڑی دیر بعد فے نیلی نے اسے مخاطب کیا۔

"اب ایرانی موسیقی سنئے....!" جیمسن مسکرا کر بولا۔

"ہمیں تو اب اجازت دو فے نیلی....!" دفعتاً بوڑھے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دونوں جوان آدمی بھی اٹھے تھے۔

جیمسن نے بوڑھی کے چہرے پر تشویش کا سایہ سا دیکھا۔ اس نے اٹھ کر انہیں رخصت کیا تھا اور پھر تیزی سے جیمسن کے قریب پہنچی تھی۔

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ تم دونوں یہاں رات نہ گزار سکو گے۔!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا سی نیورا....!"

"مجھ سے غلطی ہو گئی....! میں نے اپنے دوست کو اس لئے بلایا تھا کہ وہ بھی اس حیرت انگیز مشابہت سے محظوظ ہو سکے لیکن وہ تمہارے ساتھی کو وہی مفرور شہزادہ سمجھنے پر مصر ہے جس کی گرفتاری کے لئے یہاں فرانس کے ناظم الامور نے لاکھوں لیرے کا انعام رکھا تھا۔!"

"سوال یہ ہے کہ....!"

"میری بات سنو....!" بڑھیا جیمسن کی بات کاٹ کر بولی۔ "وہ معلومات کرنے گیا ہے۔ اگر ناظم الامور کی وہ پرانی پیش کش ابھی تک منسوخ نہیں ہوئی تو تمہارا دوست بڑی دشواری میں پڑ جائے گا۔!"

"خدا کی پناہ... ہم کس دشواری میں پڑ گئے۔ کیا ہمارے کاغذات بھی کسی کام نہ آ سکیں گے۔!"

"اگر تم یہاں کے ماحول سے واقف ہو تو اچھی طرح سمجھتے ہو گے کہ کاغذات بھی تمہارے کام نہ آ سکیں گے۔ تم نے یہاں کمرہ حاصل کرنے کے لئے کلرک کو کتنی رشوت دی تھی۔!"

"ارے وہ تو میری اپنی خوشی تھی۔!"

"چند ہزار لیرے وہ اپنی خوشی سے کسی کی بھی جیب میں رکھ سکتا ہے۔ بوڑھا بے حد لالچی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔!"

"تو پھر بتاؤ ہم کیا کریں۔!"

"جتنی جلدی ممکن ہو یہاں سے چلے جاؤ۔!"

"سچی بات یہ ہے سی نیور کہ میں یہاں تمہارے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں جانتا۔اور نہ میرے لئے آؤلٹو ہی کیوں.... میں کہیں اور بھی جاسکتا تھا۔!"

"اچھی بات ہے فی الحال تم دونوں اپنے کمرے میں جاؤ.... میں تمہارے لئے کچھ کروں گی۔ مجھے قطعی پسند نہیں ہے کہ میرے گاہک کسی دشواری میں پڑیں۔ میں ایک ایمان دار عورت ہوں میری ہی وجہ سے تم دونوں اس پریشانی میں پڑے ہو..... اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ہی تمہارے تحفظ کی ذمہ داری قبول کروں۔!"

"آپ بہت مہربان ہیں سی نیورا....!" جیمسن نے جھک کر اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

پھر وہ اپنے کمرے میں واپس آگئے تھے۔ جیمسن نے پوری روداد جوزف کو سنائی تھی اور وہ حیرت سے منہ پھاڑے سنتا رہا تھا۔

"کمال ہو گیا۔!" بالآخر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب میں سوچ رہا ہوں کہ آخر تمہارے بقراط باس کو یہ کیا سوجھی تھی۔ بغیر ڈاڑھی کے بھی تم اتنے ہی لمبے تڑنگے تھے.... تمہیں کیا تکلیف تھی ڈاڑھی کے بغیر۔!"

"نہ تمہیں ڈاڑھی میں کوئی تکلیف تھی....!" جوزف نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"میری بات چھوڑو.... ڈاڑھی ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن جب ہر بنڈا فرانس کی جیل سے فرار ہو کر یہاں پہنچا تھا تو اس کے چہرے پر ڈاڑھی تھی۔!"

"ضرور رہی ہو گی....!" جوزف سر ہلا کر بولا۔

"تم اتنی لاپرواہی سے گفتگو کر رہے ہو کہ میں اب پاگل ہو جاؤں گا۔!"

"نہیں.... نہیں.... ایسا نہ ہونے دینا نہیں تو میرا کیا ہو گا۔!"

"میں یہ کہہ رہا تھا عقل کے پتلے کہ تمہارے بقراط نے تمہیں یہاں ہر بنڈا بنا کر کیوں بھیجا۔!"

"باس کی مرضی۔!"

"خواہ تمہاری کھوپڑی میں سوراخ ہو جائیں۔!"

"میری زندگی کا مقصد یہی ہے مسٹر کہ باس پر قربان ہو جاؤں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ یہ سب کچھ سوچتا پھروں۔!"

"بہت دیر سے پیدا ہوئے۔!" جیمسن دانت پیس کر بولا۔ "تمہیں تو ہزاروں سال پہلے پیدا ہونا تھا جب زندہ غلام مردہ آقاؤں کے ساتھ ہنسی خوشی دفن ہو جایا کرتے تھے۔!"

"میرے جسم میں اتنی ہی پرانی روح ہے مسٹر....! میں صرف اپنے باس کے لئے زندہ ہوں اور ایک دن اسی کے لئے مر جاؤں گا۔!"

"شائد وہ دن قریب آپہنچا ہے۔!"

"ہو گا....!" جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔

جیمسن اسے عجیب نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پرسکون لہجے میں بولا۔ "جس کی تصویر ہمارے پاس تھی۔ اس کا کچھ نہ کچھ تعلق فرانس کی سیکرٹ سروس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔!"

"ڈبل کراس کرنے والے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔! کئی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔!" جوزف آہستہ سے بولا۔

"کیا مطلب....؟"

جوزف اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور بولا۔

"میرا باس سچ مچ احمق نہیں ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کس کی تصویر تھی۔!"

"نہیں....!"

"اسی ایجنٹ کی جس نے ایکس ٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔!"

"اوہ....!" جیمسن چونک کر بولا۔ "وہ کیکڑے[1] والا قصہ....!"

"ٹھیک سمجھے....! اسی ایجنٹ نے کرنل ہوریشیو کو ایکس ٹو کے آدمیوں کے پیچھے لگایا تھا۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ پرنس ہربندا....؟"

"صبر کے ساتھ سنتے رہو....!" جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کرنل ہوریشیو کی گرفتاری کی خبر سنتے ہی وہ ایجنٹ روپوش ہو گیا۔ تمہیں غالباً ایدلی دے ساداں یاد ہو گی۔!"

"ہاں....ہاں....لوئیسا....!"

"وہ میرے باس کی دشمن ہو گئی ہے۔ اسی نے بین الاقوامی خیر اندیشیوں کو اس ایجنٹ کے توسط سے ایکس ٹو اور اس کے آدمیوں کے لئے دردِ سر بنایا تھا۔!"

---

[1] اس داستان کے لئے عمران کا ناول "ادھورا آدمی" پڑھیے۔

”سمجھ گیا....!“جیمسن سر ہلا کر بولا۔

”کیا سمجھ گئے....؟“

”تم قربانی کے بکرے بنائے گئے ہو۔!“

”ایسی بے ہودہ باتیں نہ کرو.... میرا باس دیوتا ہے....اس نے مجھے سارے خطرات سے آگاہ کر دینے کے بعد یہ تجویز پیش کی تھی۔!“

”قربانی کے بکرے دیوتاؤں ہی کے لئے ہوتے ہیں۔!“

”مسٹر جیمسن....! میں درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں اپنی زبان بند رکھو ورنہ میں سب سے پہلے تمہیں ہی قتل کر دوں گا۔!“

”میرے باس کو اگر کوئی میری موجودگی میں بھون کر کھا بھی جائے تو میرے کان پر جوں نہیں رینگے گی۔!“

”تمہارا اپنا معاملہ ہے۔!“جوزف نے خشک لہجے میں کہا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ جیمسن تھوڑی دیر بعد سر ہلا کر بولا۔”میں سمجھ گیا۔وہ حضرت ہمارے آس پاس ہی کہیں موجود ہوں گے۔!“

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔!“

”کنگ چانگ والے کیس میں بھی یہی ہوا تھا۔ ہم خود کو تنہا سمجھ رہے تھے لیکن وہ حضرت اچانک نمودار ہو گئے تھے۔!“

”میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتا کہ مجھے اس آدمی کو تلاش کر کے قتل کر دینا ہے۔!“

”تلاش کیا اور قتل کر دیا....!“جیمسن نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

جوزف صرف غصیلی نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ کچھ بولا نہیں....! جیمسن نے تھوڑی دیر بعد کہا۔”میں نے تو محض مفت کی تفریح ہو جانے کے خیال سے اپنی ڈاڑھی صاف کرادی تھی۔!“

”مجھے اس سے غرض نہیں کہ تمہارا مطمع نظر کیا ہے۔!“جوزف آہستہ سے بولا۔

”خیر....خیر....دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ بڑھیا تو یہاں رات نہیں بسر کرنے دے گی۔!“

”آسمان والا یہاں بھی ہے۔!“جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔

پھر وہ کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہے تھے۔ دفعتاً جیمسن اٹھتا ہوا بولا”ہمیں تیار رہنا چاہئے۔!“

اس نے تیزی سے اپنا سامان اکٹھا کر کے سفری بیگ میں ٹھونسنا شروع کر دیا تھا۔ پھر جوزف نے بھی اس کی تقلید کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ دس منٹ کے اندر ہی اندر وہ روانگی کے لئے تیار ہو گئے اس کے بعد انہیں کچھ دیر اور انتظار کرنا پڑا تھا۔

بڑھیا دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرہ ستا ہوا تھا.... بہت زیادہ فکر مند معلوم ہوتی تھی۔

"سب سے پہلے میں تم لوگوں کا پیشگی کرایہ واپس کروں گی۔!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "صرف آج کی رقم وضع کر لی ہے۔!"

"ارے نہیں سی نیورا....! واپسی کی کیا ضرورت ہے....!" جیمسن بول پڑا۔

"نہیں....! یہ ضروری ہے اگر تم خود ہی جا رہے ہوتے تو اس پر میرا حق ہوتا۔!"

"تمہاری یہی مہربانی کیا کم ہے کہ تم نے ہمیں خطرے سے آگاہ کر دیا۔!"

"خیر ختم کرو ان باتوں کو.... یہ رقم رکھو....!" اس نے کئی نوٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ "نیچے ایک ٹیکسی موجود ہے۔ میں نے ڈرائیور کو ہدایات دے دی ہیں وہ تمہیں ایک جگہ اتارے گا۔ تم مکان میں چلے جانا اور صاحب خانہ کو میرا خط دے دینا۔!"

"بہت بہت شکریہ....! ہم آپ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھیں گے۔!"

وہ کچھ نہ بولی اور بلاؤز کے گریبان سے ایک لفافہ نکال کر جیمسن کی طرف بڑھا دیا۔ پھر وہ جانے کے لئے مڑ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی جگمگاتی ہوئی سڑکوں پر گزر رہی تھی۔

سفر تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا۔

ٹیکسی ایک ایسے علاقے میں رکی تھی جہاں چھوٹے چھوٹے معمولی قسم کے مکانات تھے اور آبادی بھی زیادہ گھنی معلوم ہوتی تھی دور تاروں بھرے آسمان کے پیش منظر میں پہاڑوں کے سلسلے پھیلے نظر آ رہے تھے۔ وہ ٹیکسی سے اتر کر اس مکان کی طرف بڑھے جس کے سامنے ٹیکسی روکی گئی تھی۔ کھڑکیاں روشن تھیں لیکن اندر سے کسی قسم کی آواز نہیں آ رہی تھی ٹیکسی واپسی کے لئے مڑ گئی۔!

انہوں نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلا تھا اور کسی مرد نے غرا کر پوچھا۔ "کون ہے۔؟"

"ہم صاحب خانہ کے لئے ایک خط لائے ہیں۔!" جیمسن بولا۔

"کس کا خط ہے....؟"

"سی نیورا نے نیلی کا....!"

"اوہ.... اچھا.... اندر آجاؤ....!" وہ پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔ روشنی میں انہوں نے اس کی شکل دیکھی۔ بھاری جبڑوں والا ایک بلند قامت آدمی تھا۔ آنکھوں سے اذیت پسندی مترشح تھی۔ جوزف کو اس نے خاص طور سے گھور کر دیکھا تھا۔ لیکن انداز میں شناسائی کی جھلک بھی نہیں تھی۔ ہو سکتا تھا ناپسندیدگی کی بناء پر اس نے جوزف کو اس طرح دیکھا ہو۔ نیگروز کو یورپ کے باشندے ایسی ہی نظروں سے دیکھتے ہیں۔!

وہ انہیں نشست کے کمرے میں لایا۔ جیمسن نے اسے دروازے ہی پر لفافہ تھما دیا تھا۔ لیکن وہ خط کے مضمون سے لاعلم تھا۔ بہر حال وہ اسے خط پڑھتے دیکھتا رہا۔ خط پڑھ کر اس نے جیب میں رکھا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔ "میرا نام جینی گارڈو ہے۔!"

جیمسن کے بعد اس نے جوزف سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "اگر تمہاری طبیعت میں ستھرا پن ہے تو مجھے تمہارے یہاں قیام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی تم نیلی کے دوست ہو۔!"

"شکریہ....! میں بھی کرسچین ہی ہوں....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مجھے صرف اسی پر اعتراض ہو سکتا ہے۔!" گارڈو مسکرایا۔

"میرا ساتھی صفائی پسند اور شائستہ ہے....!" جیمسن بولا۔

اس نے جوزف کی آنکھوں میں ناگواری کے آثار دیکھے تھے۔

"کیا تم لوگ کھانا کھا چکے ہو....؟" گارڈو نے پوچھا۔

"ہاں.... فی الحال تمہیں اس کی تکلیف نہ دیں گے۔!" جیمسن نے کہا۔

رات بسر کرنے کے لئے انہیں ایک چھوٹا سا کمرہ نصیب ہوا تھا۔ جس میں ایک بڑے تخت پر دونوں کو سونا پڑا تھا۔

دوسری صبح معلوم ہوا کہ گارڈو اس مکان میں تنہا نہیں تھا۔ دو لڑکیاں بھی تھیں اس کے ساتھ جن کا تعارف اس نے بہنوں کی حیثیت سے کرایا۔ بڑی کا نام پورشیا تھا اور چھوٹی سلویا کہلاتی

تھی۔ ناشتے کی میز پر ان سے ملاقات ہوئی تھی۔

جیمسن کی تجویز کے مطابق جوزف نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کیا تھا اور پھر اسی تخت پر جا پڑا تھا جس پر رات بسر کی تھی۔ واقعی اس کی حالت خراب تھی۔ صبح آنکھ کھلتے ہی پہلا گھونٹ حلق سے نہیں اتر سکا تھا۔ شراب تھی ہی نہیں اور میزبان نے بھی کوئی ایسی پیش کش نہیں کی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ وہ پینے پلانے کے معاملے میں فراخ دل واقع ہوا ہے۔

اپنے پروگرام کے مطابق جیمسن گیارہ بجے کے قریب گھر سے باہر نکلا اتنی رقم تو تھی ہی کہ وہ سستی شراب کی دو تین بوتلیں جوزف کے لئے خرید سکتا۔

ٹیکسی آسانی سے مل گئی تھی اور وہ شہر پہنچا تھا۔ ایک پبلک ٹیلی فون بوتھ سے اس نے ان نمبروں پر رنگ کیا۔ جو کسی نامعلوم آدمی کی طرف سے اسے ملے تھے۔

دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا... جیمسن نے خط کا نمبر بتا کر پچھلے دن کی روداد دہرائی۔

دوسری طرف سے موجود قیام گاہ کا محل وقوع پوچھا گیا اور جواب ملنے پر آواز آئی۔ "تم لوگوں سے جلد ہی رابطہ قائم کیا جائے گا۔ فی الحال وہیں تک محدود رہو....!"

"اور کچھ....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"نہیں فی الحال اتنا ہی.... تمہارا پرس تو ہلکا نہیں ہے۔!"

"نہیں....! دو تین دن بہ آسانی نکل جائیں گے۔!"

"ایک ضروری بات نوٹ کرو....!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "نیگرو کا چہرہ صاف ہو جانا چاہئے۔ اب ضرورت نہیں رہی۔!"

"وہ میری بات پر یقین نہیں کرے گا۔!" جیمسن نے کہا۔ "جس نے ڈاڑھی رکھوائی تھی وہی صاف کرا سکے گا۔!"

"اچھا.... اچھا.... ذرا دیر ہولڈ کرو....!" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔ جیمسن ریسیور کان سے لگائے کھڑا رہا۔

"ہلو....!" پھر آواز آئی اور جیمسن کا جواب سن کر کہا گیا۔ "اس سے کہہ دینا سرکنڈوں کے سانپ صفائی چاہتے ہیں۔!"

جیمسن نے پر معنی انداز میں سر ہلایا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی۔

"تو یہ بات ہے....؟" جیمسن بڑبڑاتا ہوا بوتھ سے باہر آیا۔

اس نے ضروریات کی چیزیں خریدی تھیں اور قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ گارڈو کی بہنیں اسے پسند آئی تھیں۔ فلرٹ نہیں معلوم ہوتی تھیں خود گارڈو بھی سنجیدہ آدمی ثابت ہوا تھا۔ لیکن چہرے کی بناوٹ کے اعتبار سے فطرتاً اچھا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

گھر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے جوزف کی خیریت دریافت کی تھی۔

"وہ تمہارے جانے کے بعد سے اب تک کمرے سے باہر ہی نہیں نکلا....!" سلویا نے جواب دیا۔

"تمہاری بہن اور بھائی نہیں دکھائی دیتے۔!"

"وہ دونوں میری طرح بیکار تو نہیں ہیں۔ وہ کام کرتے ہیں اور میں گھر سنبھالتی ہوں۔!"

"یہ بڑی اچھی بات ہے.... اچھا اب میں ذرا اپنے ساتھی کی خبر لے لوں پھر امورِ خانہ داری میں تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا۔!"

پھر وہ اس کمرے میں آیا جہاں جوزف فرش پر اوندھا پڑا کراہ رہا تھا۔

"آ گئیں....! اب تو نہ مرو....!" جیمسن نے کہا اور جوزف اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ تینوں بوتلیں یکے بعد دیگرے تھیلے سے برآمد ہو رہی تھیں۔

"خدا تمہیں جزائے خیر دے....!" جوزف ان کی طرف لپکتا ہوا بولا۔

پہلے ہی ہلے میں اس نے چوتھائی بوتل صاف کر دی تھی۔

"ذرا احتیاط سے.... شیرہ نہیں ہے.... دو دن نکالنے ہوں گے۔! چھ بوتلیں یومیہ والے دن بھول جاؤ۔!"

"اچھا.... اچھا....!" وہ دانت نکال کر بولا۔ "میں احتیاط رکھوں گا۔! تم نے فون پر اس آدمی سے گفتگو کی تھی۔!"

"کی تھی....!" جیمسن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "تمہارے لئے فوری طور پر چہرے کی صفائی کا حکم صادر ہوا ہے۔!"

"میرا مضحکہ مت اڑاؤ.... اپنی مرضی سے ڈاڑھی نہیں رکھی۔!"

"احمق آدمی....! میں سچ کہہ رہا ہوں.... یہی ہدایت ملی ہے۔!"

"کیسے یقین کرلوں....!"

"سر کنڈوں کے سانپ صفائی چاہتے ہیں۔!" جیمسن نے کہا اور جوزف خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ "آسمان والے تیرا بہت بہت شکریہ.... تو نے میری اداسی رفع کردی۔" اس نے کہا تھا اور پھر شائد جیمسن کا منہ چومنے کے لئے جھپٹا تھا۔ جیمسن بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"میں تمہیں ضرور بوسہ دوں گا۔ تم نے بڑی اچھی خبر سنائی ہے مسٹر....!"

"بوسہ گندی حرکت ہے.... اس لئے مجھے معاف رکھو....!" جیمسن نے کہا۔

"خیر.... خیر....!" جوزف نے کہا۔ "میری نیت نے بوسہ تم تک پہنچادیا۔!"

"کیا سر کنڈوں کے سانپ تمہارے رشتے دار لگتے ہیں۔!"

"نہیں....! یہ میرے باپ کا فرمان ہے.... اب میں خود کو یتیم نہیں محسوس کر رہا۔!"

"بکواس بند کر کے بتاؤ کہ کیا چکر ہے۔!"

"باس یہیں موجود ہیں۔ تصدیق ہوگئی۔!"

"تمہارا باس سرکنڈوں کا سانپ کب سے ہوگیا ہے۔!"

"تمہارے منہ میں خاک....!" جوزف آنکھیں نکال کر بولا۔ "آسمان والا اس کا سایہ میرے سر پر ہمیشہ قائم رکھے.... ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے قبیلے میں مرنے والوں کی روحیں سانپ بن کر سرکنڈوں کی جھاڑیوں میں رہتی ہیں۔!"

جیمسن بُرا سا منہ بنائے ہوئے کچھ سوچتا رہا۔ جوزف بڑی بیتابی سے بوتل کا کاک نکال رہا تھا۔ چند گھونٹ لینے کے بعد اس نے جیمسن سے کہا "اچانک ڈاڑھی صاف کر دینا مناسب نہ ہوگا۔ تم ان تینوں کی موجودگی میں میری ڈاڑھی کا مضحکہ اڑا کر انہیں اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرنا اور یہ تجویز پیش کرنا کہ ڈاڑھی صاف کر دی جائے۔ ورنہ وہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جائیں گے۔!"

"کیسے شکوک وشبہات....! جیمسن ہنس کر بولا۔ "تم کیا جانو کہ فے نیلی نے اپنے خط میں کیا لکھا ہوگا۔!"

"مجھے معلوم ہے.... تمہارے جانے کے بعد لڑکی سے بات ہوئی تھی۔!" جوزف بولا۔

"کیا بات ہوئی تھی....؟"

"اس نے بتایا کہ فے نیلی ہمیں اس لئے آڈلٹو میں نہ رکھ سکی کہ اس کے سفید فام گاہک ایک کالے آدمی کا وجود برداشت نہیں کر سکتے تھے اس کا بھائی گارڈو چونکہ انسانیت پر یقین رکھتا ہے اور فے نیلی بھی ذاتی طور پر ایسے ہی خیالات رکھتی ہے اس لئے اس نے ہمیں یہاں بھیج دیا۔!"

"اس وہم میں نہ رہنا..... پچھلی رات اس نے تمہیں دیکھ کر ناگواری ہی ظاہر کی تھی۔!"

"وہ صفائی ستھرائی کی بات تھی۔ گورے کالے کی بات نہیں تھی۔ مجھے اعتراف ہے کہ میری نسل کے زیادہ تر لوگ صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔!"

"خیر.....! دیکھا جائے گا۔!" جیمسن بڑبڑاتا ہوا تخت پر نیم دراز ہو گیا۔

شام کو چائے کی میز پر اس نے وہ دونوں تحفے نکالے جو اس نے لڑکیوں کے لئے خریدے تھے تحفے شکریئے کے ساتھ قبول کئے گئے اور گارڈو بولا۔ "ایرانی بڑے شائستہ ہوتے ہیں۔ مجھے ایرانی موسیقی پسند ہے۔!"

"شکریہ.....! کچھ سناؤں.....!" جیمسن بولا۔

"ابھی نہیں.....! رات کے کھانے کے بعد.....!" گارڈو نے کہا۔

جیمسن اسی دوران میں بار بار جوزف کی طرف دیکھتا رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کا مضحکہ اڑانا چاہتا ہو۔ شائد پورشیا نے اسے محسوس کر لیا تھا اور وہ بھی جوزف کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ پھر رفتہ رفتہ سب اسی کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کی ڈاڑھی خواہ مخواہ ہل رہی تھی۔

"کیا یہ کبھی آرام نہیں کرتی۔!" دفعتاً جیمسن انگلی اٹھا کر بولا۔

"کیا مطلب.....؟" جوزف چونک پڑا۔

"رات مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا..... یہ سوتے میں بھی ہلتی رہتی ہے۔!"

جوزف جھینپے ہوئے انداز میں ہنسا تھا۔

"مضحکہ خیز لگتے ہو..... ہو سکتا ہے ہم اس کی وجہ سے آڈلٹو میں نہ ٹھہر سکے ہوں۔!"

"مجھے اس طرح ذلیل نہ کرو...!" وہ بُرا مان کر بولا۔ کنکھیوں سے لڑکیوں کو دیکھے جا رہا تھا۔

"سچ کہتا ہوں ڈاڑھی کے بغیر زیادہ اچھے لگو گے.....!" جیمسن نے کہا اور دوسروں سے پوچھا۔ "آپ لوگوں کا کیا خیال ہے۔!"

"یہ بات تو ہے.....!" دونوں لڑکیاں بیک وقت بول پڑیں۔ گارڈو کچھ نہ بولا خاموشی سے

انہیں دیکھے جا رہا تھا۔

یہ گھرانا انگریزی بول اور سمجھ سکتا تھا اس لئے جیمسن کو اپنا کرتب دکھانے کا موقع مل گیا تھا۔

ذرا ہی سی دیر میں لڑکیاں جوزف کے سر ہو گئیں اور وہ بالآخر اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

"یہ بڑی نامناسب بات تھی....!" گارڈو نے اپنی بہنوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ہنسنے لگیں اور گارڈو نے جیمسن سے کہا۔ "دراصل یہ تمہاری شرارت تھی۔!"

"میں عرصہ سے کوشاں رہا ہوں کہ اس کی ڈاڑھی صاف ہو جائے۔!" جیمسن ڈھٹائی سے بولا۔

"غالباً تم بھی اسی کی طرح مذہبی آدمی ہو۔!"

"یہ بات تو ہے....!" جیمسن سر ہلا کر بولا۔

"اسی لئے دوسروں کی دل آزاری میں لذت محسوس کرتے ہو.... میں نے عام طور پر یہی دیکھا ہے۔!"

"نہیں....!" پورشیا ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "ہم اس مسئلے پر بور نہیں ہونا چاہتے۔!"

گارڈو خاموشی سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔

"تمہارے بھائی بہت جذباتی معلوم ہوتے ہیں۔!" جیمسن بولا۔

"کاش یہ سچ ہوتا۔!" پورشیا ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "وہ منطقی دماغ رکھتا ہے اس کے یہاں جذبات کا دخل نہیں۔!"

"پیشے کے اعتبار سے اسکول ماسٹر معلوم ہوتے ہیں۔!"

"بالکل غلط.... مکینک ہے۔!"

"آج میرے سارے اندازے غلط ہو رہے ہیں۔!"

"تم ایرانی موسیقی کی بات کر رہے تھے۔!" سلویا بول پڑی۔

"رات کے کھانے کے بعد۔!"

"یہ تو گارڈو کی تجویز تھی۔ وہ جا چکا ہے.... اب تم ہمیں سنا سکتے ہو۔!"

"یونہی شروع کر دوں۔ یا گیٹار بھی ہے تمہارے پاس....!"

"ہے.... میں لا رہی ہوں....!" سلویا اٹھتی ہوئی بولی۔

اس کے چلے جانے کے بعد جیمسن نے پورشیا سے کہا۔ "یہاں کی ہوا میں اتنی مستی ہے کہ

خواہ مخواہ گانے کو دل چاہتا ہے۔!"

پورشیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ سلویا خالی ہاتھ دوڑتی ہوئی آئی۔

"وہ.... وہ.... سچ مچ شیو کر رہا ہے۔!" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ جیمسن نے قہقہہ لگایا۔

پورشیا کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار نظر آ رہے تھے اور پھر وہ شرمندگی ظاہر کرتی ہوئی بولی تھی۔ "ہمیں اس کا مضحکہ نہیں اڑانا چاہئے تھا۔!"

"بہت بڑا کام ہوا ہے۔!" جیمسن ہنستا ہوا بولا۔ "اس کے ساتھ باہر نکلتے وقت مجھے ہمیشہ یہی محسوس ہوا ہے جیسے معذور بچوں کے لئے چندہ اکٹھا کرنے نکلے ہوں۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے! بقول گارڈو سچ مچ ہم سے اس کی دل آزاری کا گناہ سرزد ہوا ہے۔!"

"ارے چھوڑو بھی اب آدمی لگے گا۔!" تم گیٹار نہیں لائیں سلویا۔!"

"نہیں.... ! اب دل نہیں چاہتا۔ بے چارہ جوزف۔!"

جیمسن بُرا سامنہ بنا کر اپنی گدی سہلانے لگا۔



آٹھ منزلہ ہوٹل فرانسیا کے کمرہ نمبر بیالیس کا کرایہ دار خون خوار آدمی معلوم ہوتا تھا۔ ایک بار اس کے چہرے پر نظر پڑنے کے بعد دوبارہ دیکھنے والے کم ہی رہے ہوں گے۔ ہوٹل کے ملازمین اس سے آنکھ ملا کر گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ابھی تک کسی کو بھی اس کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملا تھا۔

ہوٹل کی پیشہ ور لڑکیاں اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتی تھیں.... ڈائننگ ہال میں وہ اپنی میز پر تنہا ہوتا۔ جب کھانے بیٹھتا تو ہال میں موجود آس پاس کے لوگوں کی نظریں اسی پر جمی رہتیں۔ ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی لق و دق جنگل میں کوئی درندہ تنہا بیٹھا اپنے شکار کو بھنبھوڑ رہا ہو۔ اس وقت قطعی یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اسے اپنے آس پاس دوسروں کی موجودگی کا احساس بھی ہو۔

ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا نام ڈانو موریلی لکھوایا تھا۔ قیام کرنے کے دن سے اب تک ہوٹل کی چار دیواری سے باہر نہیں نکلا تھا۔

ہوٹل کے خانگی جاسوس نے اس کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے منیجر سے کہا تھا۔

"شائد وہ یہاں کسی کی آمد کا منتظر ہے۔!"

"کس بناء پر کہہ رہے ہو....؟" منیجر نے سوال کیا۔

"دن میں کئی بار کلرک سے پوچھتا ہے کہ اس کے لئے کوئی پیغام تو نہیں ہے۔!"

"بہر حال ہوشیار رہو.. کیا تم اس کے کاغذات طلب کر کے دیکھنے کی جرأت کر سکو گے۔!"

"کسی معقول وجہ کے بغیر یہ ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔!" خانگی جاسوس نے جواب دیا۔

"بے حد خطرناک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں اس کی آمد کے وقت یہاں موجود ہوتا تو کوئی کمرہ خالی نہ ہونے کا بہانہ کر دیتا۔!"

"اوہ.... اتنی تشویش کی ضرورت نہیں۔ میں اس پر نظر رکھوں گا۔ آپ مطمئن رہئے۔!"

یہ بات یہیں ختم نہیں ہوگئی تھی.... دوسری طرف پیشہ ور لڑکیاں ایک بے حد چالاک لڑکی کو تاؤ دلانے میں کامیاب ہوگئی تھیں اور وہ ان سے کہہ رہی تھی۔ "خطرناک سے خطرناک مرد بھی عورت کے معاملے میں بالکل الو ہوتا ہے۔ میں اسے دیکھ لوں گی۔!"

ٹھیک اسی وقت خانگی جاسوس بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ اس نے محیثی کا دعویٰ سنا۔ یہ اسپینی لڑکی تھی۔ اطالوی، فرانسیسی اور انگریزی روانی سے بول سکتی تھی۔

"تم کچھ نہ کر سکو گی۔!" خانگی جاسوس نے چڑھانے کے سے انداز میں کہا۔

"تمہی نے کونسا بڑا تیر مار لیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے فرانسیا میں شیر گھس آیا ہو۔!" محیثی نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔ "میں نہیں سمجھ سکتی کہ لوگ آخر اتنے سراسیمہ کیوں ہیں۔!"

"انہی میں تم بھی شامل ہو۔!" خانگی جاسوس پھر چڑھانے کے سے انداز میں بولا۔ "ورنہ اس وقت اس گفتگو میں کیوں حصہ لے رہیں تھیں۔!"

"تم خواہ مخواہ کیوں آکودے بیچ میں۔!"

"میں تمہاری ہی تلاش میں نکلا تھا۔!"

"اس عنایت کی وجہ....؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"سب کے سامنے نہیں بتاؤں گا۔!" اس نے کچھ ایسے لگاوٹ کے انداز میں کہا کہ دوسری لڑکیاں ہنس پڑیں۔

محیثی کو پھر تاؤ آگیا اور وہ خانگی جاسوس کا بازو پکڑ کر ایک طرف کھینچتی ہوئی لے چلی۔ "چلو بتاؤ.... چلو بتاؤ....!" کہتی جارہی تھی۔

"بس بس.... اب رک جاؤ۔!" خانگی جاسوس بولا۔ "اب یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔!"

"بتاؤ جلدی....! کیا کہنا چاہتے ہو....؟" وہ رکتی ہوئی بولی۔

"میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کی سراسیمگی بے معنی نہیں ہے۔!"

"بالکل بے معنی ہے.... یہ ایک ہوٹل ہے یہاں ہر قسم کے لوگ قیام کرسکتے ہیں۔ پتا نہیں کتنے ڈاکو، چور اور قاتل قیام کر کے چلے جاتے ہوں گے لیکن کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ اس بے چارے کا قصور صرف یہ ہے کہ قدرت نے اسے خون خوار چہرہ عطا کیا ہے۔ ہوسکتا ہے اندر سے وہ بالکل موم ہو۔!"

"ہمیں اسکے چہرے سے کوئی سروکار نہیں ہے.. میں صرف اپنی اور منیجر کی بات کر رہا ہوں۔!"

"میں تو سبھی کو اس کے بارے میں متفکر دیکھتی ہوں۔!"

"وہ اس کے رویئے کی بناء پر ہوگا۔ لوگ اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔!"

"تم دونوں کی تشویش کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔!" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"چھ ماہ پہلے کی بات ہے.... ایتھنز کے ایک ہوٹل میں ایسا ہی ایک خوف ناک شکل والا مسافر قیام پذیر ہوا تھا ایسا ہی پراسرار.... ایک دن کئی آدمی اس سے ملنے آئے اور اسی رات کو ہوائی اڈے پر مسافروں کے ہجوم پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کرنے والوں میں سے دو پکڑ لئے گئے۔ یہ دونوں بھی انہیں لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس خوفناک چہرے والے سے ہوٹل میں ملاقات کی تھی۔ چھ مسافر اس فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے۔!"

"اور وہ خوفناک چہرے والا....؟" مجیشی نے پوچھا۔

"وہ اچانک غائب ہوگیا تھا۔ گرفتار ہونے والے بھی اس کے بارے میں صرف اتنا ہی بتا سکے کہ فائرنگ کرنے کی ہدایت اسی سے ملی تھی۔ وہ کون تھا، کہاں کا باشندہ تھا، فائرنگ کا مقصد کیا تھا....؟ آج تک نہ معلوم ہوسکا۔!"

"ہوں....!" مجیشی سر ہلا کر بولی۔ "ضروری نہیں کہ یہ آدمی وہی ہو۔ پھر تم پولیس سے رابطہ قائم کرسکتے ہو۔!"

"پہلے میں اپنے طور پر معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ فائرنگ کا واقعہ یونان میں ہوا تھا اٹلی

میں نہیں۔ اگر میرا قیاس غلط نکلا تو میرا لائسنس ضبط ہو جائے گا۔!"

"بات تو ٹھیک ہے.....!" مجیشی سر ہلا کر بولی۔

"میری دانست میں تم بہت ذہین ہو.....!" خانگی جاسوس طویل سانس لے کر بولا۔ "لہٰذا خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ کرنے کی بجائے کوئی تعمیری کام کرو۔!"

"کیا کہنا چاہتے ہو.....؟"

"کسی طرح اس کے کمرے میں ایک الکٹرانک بگ پہنچا دو۔!"

"یہ کام تو تم بھی کر سکتے ہو۔!"

"وہ ابھی تک ہوٹل سے باہر گیا ہی نہیں کہ کنجی ہمارے ہاتھ آتی۔!"

"ہاں یہ بات تو ہے..... وہ باہر نہیں جاتا۔!"

"لہٰذا یہ کام تم بخوبی انجام دے سکو گی۔!"

"وہ ہم میں سے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔!"

"تم نے اس سے سمجھ لینے کا دعویٰ آخر کس بناء پر کیا تھا.....؟"

وہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ "لاؤ..... وہ الکٹرونک بگ مجھے دے دو..... میں کچھ کروں گی۔!"

فرانسیا کی یہ پیشہ ور لڑکیاں روم سروس سے بھی متعلق تھیں اور یہی وہاں ان کی موجودگی کا جواز تھا۔ گاہکوں کے کمروں میں کھانا شراب اور دوسرے مشروبات پہنچاتی تھیں۔ لیکن ابھی تک کسی کی بھی ہمت نہیں پڑی تھی کہ خوف ناک چہرے والے ڈانو موریلی کے کمرے میں قدم رکھ سکتی۔ اگر وہ کمرے میں کھانا یا شراب طلب کرتا تو کوئی مرد ہی اس کے آرڈر کی تعمیل کرتا تھا۔ لیکن خانگی جاسوس اپنے کام کے سلسلے میں کسی مرد پر اعتماد نہ کر سکا۔!

بہر حال اسی رات کو مجیشی شراب لے کر اس کے کمرے میں جا پہنچی.....! ڈانو موریلی نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائی تھیں۔

"آج یہ نئی بات کیوں.....؟" وہ آہستہ سے غرایا۔

"میں نہیں سمجھی سی نیور.....!" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی۔

"پہلے کوئی لڑکی میرے کمرے میں نہیں آتی تھی۔!"

"میں اس کے بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں سی نیور.....!"

"خیر..... خیر..... کیا تم کچھ دیر یہاں ٹھہرو گی۔!"

"جیسا آپ حکم دیں سی نیور.....!"

"بیٹھ جاؤ.....!" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ سی نیور.....!" مچیشی نے کہا اور بیٹھ گئی۔

"دوسرا گلاس ہوتا تو تم بھی پی سکتیں..... کمرے کا گلاس آج اتفاق سے ٹوٹ گیا۔ دوسرا طلب کرنا بھول گیا تھا۔!"

"ڈیوٹی کے اوقات میں نہیں پیتی سی نیور۔!"

"ظاہر ہے.....! کیسے پی سکتی ہو۔!" موریلی نے اپنے لئے شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔ ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر کے دوسرا بھرنے لگا تھا۔

مچیشی سوچ رہی تھی کہ آخر لوگ اس سے خوف زدہ کیوں تھے یہ تو بالکل ایک عام سا آدمی ہے۔ شکل خوف ناک ہو سکتی ہے..... آنکھیں شرربار ہو سکتی ہیں۔ لیکن اندر سے نرم ہی معلوم ہوتا ہے۔

دوسرا گلاس خالی کر کے وہ باتھ روم کی طرف چلا گیا تھا اور مچیشی نے بڑی پھرتی سے الکٹرونک بگ اس کے بستر کے نیچے چھپا دیا تھا۔

"جانتی ہو میں نے تمہیں کیوں روکا ہے.....؟" اس نے واپسی پر مچیشی سے پوچھا اور مچیشی لگاوٹ کے انداز میں مسکرائی۔

"تم غلط سمجھیں۔!" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔ "میں تمہارا نام پوچھوں گا اگر وہ تمہاری شخصیت سے ہم آہنگ ہوا تو خیر..... ورنہ میں تم سے درخواست کروں گا کہ اپنا نام بدل دو۔!"

مچیشی متحیر رہ گئی نہ وہ نشے میں معلوم ہوتا تھا اور نہ غیر سنجیدہ۔!

"مم..... میرا نام..... مچیشی ہے اور میں اسپینی ہوں۔!"

"خوب..... خوب.....! تم مچیشی ہی معلوم ہوتی ہو۔ یہ نام تمہاری شخصیت سے مطابقت رکھتا ہے اور تم بہت اچھی اطالوی بول سکتی ہو۔ کیا تم مستقل طور پر یہیں رہتی ہو۔!"

"ہاں..... آٹھویں منزل پر میرا کمرہ ہے۔!"

"اچھی بات ہے.... اب تم جاؤ.... ضرورت ہوگی تو میں روم سروس کو فون کر کے صرف تمہارا نام لوں گا۔!" پھر اس نے اپنے پرس سے کئی بڑے نوٹ کھینچے تھے اور اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔ "مجھے سرو کر کے تمہیں ہمیشہ خوشی ہوگی۔!"

"شکریہ سی نیور.... میں ہر وقت.... ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔!"

خاصی بڑی رقم تھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ایک ہفتے کی کمائی کے برابر پندرہ منٹ میں کما لے گی۔ اور وہ بھی بالکل مفت.... بے وجہ۔

حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتی ہوئی وہ اس کے کمرے سے برآمد ہوئی تھی۔

اسی رات کو خانگی جاسوس اپنے کمرے میں بے حد مصروف نظر آیا۔ ایئر فون اس کے کانوں پر چڑھا ہوا تھا اور سامنے ٹیپ ریکارڈر پر اسپولز گردش کر رہے تھے۔

خوف ناک چہرے والے موریلی کے کمرے میں خاموشی نہیں تھی۔ کوئی عورت بول رہی تھی۔ لیکن وہ ہوٹل کی لڑکیوں میں سے کسی کی آواز نہیں تھی۔ خانگی جاسوس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔

عورت کہہ رہی تھی۔ "کالا آدمی کسی ایرانی کے ساتھ پہلے فے نیلی کے بورڈنگ میں ٹھہرا تھا جہاں وہ پرنس ہر بنڈا کی حیثیت سے پہچانا گیا.... اور راتوں رات وہاں سے غائب ہو گیا۔"

"پرنس ہر بنڈا....!" موریلی کی آواز سنائی دی۔ "ٹھہرو....! مجھے سوچنے دو....!" کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر موریلی بولا۔ "وہ اسی کا آدمی ہو سکتا ہے۔ جوزف....! ایک بار وہ پرنس ہر بنڈا کا رول ادا کر چکا ہے.... اسے تلاش کرو....!"

"فے نیلی لاعلمی ظاہر کرتی ہے۔!" عورت کی آواز آئی۔

"اگر وہ نہیں جانتی تو پہچانا کیسے گیا۔ نہیں مجھے یقین ہے کہ وہاں سے اس کے غائب ہو جانے میں فے نیلی ہی کا ہاتھ ہے اور اس پر تشدد کرو.... سب کچھ اُگل دے گی۔!

"جیسی تمہاری مرضی.... یہ کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں۔!" عورت کی آواز آئی اور موریلی بولا۔ "اگر وہ نیگرو ہاتھ آگیا تو دوسرے لوگ بھی روشنی میں آجائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تنہا نہ ہوگا اور ہاں اس کے ساتھ والے ایرانی کا حلیہ بتاؤ۔!"

"بس اس کے بارے میں اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے وہ کوئی ایرانی تھا۔!"

"خیر.... تم نے نیلی کو دیکھو....!" موریلی کی آواز آئی۔

پھر عورت نے رخصتی کلمات ادا کئے تھے اور آواز سے دروازہ بند ہوا تھا۔ خانگی جاسوس تھوڑی دیر تک اسی طرح بیٹھا رہا تھا۔ پھر ٹیپ ریکارڈر کا سوئچ آف کر کے ایئر فون کانوں پر سے اتارتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔



جوزف اور جیمسن تخت پر بے خبر سو رہے تھے کہ اچانک کوئی بہت وزنی چیز ان دونوں پر آگری۔ کمرے میں اندھیرا تھا انہوں نے بوکھلا کر اس وزن کو اپنے اوپر سے جھٹک دینے کی کوشش کی ہی تھی کہ سرگوشی سنائی دی۔

"میں سلویا ہوں۔!"

"بیوقوف لڑکی یہ کیا حرکت....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں آہستہ سے بولا۔

"آواز مت نکالنا....!"

"یہ کیا بکواس ہے....!" جوزف تڑپ کر اٹھ بیٹھا اور وہ تخت کے نیچے جاگری۔!

"کہاں گئیں تم....؟" جیمسن نے آہستہ سے پوچھا۔

"تم دونوں کے بارے میں کچھ آدمی گارڈو سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔" سلویا پھر تخت پر چڑھتی ہوئی بولی۔ "ان کے ارادے اچھے نہیں معلوم ہوتے۔!"

جوزف اور جیمسن دونوں کی غنودگی ہوا ہو گئی۔ سلویا کہہ رہی تھی۔ "وہ تشدد پر آمادہ ہیں۔ لیکن گارڈو نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے ہیں۔!"

اور پھر یک بیک انہوں نے دھینگا مشتی کی آواز سنی۔ جو غالباً نشست کے کمرے سے آ رہی تھی۔

"اوہ.... چلو دیکھیں۔!" جوزف نے ٹٹول کر جیمسن کا بازو دبوچ لیا۔

نشست کے کمرے میں روشنی تھی اور چار آدمی گارڈو کی بُری طرح پٹائی کر رہے تھے۔ پورشیا ایک گوشے میں سہمی کھڑی تھی۔ دفعتاً جوزف اور جیمسن نے ان چاروں پر چھلانگیں لگائیں۔

"تم ہٹ جاؤ.... بھائی گارڈو....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم دیکھ لیں گے۔!" ساتھ ہی اس کا گھونسہ ایک حملہ آور کے جبڑے پر پڑا تھا اور وہ اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ البتہ جیمسن کو دو آدمی چمٹ گئے۔ گارڈو نے جوزف کے مشورے پر عمل کرنے کی بجائے

جیمسن کی مدد کرنی شروع کر دی تھی۔ قریب تھا کہ چاروں حملہ آور پست ہو جاتے کہ ان میں سے ایک نے ریوالور نکال لیا۔

"اپنے ہاتھ روکو ورنہ مارے جاؤ گے۔!" اس نے دانت پیس کر کہا۔ لیکن ٹھیک اسی وقت ایک وزنی گلدان اس کے ریوالور والے ہاتھ پر پڑا اور ریوالور اچھل کر دور جا گرا.... جس پر جوزف نے چھلانگ لگائی تھی دوسرے ہی لمحے میں وہ ریوالور اس کے ہاتھ میں نظر آیا۔

اندھیرے کمرے سے گلدان سلویا نے پھینکا تھا اور اب روشنی میں آکر اس طرح تنی کھڑی تھی جیسے میدان اسی کے ہاتھ رہا ہو۔

"دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔!" جوزف سانپ کی طرح پھپھکارا۔ "اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھالو....!"

چاروں اسے کینہ توز نظروں سے دیکھتے ہوئے دیوار سے جا لگے۔ گارڈو کبھی جوزف کو دیکھتا تھا اور کبھی ان لوگوں کو.. اس کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا تھا جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

"لڑکیو....! تم بھائی گارڈو کی خبر لو....!" جیمسن نے کہا۔

"نہیں....!" گارڈو سر جھٹک کر بولا۔ "پہلے یہ بتائیں کہ یہ کون ہیں اور انہیں اس کی جرأت کیسے ہوئی۔!"

اس نے یہ جملہ انگریزی کی بجائے اطالوی میں کہا تھا۔ وہ چاروں کچھ نہ بولے۔

"زبان کھولو ورنہ چاروں یہیں دفن کر دیئے جاؤ گے کیا تم نہیں جانتے کہ گارڈو کیسا آدمی ہے۔!"

"تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ ان دونوں کو ہمارے حوالے کر دو!" ان میں سے ایک بولا۔

"یہ اس طرح نہیں مانیں گے....!" جیمسن بولا۔ "کیوں نہ ہم ان کے ہاتھ پیر باندھ کر انہیں پولیس کے حوالے کر دیں۔!"

"گارڈو پولیس کے حوالے کرے گا....!" گارڈو نے حقارت سے کہا۔ "گارڈو اس علاقے کا قانون ہے۔ تم دروازہ بند کر دو اور ان کی جامہ تلاشی لو۔!"

جیمسن کے بڑھنے سے پہلے ہی سلویا نے جھپٹ کر دروازے کی سٹکنی چڑھا دی تھی۔ جیمسن ان کی جامہ تلاشی لینے لگا۔ ایک کے پاس سے صرف ایک بڑا چاقو برآمد ہوا تھا۔

"بتاؤ تم کون ہو.....؟اور کس کے لئے کام کر رہے ہو۔!" گارڈو پیر پٹخ کر بولا۔

"میں پھر کہتا ہوں ان دونوں کو ہمارے حوالے کر دو.....ورنہ پچھتاؤ گے!" ایک آدمی نے کہا۔

"تم انہیں کیسے جانتے ہو.....؟"

"ہم تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دیں گے۔!"

"اچھی بات ہے تو دفن ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔!" گارڈو آستینیں چڑھاتا ہوا آگے بڑھا۔

"ٹھہر جاؤ بھائی.....!" جیمسن بول پڑا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو.....؟"

"اگر یہ دفن کر دیئے گئے تو ہمیں اپنی وہ غلطی نہ معلوم ہو سکے گی جس کی بناء پر ہمیں پریشان کیا جارہا ہے۔!"

"یہ بھی ٹھیک ہے.....!" گارڈو سر ہلا کر بولا۔

"کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اطمینان سے کام کریں۔!" سلویا بول پڑی۔

گارڈو مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ وہ اس دوران میں کمرے سے غائب رہی اور اب ایک بہت بڑی ٹرے میں کافی پاٹ اور پیالیاں اٹھائے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

"یہ کیا ہے.....؟" گارڈو نے آنکھیں نکال کر پوچھا۔

"ساری باتیں دوستانہ فضا میں ہوں گی۔ یہ چاروں بہت تھک گئے ہیں۔ انہیں کافی پلاؤں گی تاکہ ان کے اعصاب کا تناؤ کچھ کم ہو اور ڈھنگ کی باتیں کر سکیں۔!"

وہ چاروں بھی حیرت سے لڑکی کو گھورے جارہے تھے۔

"چلو.....!یہ بھی بُرا خیال نہیں ہے۔!" گارڈو زہریلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

سلویا نے چار پیالیوں میں کافی انڈیلی اور ایک ایک کر کے ان کے ہاتھوں میں تھماتی چلی گئی۔

جوزف انہیں اب بھی کور کئے ہوئے تھا۔

"گارڈو.....!یہ بچی تم سے زیادہ عقل مند معلوم ہوتی ہے.....!" ان میں سے ایک بولا۔

گارڈو خاموشی سے سلویا کو دیکھے جارہا تھا۔ پورشیا بھی اس کے قریب آکھڑی ہوئی تھی۔ لیکن بالکل خاموش تھی۔!

وہ چاروں کافی پیتے رہے۔ دفعتاً سلویا نے جوزف کے ہاتھ سے ریوالور اچک لیا اور تیزی سے

دروازے کے قریب جا کھڑی ہوئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے....؟" دفعتاً گارڈو دہاڑا۔

"میں ان دونوں کو ان کے حوالے کروں گی۔ اگر تم نے دخل اندازی کی تو اچھا نہ ہوگا۔!" سلویا بولی۔

"شاباش....!" چاروں بیک وقت بولے۔ انہوں نے جلدی جلدی پیالیاں خالی کر دیں اور انہیں ایک طرف رکھ کر جوزف کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ان کے قدم لڑکھڑانے لگے۔

"یہ.... یہ.... کک.... کیا....؟" ایک ہکلایا اور دھڑام سے فرش پر گر گیا۔ اس کے تین ساتھی شائد اسے اٹھانے ہی کے لئے جھکے تھے لیکن تینوں اسی پر ڈھیر ہوگئے۔ سلویا نے قہقہہ لگایا اور ریوالور جوزف کی طرف اچھالتی ہوئی بولی۔ "معاف کرنا جوزف بھائی.... تم نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی تھی۔!"

"سلویا.... سلویا.... یہ تم کیا کر رہی ہو....!" گارڈو مضطربانہ انداز میں بولا۔

جوزف نے کہا تھا" گارڈو.... یہ بچی تم سے زیادہ عقل مند معلوم ہوتی ہے۔ کیا اس نے غلط کیا تھا بڑے بھائی۔!"

"آخر تم کرنا کیا چاہتی ہو۔!"

"تم یہاں ان پر تشدد کرتے تو یہ چیخ چنگھاڑ کر ساری بستی کو جگا دیتے۔ میں نے انہیں کافی میں بے ہوشی دے دی ہے۔ اب اطمینان سے انہیں اپنی وین میں ڈالو اور کسی ویرانے کی طرف نکل جاؤ۔!"

"سلویا تم گریٹ ہو....!" جیمسن چہک کر بولا۔

"بے بی....! تم سچ مچ ہم سب سے زیادہ عقل مند ہو....!" جوزف نے کہا۔

"لیکن گارڈو کبھی اعتراف نہیں کرے گا کہ میں اس سے زیادہ عقل مند ہوں۔!"

"نہیں اس وقت تو کروں گا اعتراف....!" گارڈو آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔

پھر اسی کے مشورے پر بے ہوش آدمیوں کے پیر باندھے گئے تھے۔

سلویا کی تجویز کا دوسرا مرحلہ کسی قدر دشوار ثابت ہوا۔ چھوٹی سی وین میں چھ افراد کا سفر تکلیف دہ تھا۔ جوزف لڑکیوں کی دیکھ بھال کے لئے گھر ہی پر رک گیا۔ جیمسن گارڈو کے ساتھ

روانہ ہوا تھا۔

صبح ہوتے ہوتے وہ ایک ویرانے میں پہنچے تھے۔ جہاں حدِ نظر تک اونچی نیچی ننگی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ حملہ آوروں کو ہوش آ گیا تھا اور وہ انہیں گندی گندی گالیاں دے رہے تھے۔

گارڈو نے وین روکی اور انہیں دھکا دے دے کر نیچے گرا دیا۔ "اب یہاں چیخو حلق پھاڑ پھاڑ کر۔" اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔

لیکن وہ یک بیک خاموش ہو گئے تھے اور انکے چہروں سے خوف زدگی مترشح ہونے لگی تھی۔

"تم نے دیکھا کہ گارڈو کے گھر کے بچے بھی کتنے چالاک ہیں۔!" جیمسن نے انہیں مخاطب کیا۔ "اب بتاؤ کہ تمہیں ہماری تلاش کیوں تھی....؟"

"تم دونوں....!" ایک آدمی کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بکو جلدی سے میرے پاس وقت نہیں ہے۔!" گارڈو دھاڑا۔

"تم خواہ مخواہ ان الجھنوں میں پڑے ہو گارڈو.... تم سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔!" وہی آدمی بولا۔

"تم شائد پاگل ہو..... کس کے گھر پر چڑھ کر آئے تھے تم لوگ....!"

اس نے پھر خاموشی اختیار کر لی۔ گارڈو انہیں گھورتا رہا۔ پھر بولا۔ "میرے ہاتھوں کی بناوٹ دیکھ رہے ہو۔ میں نے اب تک تیرہ خون کئے ہیں۔ اب سترہ ہو جائیں گے۔!"

"نہیں....!" چاروں بیک وقت بولے تھے۔

"تو پھر بتاؤ کہ تمہیں کس نے بھیجا تھا۔!"

"کیمبر ٹی باؤل کی مالک نے....!"

"اچھا وہ کتیا.... سائرو کی بیوہ نینا....!"

"ہاں وہی....!"

"وہ میرے دوستوں سے کیا چاہتی ہے۔!"

"ہمیں نہیں معلوم.... ہمیں تو صرف اتنے سے کام کا معقول معاوضہ ملنے والا تھا کہ ہم ان دونوں کو کیمبر ٹی باؤل تک پہنچا دیں۔!"

"یہ کیمبر ٹی باؤل کیا ہے....؟" جیمسن نے گارڈو سے پوچھا۔

"ایک بدنام شراب خانہ.... چھچھورے قسم کے لفنگوں کا اڈہ۔!"

پھر وہ جیمسن کو ان سے کچھ فاصلے پر لے جا کر بولا۔ "اب کیا کہتے ہو....؟"

"میں نہیں جانتا کہ سائرو کی بیوہ نینا کون ہے اور ہم سے کیا چاہتی ہے....؟"

"اسے بھی جہنم میں جھونکو.... میں پوچھ رہا تھا کہ ان چاروں کا کیا کیا جائے۔!"

"چھوڑ دو.... انہوں نے بتا تو دیا کہ کس کے بھیجے ہوئے تھے۔!"

"تم سچ مچ شریف آدمی معلوم ہوتے ہو۔!"

"جیمسن نے دانت نکال دیئے اور گارڈو اسے گھورتا ہوا بولا۔ "لیکن میں ایک تجربہ کار بدمعاش ہوں۔ اگر یہ زندہ رہے تو میں دشواری میں پڑوں گا۔ تنہا رہ گیا ہوں۔ عرصہ ہوا بدمعاشی ترک کر چکا ہوں۔ نینا اسے اچھی طرح جانتی ہے ورنہ آج سے دس سال پہلے کے گارڈو سے ٹکرانے کی ہمت نہ کرتی۔!"

"لیکن اگر یہ اس طرح غائب ہو گئے تو کیا سوچے گی۔!" جیمسن نے پوچھا۔

"کچھ بھی سوچے.... لیکن یہ ہرگز نہیں سوچ سکتی کہ میں نے انہیں ختم کر دیا ہوگا۔ وہ تو سرے سے مجھ تک پہنچے ہی نہیں.... کیا سمجھے....؟"

"سمجھ گیا.... لیکن مجھے اس جگہ سے ہٹ جانے دو.... میرا دل بہت کمزور ہے۔!"

گارڈو اس کے شانے پر ہاتھ مار کر ہنسا تھا۔

جیمسن اس کی اجازت سے وین پر بیٹھا اور اسے نشیب میں اتارتا چلا گیا۔ راستے میں پہنچ کر اس نے انجن بند کر دیا تھا۔ یہاں سے وہ لوگ اسے نظر نہیں آرہے تھے۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد گارڈو نشیب میں اترتا دکھائی دیا۔ اس کی آنکھیں خون میں ڈوبی ہوئی سی معلوم ہوتی تھیں۔ گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے جیمسن کو خاموش رہنے اور ڈرائیو کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ جیمسن نے چپ چاپ تعمیل کی۔ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔ پھر ایک چھوٹی سی جھیل کے قریب پہنچ کر گارڈو نے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ وہ ابھی تک کسی ایسے ہی درندے کی طرح ہانپ رہا تھا جس نے اپنے شکار کو دبوچ لینے کے لئے بہت لمبی دوڑ لگائی ہو۔

جیمسن نے گاڑی روکی اور گارڈو اتر گیا۔ جھیل کے کنارے پہنچ کر اس نے کپڑے اتارے اور نی میں چھلانگ لگادی۔ دس پندرہ منٹ کے بعد وہ پانی سے باہر آیا تھا اور کپڑے پہن کر پھر گاڑی

میں آ بیٹھا تھا۔

"چلو....!" وہ آہستہ سے بولا۔

گھر پہنچنے سے قبل اس نے کہا تھا۔ "اب مجھ سے ان کا تذکرہ مت کرنا۔!"

"لیکن ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔!"

"وہ کیا....؟"

"ان کی گاڑی تمہارے گھر کے آس پاس ہی کہیں موجود ہو گی۔!"

"میں اس کے لئے سلویا سے کہہ آیا تھا۔ تلاشی کے دوران میں ایک کی جیب سے گاڑی کی چابی بر آمد ہوئی تھی۔ سلویا گاڑی کو ٹھکانے لگا چکی ہو گی۔!"

جیمسن پھر کچھ نہیں بولا۔ گارڈو نے کہا۔ "لڑکیاں اگر ان کے بارے میں پوچھیں تو تم کہہ دینا کہ ان سے معلومات حاصل کر کے چھوڑ دیا گیا۔ لیکن نہیں یہ بھی مناسب نہ ہو گا۔ مجھے سوچنے دو۔!"

"میرا خیال ہے کہ لڑکیاں کچھ بھی نہیں پوچھیں گی.... آخر وہ گارڈو ہی کی بہنیں تو ہیں۔!"

نروس سی مسکراہٹ گارڈو کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی تھی۔

جیمسن نے یہ بات غلط نہیں کہی تھی۔ لڑکیوں نے کچھ بھی نہ پوچھا۔ البتہ سلویا اپنا کارنامہ بیان کرنے لگی تھی۔

"میں نے گاڑی لڑی بار کے سامنے پارک کر دی تھی اندھیرا ہی تھا۔ بار کھلا نہیں تھا۔ پھر جانتے ہو میں نے اسٹیئرنگ اور دروازے کا ہینڈل صاف کر دینے کے بعد کیا کیا....؟"

گارڈو نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر کو منفی جنبش دی۔

"میں نے اس کی سیٹ پر چاک سے انسانی کھوپڑی بنائی اور اس کے اوپر خنجر بنا دیا۔!"

"سلویا.... سلویا....!" گارڈو پر جوش لہجے میں بولا۔ "تم تو مجھ سے بھی بازی لے گئیں۔!"

"مجھے بھی سمجھاؤ اس مصوری کا مطلب....!" جیمسن نے گارڈو سے کہا۔

"یہ ایک ایسے خطرناک گروہ کا نشان ہے جس کا ایک فرد بھی ابھی تک قانون کی گرفت میں نہیں آسکا.... سلویا میں تمہاری ذہانت کی داد دیتا ہوں۔!"

"میں اچھی طرح جانتی تھی کہ اب وہ چاروں ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے۔ میرا بھائی

کچا کام نہیں کرتا۔ لہٰذا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔!"

"اچھا اگر وہ چاروں اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں تو....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ناممکن.... اس گروہ کے جیالے سڑکوں پر خون کی ندیاں بہاتے ہیں۔!" چوروں کی طرح گھروں میں نہیں گھستے پھرتے۔!

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔!" گارڈو بولا۔ پھر تھوڑی دیر تک کچھ سوچتے رہنے کے بعد کہنے لگا۔

"مجھے فے نیلی کی خبر لینی چاہئے۔ اس کے علاوہ اور کون جانتا تھا کہ تم دونوں کہاں ہو۔!"

"یہ بات تو ہے....!" جیمسن نے پُر تشویش لہجے میں کہا۔ جوزف اور پورشیا خاموش تھے۔

پھر گارڈو ناشتہ کئے بغیر ہی باہر چلا گیا تھا۔



دوسری رات کو خانگی جاسوس نے پھر ٹیپ ریکارڈر پر ڈانو موریلی کے کمرے میں ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی تھی اور اب اسے منیجر کو سنانے کے لئے اس کے رہائشی کمرے میں لایا تھا۔ اس کے لئے اسے منیجر کو سوتے سے جگانا پڑا تھا۔ خود منیجر نے اسے ہدایت کی تھی کہ جب بھی کوئی گفتگو ریکارڈ کرے فوراً سنائے خواہ اسے سوتے ہی سے کیوں نہ جگانا پڑے۔

خانگی جاسوس نے ٹیپ ریکارڈر کا سوئچ آن کر دیا۔ ہلکی سی کھر کھراہٹ کے بعد مردانہ آواز آئی۔ "کیا خبر ہے....؟"

"میرے وہ چاروں آدمی غائب ہو گئے جو انہیں تلاش کرنے نکلے تھے۔!" عورت کی آواز آئی۔

"کہاں تلاش کرنے گئے تھے۔!"

"فے نیلی سے اگلوایا گیا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس نے انہیں جینی گارڈو کے پاس بھجوا دیا تھا۔!"

"اوہ.... جینی گارڈو.... لیکن وہ تو شائد اب شریفانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔!"

"ہاں یہ درست ہے.... لیکن فے نیلی نے انہیں وہیں بھجوا دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ پرنس ہربنڈا فرانسیسی ناظم الامور کے حوالے کر دیا جائے۔!"

"تو تمہارے آدمی کہاں غائب ہو گئے....؟"

"دراصل اب معاملہ دوسرا ہو گیا ہے.... ہوسکتا ہے کہ وہ چاروں گارڈو تک پہنچے ہی نہ ہوں۔ ان کی خالی گاڑی لزی بار کے سامنے کھڑی ہوئی ملی تھی۔ اور اس کی پچھلی سیٹ پر بھیڑیوں

کا نشان بنا ہوا تھا۔!"

"بھیڑیوں کا نشان....!" موریلی کی آواز آئی۔

"یہی تو تشویش کا باعث ہے اگر وہ بھیڑیوں کے ہاتھ لگے ہیں تو کبھی کے مر چکے ہوں گے۔!"

"سنو....! اب بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے.... انہوں نے شائد بھیڑیوں کا تعاون حاصل کر لیا ہے۔!"

"اور اب اسی لئے میں الگ ہو رہی ہوں۔!" عورت کی آواز آئی۔

"یہ کیسی بیو قوفی کی بات کر رہی ہو۔!"

"نہیں سی نیور....! میں ایسے جھمیلوں میں نہیں پڑتی.... ہو سکتا ہے گارڈو ہی پوشیدہ طور پر ان کا سر براہ ہو اور بظاہر شریفانہ زندگی بسر کر رہا ہو۔ ان میں ایک بھی تو آج تک پولیس کے ہاتھ نہیں لگا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ سب بظاہر شریفانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔!"

"شائد یہ گروہ میرے ہی ہاتھوں ٹوٹے.... اچھا اب دفع ہو جاؤ.... میں کوئی دوسری تدبیر کروں گا۔!"

"تو اب میں الگ ہو رہی ہوں۔!"

"بالکل.... صبح تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ لیکن میرے بارے میں اگر تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی کسی کے سامنے نکلا تو نتیجے کی تم خود ذمہ دار ہو گی۔!"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سی نیور.... میں احمق نہیں ہوں.... میں جانتی ہوں کہ تم بھیڑیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔!"

"بس جاؤ....!"

"میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں سی نیور....!" عورت کی آواز آئی۔

خانگی جاسوس اور منیجر ٹیپ سننے میں اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہیں کمرے میں کسی کے داخلے کا علم ہی نہ ہو سکا.... وہ سر جھکائے بیٹھے تھے اور موریلی ان کے قریب ہی کھڑا انہیں گھورے جا رہا تھا۔ سب سے پہلے منیجر کی نظر اس پر پڑی اور وہ گھٹی گھٹی سی آواز کے ساتھ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔ خانگی جاسوس کی تو گھگھی بندھ گئی تھی۔

موریلی نے ٹھوکر مار کر وہ میز الٹ دی جس پر ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا تھا۔

"حرام زادو....!" دفعتاً مور یلی دھاڑا۔ "تم سمجھتے ہو کہ دوسرے غافل رہتے ہیں۔ میں ابھی تمہیں پولیس کے حوالے کردوں گا۔ لوگوں کے کمروں میں الکٹرونک بگ رکھ کران کی گفتگو ریکارڈ کرنے کا حق تمہیں کس نے دیا ہے۔ بولو جلدی ورنہ گھونسے مار مار کر ہلاک کردوں گا۔!"

وہ دونوں خاموش کھڑے تھے اور انکے سینے لوہار کی دھونکنی کی طرح پھول پچک رہے تھے۔

"بولو....!" وہ منیجر کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتا ہوا غرایا۔

"سس.... سی نیور....! میں کچھ نہیں جانتا.... اسی نے....!" وہ خانگی جاسوس کی طرف ہاتھ اٹھا کر رہ گیا۔!

"یہ کون ہے....؟"

"ہاؤز ڈیٹیکٹیو....!"

"اچھا.... اچھا.... تو یہ تمہیں ڈبل کراس کر رہا ہے۔!" وہ خانگی جاسوس کو گھورتا ہوا بولا۔

"یہ میری ذمہ داری ہے سی نیور....!" خانگی جاسوس گھگھیایا۔

"بکواس ہے....! بول کس نے تجھے اس پر آمادہ کیا تھا۔" مور یلی نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"کک.... کسی نے بھی نہیں سی نیور....!"

الٹا ہاتھ اس کے منہ پر پڑا اور وہ پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"یہ زیادتی ہے.... زیادتی ہے۔!" منیجر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"خاموش رہو....!"

"اب میں ضرور پولیس کو فون کروں گا۔!" منیجر فون کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"ضرور.... ضرور....!" مور یلی نے پر سکون لہجے میں کہا۔ "براہِ راست پولیس چیف کے نمبر ڈائیل کرو.... اور اس سے کہو کہ ڈانو مور یلی ہمیں ہماری حماقتوں کی سزا دے رہا ہے۔ پھر اس کے جواب سے مجھے بھی مطلع کر دینا۔!"

منیجر جہاں تھا وہیں رک گیا اور اس کی طرف مڑ کر احمقانہ انداز میں جلدی جلدی پلکیں جھپکانے لگا۔

"کیا تم لوگ مجھے کوئی بد معاش سمجھتے ہو۔!"

"نن.... نہیں.... لیکن....!"

"چلو بات کرو کرنل فرنانڈو سے....!" اس نے فون کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

منیجر جہاں کھڑا تھا.... وہیں کھڑا رہا۔

"اور تم نے.... ! کس بناء پر میرے کمرے میں الکٹرونک بگ رکھا تھا....؟" وہ خانگی جاسوس کی طرف مڑ کر بولا۔ "مجھ سے کون سی غیر قانونی حرکت سرزد ہوئی تھی۔!"

"سس.... سب آپ سے خائف تھے سی نیور۔!" خانگی جاسوس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم لوگوں کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا.... میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے.... لاؤ.... نکالو اپنا لائسنس....!"

"کک.... کیا.... مطلب....!"

"میں اسے منسوخ کرادوں گا....اور تم بھیک مانگتے پھرو گے۔!"

"ہم نہیں جانتے آپ کون ہیں۔!" منیجر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"پوچھو.... کرنل فرنانڈو سے....!" وہ پھر فون کی طرف ہاتھ اٹھا کر دھاڑا۔

"ہم پوچھ لیں گے....اب ہمیں معاف کر دیجئے۔!"

"اسپول نکالو ٹیپ ریکارڈر سے اور میرے حوالے کر دو۔!"

"بب.... بہت اچھا سی نیور....!" خانگی جاسوس جلدی سے بولا اور فرش پر بیٹھ کر اسپول نکالنے لگا۔

"میرے سلسلے میں اپنی زبانیں بھی بند رکھنا....!" موریلی غرایا۔

"بہت بہتر.... بہت بہتر.... ہمیں علم نہیں تھا کہ آپ اتنے معزز آدمی ہیں۔ایک بار پھر معافی چاہتے ہیں سی نیور....!"

"معاف کیا....!" موریلی نے خانگی جاسوس کے ہاتھ سے اسپول لیا اور باہر نکل گیا۔

وہ دونوں کھڑے احمقانہ انداز میں ایک دوسرے کی شکل دیکھے جارہے تھے۔



سائرو کی بیوہ نینا اپنی چھوٹی فیاٹ فرانسیا کی کمپاؤنڈ سے سڑک پر نکال لائی۔وہ کسی قدر خوف زدہ بھی تھی۔ جلد از جلد اپنے ٹھکانے پر پہنچ جانے کی کوشش کرنے لگی۔

اس کا شوہر شہر کے بدنام لوگوں میں سے تھا۔اس کے کئی قمار خانے مختلف علاقوں میں قائم تھے۔کئی سال پہلے ایک بڑے جھگڑے کے دوران میں اس کے گولی لگی تھی اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد نینا نے کاروبار سنبھالا۔ یہ تیس اور پینتیس کے درمیان رہی ہو گی۔ تندرست اور خاصی دلکش عورت تھی۔ کاروبار کو اس نے ایک بڑے شراب خانے کی شکل میں محدود کر لیا تھا۔ قمار خانے بند کر دیئے تھے۔ البتہ ایجنٹوں کے توسط سے منشیات کی غیر قانونی تجارت اب بھی جاری تھی۔ ساتھ ہی وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعے دوسروں کے غیر قانونی کام بھی کراتی تھی اور اس کے لئے ضرورت مندوں سے خاصی رقم وصول کرتی تھی۔ ڈانو موریلی کو وہ اونچے طبقے کے ایک ایسے بدمعاش کی حیثیت سے جانتی تھی جو پس پردہ رہ کر بڑے بڑے جرائم کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں وہ اس سے پہلے بھی اس کے لئے کئی جرائم کرا چکی تھی اور معاوضے کی بڑی بڑی رقومات نے اس کے بینک بیلنس میں وقیع اضافہ کیا تھا۔

لیکن اس وقت وہ ڈانو موریلی سے خوف محسوس کر رہی تھی۔ کھیل بگڑ جانے کی خبر سن کر موریلی کی آواز میں اسے کوئی خاص بات محسوس ہوئی تھی۔ لیکن وہ اسے کوئی نام نہ دے سکی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ شائد موریلی کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا۔ ممکن ہے وہ سمجھ رہا ہو کہ نینا نے اسے ڈبل کراس کیا ہو۔ دوسری پارٹی سے بھی کچھ رقم وصول کر کے بات بنادی ہو۔ پہلے تو اسے صرف "بھیڑیوں" کا خوف تھا۔ لیکن اس وقت موریلی کی طرف سے بھی خدشات میں مبتلا ہو گئی تھی۔

اس نے کئی بار سوچا تھا کہ اب اسے صرف قانونی طور پر شراب خانہ ہی چلانے تک محدود ہو جانا چاہئے۔ لیکن اس کے شوہر کے زمانے کے کارندے اسے غیر قانونی بزنس سے دستکش نہیں ہونے دیتے تھے۔

سنسان سڑک پر اس کی گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی کیمبرٹی باؤل کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ رات کا پچھلا پہر تھا اور سڑکوں پر اتنا کم ٹریفک تھا کہ انہیں سنسان ہی کہا جا سکتا تھا.... دفعتاً ایک موڑ پر ایک گاڑی اس کی راہ میں حائل ہو گئی۔ اگر اس نے فوری طور پر پورے بریک نہ لگائے ہوتے تو ٹکر ہو جانے میں کوئی کسر نہیں رہ گئی تھی۔ گاڑی کچھ ایسے ہی طریقے سے روکی گئی تھی کہ راستہ رک گیا تھا۔ اچانک اسی گاڑی سے دو آدمی کودے اور نینا کے سر پر مسلط ہو گئے۔ ایک

کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"انجن بند کر واور ہماری گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔!" ریوالور والے نے کہا۔

"اچھا....!" نینا سرد لہجے میں بولی۔ حالانکہ دل ڈوبنے لگا تھا۔ لیکن وہ اپنے رویئے سے خوف ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی.... وہ چپ چاپ اپنی گاڑی سے اتر کر سامنے والی گاڑی کی طرف بڑھی پچھلی سیٹ کا دروازہ اس کے لئے کھولا گیا تھا اور وہ اندر بیٹھ گئی۔ ایک آدمی پہلے ہی سے پچھلی سیٹ پر موجود تھا۔

گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ نینا خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "کیا میری گاڑی وہیں کھڑی رہے گی....؟"

"نہیں....! وہ بھی پیچھے پیچھے آرہی ہے۔!" جواب ملا۔

"تم جانتے ہو....! میں کون ہوں....!" نینا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہمیں ایسے لوگوں سے سروکار نہیں جن سے جان پہچان نہ ہو۔!" جواب ملا۔

"تم جانتے ہو....! لیکن میں تمہیں نہیں جانتی۔!"

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔!"

"کہاں جانا ہوگا....؟"

"ابھی خود ہی دیکھ لوگی۔!"

"پچھلے ایک سال سے میرا کسی سے بھی جھگڑا نہیں ہوا۔!" نینا نے کہا۔

"ہم صلح صفائی کرانے والے نہیں ہیں۔!" اس نے قریب بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔ "تم کیا سمجھ رہی ہو۔!"

"کچھ بھی نہیں۔!" نینا نے لاپرواہی سے کہا۔

پھر بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا تھا اور گاڑی ایک جگہ ٹھہر گئی تھی۔

"چلو اترو....!" قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

نینا نے مڑ کر دیکھا۔ دور کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹ نظر آرہی تھی۔ یہ شائد اسی کی گاڑی تھی۔

وہ نیچے اتر گئی اور تینوں آدمی اسے نرغے میں لئے ہوئے ایک جانب بڑھنے لگے۔ ایک کے ہاتھ میں ٹارچ تھی جس سے وہ راستہ دکھاتا جارہا تھا۔ چاروں طرف اندھیرے اور سناٹے کی

حکمرانی تھی۔ کوئی ویرانہ تھا، ناہموار راستوں سے گذرتے ہوئے وہ ایک چوبی عمارت میں داخل ہوئے تھے۔ ایک بڑے کمرے میں کیروسین لیمپ روشن تھا۔

"بیٹھ جاؤ....!" قریب کے آدمی نے نینا کو ایک اسٹول کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

وہ چپ چاپ اسٹول پر بیٹھ کر انہیں گھورنے لگی۔ دفعتاً ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے بیگ چھین لیا اور اس کا زپ کھول کر دیکھنے لگا۔

"اوہ.... پستول.... غالباً اس میں میگزین بھی موجود ہوگا۔!" اس نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"میں کوئی خاتون خانہ نہیں ہوں کہ تمہیں میرے بیگ میں میک اپ کا سامان ملے گا۔!" نینا تلخ لہجے میں بولی نہ جانے کیوں اب اس کا خوف دور ہو چکا تھا۔ "یہ لوگ بھیڑیوں میں سے تو نہیں معلوم ہوتے۔!" وہ سوچ رہی تھی۔

"جینی گارڈو کہاں ہے....؟" دفعتاً ایک آدمی نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"میں کیا جانوں....!"

"یہ بکواس ہے.... تم نے ڈانو موریلی کو ڈبل کراس کیا ہے۔!"

"یہ بکواس ہے.... خود میرے چار آدمی اسی چکر میں ضائع ہوگئے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ گارڈو کا تعلق بھیڑیوں سے ہوگا۔ ورنہ میں اس کام میں ہاتھ ہی نہ ڈالتی۔!"

"بھیڑیوں کا نشان کوئی بھی بنا سکتا ہے۔!"

"میں نے ایک بار کہہ دیا کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔!"

"اگر تم نے اپنی زبان نہ کھولی تو ہم تشدد کی انتہا کر دیں گے۔!"

"تو تم موریلی کے آدمی ہو۔!"

"پھر تم کیا سمجھتی ہو....؟"

"میں اسے چوہا سمجھتی ہوں اگر اس نے میرے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کیا ہے۔!"

دوسرے ہی لمحے میں اس کے گال پر تھپڑ پڑا تھا اور وہ اسٹول سے نیچے گر گئی تھی۔ دفعتاً دروازے کی طرف سے آواز آئی۔ "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ قیمہ کر کے رکھ دوں گا۔!"

وہ بوکھلا کر مڑے.... دھندلی روشنی میں وہ اس کا چہرہ صاف طور پر نہ دیکھ سکے۔ لیکن ثامی

گن تو انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ غیر ارادی طور پر ان کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے۔

"تمہارا چوتھا ساتھی تو ایک ٹھوکر بھی برداشت نہ کر سکا۔ باہر بے ہوش پڑا ہے....!" نووارد نے کہا۔

نینا سنبھل چکی تھی۔ نووارد کے بارے میں اس نے اندازہ لگایا کہ اطالوی بولنے کے باوجود بھی اطالوی نہیں ہو سکتا۔ لہجہ عربوں کا سا تھا۔

"تت.... تم کون ہو....؟" ایک آدمی ہکلایا۔

"سائرو کا ایک دوست....! جو اس کی بیوی کی توہین نہیں برداشت کر سکتا۔! نینا تم ادھر آ جاؤ.... میرے قریب.... اور تم تینوں مڑو اور دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔!"

انہوں نے خاموشی سے تعمیل کی تھی۔ نینا نووارد کے قریب کھڑی اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی۔ نہ آواز شناسا معلوم ہوتی تھی اور نہ شکل ہی سے پہچانا جا سکا تھا۔

"تم ان کے ساتھ جو برتاؤ مناسب سمجھو کرو۔!" نووارد نے نینا سے کہا۔

"میں ان کی موت چاہتی ہوں۔!" نینا دانت پیس کر بولی۔

"ایک بار پھر سوچ لو....!"

"اگر یہ زندہ رہے تو موریلی فرار ہو جائے گا اور میں اس سے انتقام نہ لے سکوں گی۔!" نینا نے کہا اور جھپٹ کر اپنا بیگ اٹھا لیا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس سے پستول نکل آیا تھا۔

"نہیں.... نہیں....!" تینوں گڑگڑانے لگے۔

"ہماری طرف مڑ جاؤ....!" نینا غرائی.... اور وہ بدستور ہاتھ اٹھائے ہوئے ان کی طرف مڑ گئے.... پے در پے تین فائر ہوئے اور تین لاشیں یکے بعد دیگرے فرش پر گریں۔

"ب.... بہت.... پھرتیلی ہو....!" اجنبی ہکلایا۔ "تینوں کے دل چھید دیئے۔!"

"چوتھا کہاں ہے.... جو میری گاڑی لایا تھا۔!"

"باہر ہے.... اب کیا بے ہوش کو بھی نہیں بخشو گی۔!"

"ہرگز نہیں....!"

"تمہاری مرضی....!"

سچ مچ نینا نے بے ہوش آدمی کی کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کر دیا تھا۔

"الجزائری عبدالمنان اللہ کی پناہ چاہتا ہے۔!" اجنبی بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"گاڑیاں کہاں ہیں....؟ مجھے راستے کا اندازہ نہیں ہے۔!"

"میرے پیچھے چلی آؤ....!" نووارد نے کہا۔

وہ گاڑیوں تک پہنچے تھے لیکن نینا کو تیسری گاڑی کہیں نہ دکھائی دی۔

"تت.... تمہاری.... گاڑی کہاں ہے....؟" نینا نے پوچھا۔

"میں تو شروع ہی سے تمہاری گاڑی میں رہا ہوں۔ جب تم کیمبرٹی باؤل سے فرانسیا کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔!"

"ناممکن.... میری گاڑی اتنی بڑی بھی نہیں ہے کہ مجھے پچھلی سیٹ کی خبر نہ ہو۔!"

"پچھلی سیٹ اس میں ہے کہاں.... پچھلی سیٹ کی جگہ تو میں خود رکھا ہوا تھا یہ دیکھو....

اس نے گاڑی کے پچھلے حصے میں روشنی ڈالی.... نینا کے حلق سے حیرت زدہ سی آواز نکلی تھی۔

"کیا میں اتنی ہی غافل رہی ہوں۔!" اس نے بالآخر کہا۔

"بیٹھو گاڑی میں ورنہ ہو سکتا ہے کہیں سے کوئی اور ٹپک پڑے۔!" نووارد بولا۔

"تم ہی ڈرائیو کرو گے.... مجھ میں تو اب سکت نہیں ہے۔!"

"بالکل.... بالکل....!"

کنجی اگنیشن میں موجود تھی۔ اجنبی نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں آگئی۔

"میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔!" نینا کچھ دیر بعد بولی۔

"سائرو نے کبھی تم سے الجزائری عبدالمنان کا ذکر ضرور کیا ہوگا۔!"

"مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔!"

"میری بدقسمتی ہے کہ اس نے مجھ ایسے دوست کا ذکر اپنی بیوی سے نہیں کیا۔!"

"لیکن تم میری گاڑی میں کیوں تھے....؟"

"مجھے معلوم تھا کہ تم خطرے میں ہو۔!"

"کہیں تم وہ ایرانی تو نہیں ہو جس کا قیام جینی گارڈو کے یہاں تھا۔!"

"نہ میں کسی ایرانی کو جانتا ہوں اور نہ جینی گارڈو کو۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہیں علم کیوں کر ہوا اس خطرے کا....؟"

"تمہارے ستارے بہت اچھے جارہے ہیں نینا.... یہ محض اتفاق ہے کہ میں نے کسی جگہ ان چاروں کی گفتگو سن لی تھی۔ کسی نے انہیں تمہاری نگرانی پر مامور کیا تھا۔ بس پھر میں نے ان چاروں کی نگرانی شروع کردی تھی۔!"

"تم پہلے کبھی مجھ سے کیوں نہیں ملے۔!"

"میں جنیوا میں رہتا ہوں.... پچھلے ہفتے ایک کام سے آیا تھا۔!"

"بہر حال اس امداد کا بہت بہت شکریہ....! تم اپنی ٹامی گن ڈگی میں رکھ دو....! شہر میں کسی کی نظر پڑ گئی تو زحمت میں پڑو گے۔!"

اس پر اجنبی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"کیوں اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے....!"

"ارے بھئی لکڑی کی ہے....!" اجنبی احمقانہ انداز میں بولا۔

"کیا مطلب....؟"

"کھلونا ہے.... لکڑی کی ٹامی گن.... میں نے اپنے بھتیجے کے لئے خریدی ہے۔! بالکل اصلی معلوم ہوتی ہے۔!"

نینا نے بائیں ہاتھ سے اس کی گود میں رکھی ہوئی ٹامی گن اٹھائی اور خود بھی ہنس پڑی۔

"بہت چالاک معلوم ہوتے ہو۔!"

"دھماکے والے کھیل نہیں کھیلتا.... صرف چاقو میرا ساتھی ہے۔!"

"بڑے عجیب معلوم ہوتے ہو.... تم نے مجھ سے یہ بھی نہ پوچھا کہ قصہ کیا تھا۔!"

"بھئی.... دوسروں کے نجی معاملات کی کھوج مجھے نہیں رہتی.... اگر اتفاقاً تمہارا نام ان کی زبان سے نہ سنا ہوتا تو اس وقت چین سے پڑا سو رہا ہوتا۔ بہر حال تم خود مناسب سمجھو گی تو قصہ سنادو گی۔!"

"اطمینان سے سناؤں گی.... تم کہاں ٹھہرے ہو....!"

"ایک گھٹیا سے ہوٹل میں.... زیادہ مال دار نہیں ہوں۔!"

"اب تم میرے مہمان ہو۔!"

"نہیں نینا.... میں بدلہ نہیں چاہتا۔!" اجنبی نے دردناک آواز میں کہا۔

"تم میرے چہیتے شوہر کے دوست ہو.... بدلہ کیا.... اور پھر مجھے اس وقت سہارے کی ضرورت ہے.... میرے سب آدمی ناکارہ ہیں۔!"

"اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔!"

نینا ابھی تک واضح طور پر اس کی شکل نہیں دیکھ سکی تھی۔

شہر پہنچتے پہنچتے تاریکی ملگجی ہو چکی تھی اور ہوا بڑی خوش گوار تھی۔

شراب خانے کے چوکیدار نے پھاٹک کھولا اور گاڑی عمارت میں داخل ہو گئی۔

شراب خانے کے عقب میں رہائشی کمرے تھے نینا اجنبی کو اپنے ساتھ اندر لیتی چلی گئی۔ پھر وہ اسے غور سے دیکھنے لگی تھی۔ اگر چہرے پر حماقت نہ برس رہی ہوتی تو بے حد اسمارٹ لگتا۔ چہرہ دلکش تھا۔!

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح تمہارے اس احسان کا بدلہ چکاؤں!" وہ کچھ دیر بعد بولی۔

"مجھے بار بار شرمندہ مت کرو.... اچھا اب اجازت دو....!"

"یہ ناممکن ہے.... صبح ہو چکی ہے.... شائد تم بھی میری طرح رات بھر جاگے ہو.... ناشتہ کرو اور سو جاؤ.... ہاں شراب کون سی پیتے ہو۔!"

"دنیا کا کوئی عبدالمنان شراب نہیں پیتا....!" اس نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی۔!"

"عبدالمنان شراب نہیں پیتا....!"

"بڑی عجیب بات ہے....!"

"سائرو بھی نہیں پیتا تھا....!"

"نہیں تھک کر بیٹھتا تھا تو پینے لگتا تھا۔!"

"بہر حال میں نہیں پیتا اور ابھی تھک کر بھی نہیں بیٹھا ہوں۔!"

"کیا کرتے ہو....؟"

"مشرق وسطیٰ سے حشیش لاتا ہوں....!"

"خطرناک کام ہے....!"

ناشتے کی میز پر اس نے عبدالمنان کو اپنی کہانی سنائی تھی اور وہ سر ہلا کر بولا تھا ہو سکتا ہے وہ

کالا آدمی کوئی شہزادہ ہو..... بہتیرے افریقی شہزادے گمنامی میں عیاشی کرنے یورپ آتے ہیں۔!"

"جہنم میں جائے..... میں تو اب موریلی سے نپٹنا چاہتی ہوں۔!"

"وہ آخر فرانسیا میں کیوں چھپا بیٹھا ہے۔!"

"فرانسیا میں کوئی غیر یورپین داخل نہیں ہو سکتا..... اس لئے ہو سکتا ہے وہ کالا آدمی اتنا ہی خطرناک ہو کہ اسے فرانسیا کا رخ کرنا پڑا ہو۔!"

"ہاں..... یہ ہو سکتا ہے..... لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔!"

"وہ کیا.....؟"

"جب موریلی کے اپنے آدمی موجود تھے تو پھر اس نے تمہاری خدمات کیوں حاصل کیں۔!"

"اس لئے کہ معاملہ ایک عورت نے نیلی کا تھا اس سے میں نے تنہا نپٹ لیا تھا جب یہ معلوم ہوا کہ اجنبی گارڈو اب ان دونوں کا میزبان بن گیا ہے۔ تو مجھے کچھ سخت قسم کے لوگوں کا انتظام کرنا پڑا تھا اور اب یہ سوچ رہی ہوں کہ گارڈو بہت سخت ہے..... وہ چاروں واپس نہیں آئے..... اب سوچتی ہوں۔ کہیں گارڈو ہی بھیڑیوں کا سربراہ نہ ہو۔!"

"ہو سکتا ہے.....!" عبدالمنان سر ہلا کر بولا۔ "تائب ہو جانے والے بعض اوقات کسی خاص مقصد کے تحت اپنی توبہ کی پبلسٹی کراتے ہیں۔!"

"اگر یہ بات ہے تو میں خطرے میں ہوں..... موریلی کو تو ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔!"

"اگر تم بھیڑیوں کی وجہ سے پریشان ہو تو مجھے اس پر غور کرنا پڑے گا کہ تمہاری پیش کش قبول کرلوں۔!"

"میں نہیں سمجھی۔!"

"یہیں تمہارے پاس آجاؤں.....!"

"مجھے بے حد مسرت ہوگی..... لیکن لکڑی کی ٹامی گن یا چاقو سے کام نہیں چلے گا۔!"

"ابھی تک تو میرا کام یونہی چلتا رہا ہے۔!"



جینی گارڈو کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں اور وہ مسلسل ٹہلے جا رہا تھا۔

"بھائی گارڈو تم بتاتے کیوں نہیں کیا قصہ ہے۔!" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اگر جان کی بازی لگانی ہو تو مجھے مت بھولنا.... میں تمہارے لئے شیر کے منہ میں بھی ہاتھ ڈال سکتا ہوں۔!"

"کاش وہ کوئی مرد ہوتا۔!" گارڈو ٹہلتے ٹہلتے رک کر بولا۔

"کس کی بات کر رہے ہو....؟"

"اسی کتیا نینا کی.... فے نیلی کو اس نے بُری طرح زخمی کر دیا ہے۔!"

"میری وجہ سے اس نیک دل عورت نے بڑی تکلیف اٹھائی ہے۔ آخر میں اس کے لئے کیا کروں۔!"

"کیا تم سچ مچ پرنس ہو....؟"

"نہیں بھائی گارڈو.... میں پرنس نہیں ہوں۔!"

"تمہارا ساتھی کہاں گیا....؟"

"ظاہر ہے کہ وہ قالینوں کے بزنس کے لئے یہاں آیا تھا۔!"

"تم کیا کرتے ہو....!"

"ہم دونوں ایک ہی فرم میں ملازم ہیں۔!"

سلویا خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔ دفعتاً بول پڑی۔ "اس نشان کا کیا ردعمل رہا جو میں نے ان کی گاڑی میں بنایا تھا۔!"

"تم نے دوسری دشواری میں ڈال دیا ہے سلویا۔!"

"دشواری میں ڈال دیا ہے۔!"

"ہاں... یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ میں بھی اب اسی خون خوار گروہ سے تعلق رکھتا ہوں۔!"

"خدایا....!" وہ اچھل پڑی۔ "اس کا تو دھیان ہی نہیں آیا تھا مجھے۔!"

"لیکن میرا خیال ہے کہ شائد یہ بات نینا سے آگے نہ بڑھے وہ کسی سے بھی اعتراف نہیں کرے گی کہ اس کے آدمی مجھ پر چڑھائی کرنے گئے تھے میں نے اس پیشے سے علیحدگی ضرور اختیار کرلی ہے لیکن میرے دوست اب بھی اسی میدان کے کھلاڑی ہیں۔!"

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس سے فے نیلی کا انتقام کیسے لیا جائے۔!" جوزف بولا۔

"تم ایک عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔!" سلویا نے گارڈو سے کہا۔ "لیکن میں تو اس سے نپٹ سکتی ہوں۔!"

"نہیں....!اس کی ضرورت نہیں.... میں خود دیکھ لوں گا۔!"

اسی گفتگو کے دوران میں جیمسن آ گیا۔ جوزف کی زبانی نے نیلی کا حال سن کر اس نے بھی یہی کہا تھا کہ اس سلسلے میں ضرور کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے۔ پھر وہ گارڈو سے کیمبرٹی باؤل کا پتا پوچھنے لگا تھا۔

"کیوں.... تم کیا کرو گے....؟" چینی گارڈو نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو میں یہ دیکھوں گا کہ نینا کی عمر کیا ہے۔!"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو.... اور فی الحال گھر ہی تک محدود رہنے کی کوشش کرو۔!"

"مجھے وہ لوگ نہ پہچان سکیں گے البتہ جوزف بھی ساتھ ہو تو شاید دونوں ہی مارے جائیں۔!"

"ڈاڑھی کے بغیر بھی مارا جاؤں گا۔!" جوزف نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

بات وہیں ختم ہو گئی تھی اور دونوں اپنے رہائشی کمرے میں آئے تھے۔

"کیا خبر لائے ہو....؟" جوزف نے آہستہ سے پوچھا۔

"تمہارے باس کو کیمبرٹی باؤل میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔!"

"پہنچ گئے وہاں تک۔!" جوزف خوش ہو کر بولا۔

"وہ تو شائد نینا کے معدے تک پہنچ گئے ہیں۔!"

"کیا مطلب....؟"

"دونوں اس طرح ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جیسے برسوں کی جان پہچان ہو۔!"

"باس سے تو پتھر بھی بولنے لگتے ہیں۔!"

"بس بس....!زیادہ بکواس مت کرو.... ہم یہاں جھک مار رہے ہیں۔!"

"تم سے بات ہوئی تھی....؟"

"ہوئی تھی....!لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ہدایت پر عمل درآمد کیسے ہو۔!"

"کیسی ہدایت؟ مجھے بھی بتاؤ۔!"

"انہوں نے کہا ہے کہ چینی گارڈو کو یہ مکان خالی کر کے کہیں اور چلے جانا چاہئے وہ خطرے میں ہے۔!"

"باس نے کہا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا۔!"

"لیکن میں اسے یہ مشورہ کیسے دوں... وہ مجھ سے پوچھے گا کہ میں اس نتیجے پر کیوں کر پہنچا۔!"

"ہاں....! یہ بات تو ہے...! ہم تو یہاں کی سڑکوں اور گلیوں تک سے واقف نہیں ہیں۔!"

"اگر گارڈو پر کوئی بڑی مصیبت آئی تو ہم بھی اس سے متاثر ہوں گے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ مصیبت بھی اس پر ہماری ہی وجہ سے آئے گی۔!"

"واقعی اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے لہٰذا تھیلے سے نکالو میری بوتلیں....!"

"بوتلوں میں گھس کر غور کرو گے۔!" جیمسن پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔

"میری عقل بوتل میں رہتی ہے۔!"

جیمسن نے تھیلے سے تین بوتلیں نکال کر میز پر رکھ دیں۔

"اب میں تمہیں کوئی اچھی سی تدبیر بتانے کی کوشش کروں گا۔!"

"تم تدبیر بتانے کی کوشش کرو گے....!" جیمسن نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں.... ہاں.... تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔!"

جوزف نے دو بوتلیں احتیاط سے اپنے تھیلے میں رکھ دی تھیں اور تیسری بوتل لے کر پھر نشست کے کمرے میں آ گیا تھا۔

"آؤ.... کچھ دیر شغل رہے....!" اس نے گارڈو سے کہا۔

اور پھر اسی شغل کے دوران میں جوزف نے "بھیڑیوں" کا ذکر چھیڑ دیا۔

"تم کہتے ہو کہ انہیں کوئی نہیں جانتا۔!"

"ہاں....! وہ ابھی تک پہچانے نہیں جا سکے.... ان کا ایک آدمی بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔!" گارڈو نے طویل سانس لے کر کہا۔

"تب تو پھر تمہارے لئے بہت بڑا خطرہ موجود ہے۔ انہیں ضرور علم ہو جائے گا کہ کسی نے ان کا نشان استعمال کیا ہے۔!"

"میں بھی تو یہی سوچتا رہا ہوں۔!"

"یہ اچھی بات ہے کہ نینا تمہیں اس گروہ سے متعلق سمجھ کر تم سے مرعوب ہو سکتی ہے لیکن اگر ان لوگوں نے تمہیں گھیر لیا تو کیا کرو گے۔!"

"تم تو وہی سب کچھ کہہ رہے ہو جو میں سوچ رہا ہوں۔ ذہین آدمی معلوم ہوتے ہو۔!"

"ایسا نہ ہوتا تو اس بے وقوف ایرانی کا باڈی گارڈ بنا کر کیوں بھیجا جاتا۔ بہر حال مجھے ان بچیوں کی وجہ سے تشویش ہے۔!"

"تمہاری تشویش درست ہے۔ میں بھی انہیں کے متعلق سوچ رہا ہوں۔!"

"تو پھر کیوں نہ انہیں کسی محفوظ جگہ بھجوا دو۔!"

"سلویا میرے بغیر نہیں رہے گی۔!"

"اچھا تو پھر ہم سبھی کسی محفوظ مقام پر چلے چلتے ہیں۔!"

"میدان چھوڑ کر بھاگتے ہوئے مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا.... میں بہر حال جینی گارڈ ہوں۔!"

"بچیوں کا تحفظ ضروری ہے.... کیا تمہاری انا ان سے زیادہ قیمتی ہے۔!"

"ہرگز نہیں....! میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔!"

"تب پھر یہاں سے نکل چلنے کی تیاری کرو۔ کوئی محفوظ جگہ ہو گی ہی تمہارے ذہن میں۔!"

"بہتیری ہیں۔!"

بات طے ہو گئی تھی اور جوزف نے جیمسن کو اپنی کامیابی کی اطلاع دیتے ہوئے کہا تھا۔ "بس ایک غلط بات کہہ دی تھی میں نے.... اس کی بھی اطلاع دے دوں تمہیں۔!"

"کیا بات تھی....؟"

"میں نے تمہیں بیوقوف ایرانی کہا تھا۔ حالانکہ تم نہ ایرانی ہو اور نہ بیوقوف....!"

"لڑکیوں کے سامنے کہا تھا۔!" جیمسن آنکھیں نکال کر بولا۔

"نہیں....! ہم دونوں تنہا تھے۔!"

"تب تو ٹھیک ہے....!"

"بہر حال....! وہ تیاری کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ہم یہاں سے کہیں اور چلے جائیں گے۔ میری بوتل ختم ہو گئی اس چکر میں لہٰذا کل چار لانا۔!"



نینا اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا تھا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ سائرو کے پرانے ساتھیوں سے بھی اس نے اس کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی تھی۔ لیکن

ان میں سے کوئی بھی الجزائری عبدالمنان کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا۔ انہوں نے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

کہیں یہ کوئی سرکاری آدمی نہ ہو.... نینا نے سوچا.... لیکن پھر خیال آیا کہ اگر یہ کوئی سرکاری آدمی ہوتا تو کم از کم ان چاروں کو قتل نہ کرنے دیتا۔ تو پھر اس کا بھید کیسے کھلے۔ عبدالمنان قریب ہی بیٹھا چیونگم سے شغل کر رہا تھا اور وہ بھی کسی گہری سوچ میں معلوم ہوتا تھا۔

دفعتاً کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ....!" نینا نے اونچی آواز میں کہا۔

اسی کا ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا اور ایک طرف مودبانہ کھڑا ہو گیا۔

"کیا خبر ہے....؟" نینا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں تو اب کوئی بھی نہیں ہے سی نور....!" اس نے کہا۔ "وہ لوگ شاید مکان ہی خالی کر گئے ہیں۔!"

"تم نے پڑوسیوں سے کیا معلومات حاصل کی ہیں۔!"

"سب نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے ہیں۔!"

"جاؤ معلوم کرو.... ضروری نہیں کہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو۔!"

"بہت اچھا سی نیور....!"

وہ چلا گیا اور نینا نے عبدالمنان سے کہا۔ "جینی گارڈو اپنے لوگوں سمیت غائب ہو گیا۔!"

"اوہو.... تب تو تمہارا یہ خیال درست بھی ہو سکتا ہے۔!"

"کون سا خیال....!"

"یہی کہ جینی گارڈو کا تعلق بھیڑیوں سے بھی ہو سکتا ہے۔!"

"ضروری نہیں ہے۔!"

"بالکل ضروری ہے.... اپنے آدمیوں کی گاڑی میں بھیڑیوں کا نشان دیکھ کر تم اسی نتیجے پر پہنچو گی کہ گارڈو بھی انہی سے تعلق رکھتا ہے۔!"

"سامنے کی بات ہے۔!"

"لہٰذا وہ غائب ہو گیا اور اب شاید وہ تمہاری زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دینے کی کوشش

کرے۔ تم کسی کو بھی نہ بتا سکو کہ تم کم از کم ان میں سے ایک آدمی کو جانتی ہو۔!"

"تم بہت جلد نتائج اخذ کر لیتے ہو۔!"

"اگر میرا ذہن ایسا نہ ہوتا تو کبھی کا مارا جا چکا ہوتا۔ لیکن مجھے ان بھیڑیوں کا تجربہ نہیں۔ ان کی تنظیم زیادہ پرانی تو نہیں معلوم ہوتی۔!"

"ایک سال سے زیادہ عمر نہیں ہے لیکن پولیس کو ایک سال ایک صدی معلوم ہونے لگا ہے۔!"

"اچھا تو اب تم میرے ایک مشورے پر عمل کرو۔!"

"کہو....! کیا کہنا چاہتے ہو....؟"

"تم بھی غائب ہو جاؤ.... کیوں کہ دو طرفہ چوٹ پڑنے کا امکان ہے۔ موریلی کے بارے میں تم نے بتایا تھا کہ مقامی پولیس کے سربراہ سے اس کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔!"

"ہاں کرنل فرنانڈو اس کے گہرے دوستوں میں سے ہے۔!"

"تب پھر ان چاروں لاشوں کو بھی ہر وقت ذہن میں رکھو....!"

"لیکن میں کس طرح غائب ہو سکتی ہوں۔!"

"کیا یہاں کوئی ایسا نہیں ہے جو کچھ دنوں کے لئے تمہارا کاروبار سنبھال لے۔!"

"کاروبار کی بات نہیں ہے.... وہ تو میری عدم موجودگی میں بھی چلتا رہے گا سوال یہ ہے کہ غائب کہاں ہو جاؤں۔!"

"ہم موریلی سے قریب ہی رہنے کی کوشش کیوں نہ کریں۔!"

"تم تو فرانسیا میں داخل ہی نہ ہو سکو گے۔!"

"مجھے کون روک سکے گا۔!"

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔ غیر یوروپی باشندے وہاں نہیں داخل ہو سکتے۔ وہ ایک قدامت پسند انگریز کی ملکیت ہے۔!"

"وہ لوگ مجھے غیر یوروپی قرار نہیں دے سکیں گے۔!"

"بھلا کس طرح....؟ تم تو دور سے بھی یوروپین نہیں معلوم ہوتے۔!"

"سی نیورا.... میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہتیرے پیشوں سے منسلک رہا ہوں۔ میں جب چاہوں یوروپین بن سکتا ہوں۔ تمہاری بھی ایسی شکل تبدیل کردوں کہ قریب کے لوگ بھی

۔ پہچان سکیں۔!"

"پہلے خود یوروپین بن کر دکھاؤ.... پھر میں اپنی بھی شکل تبدیل کرالوں گی۔!"

"اچھا تو اب میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے بعد ملوں گا۔!"

"جیسی تمہاری مرضی۔" نینا ہنس کر بولی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ویسے بھی آدمی دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ صرف تین گھنٹے سویا تھا اور سر پر سوار ہو گیا تھا۔ اس کی سلامتی کی اسے بہت فکر تھی۔ ویسے اس کے مشورے معقول ہی معلوم ہوتے ہیں وہ سچ مچ خطرے میں ہے۔ دو طرفہ خطرات.... آج وہ شراب خانے والے حصے میں نہیں گئی تھی۔ اچھی طرح جانتی تھی کہ کوئی نہ کوئی اس کی فکر میں ضرور ہو گا۔!

وہ آدھے گھنٹے سے پہلے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور وہ اسے دیکھ کر چونک پڑی تھی۔

"تت.... تم....!" وہ ہکلائی۔

"ہاں.... سی نورا....!" اس بار اس کا لہجہ بالکل اطالویوں کا سا تھا۔

"میں نے پہلے تمہیں کہاں دیکھا ہے۔ کہیں یہ شکل نظروں سے ضرور گزری ہے۔!" وہ مضطربانہ انداز میں بولی۔ "نہیں....! یہ ناممکن ہے۔!"

"میں نہیں سمجھا تم کیا کہنا چاہتی ہو۔!"

"تت.... تم سائرد کے چھوٹے بھائی معلوم ہوتے ہو۔!"

"چلو یہ بھی اچھا ہی ہوا.... لیکن میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔!"

"وہ مشرق بعید میں ہے.... اور کہیں تم نے اس کی تصویر تو نہیں دیکھی۔!"

"ہرگز نہیں....! میری دانست میں یہ روائتی قسم کا ایک اطالوی چہرہ ہے۔!"

"بہر حال میں تمہارے اس کمال کی بھی معترف ہوں۔!"

ٹھیک اسی وقت پھر کسی نے دروازے پر دستک دی اور عمران تیزی سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ نینا متحیرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھتی رہی تھی پھر چونک کر بولی۔ "آجاؤ۔!"

ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"کرنل فرنانڈو کا ایک آدمی آپ کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہہ دیا

کہ آپ تین دن سے یہاں نہیں ہیں۔!"

"ہوں....!" وہ پر تفکر لہجے میں بولی۔"اس نے یہ بھی معلوم کرنا چاہا ہوگا کہ میں کہاں مل سکوں گی۔!"

"جنیوا میں....!" وہ مسکرایا۔

"تم نے اپنے انداز سے یہ تو نہیں ظاہر ہونے دیا کہ جھوٹ بول رہے ہو۔!"

"نہیں.... سی نورا.... آپ جانتی ہی ہیں کہ میں پیدائشی اداکار ہوں۔!"

"مجھے تمہاری اس صلاحیت پر اعتماد ہے۔ میں سچ مچ جنیوا جارہی ہوں لیکن تم لوگ میرے وہاں کے پتے سے واقف نہیں ہو۔!"

"بہت بہتر.... سی نورا....!"

"مجھے یقین ہے کہ میری عدم موجودگی میں یہاں سارے معاملات ٹھیک رہیں گے۔!"

"آپ اس کی فکر نہ کریں سی نورا۔!"

"شکریہ.... بس جاؤ....!"

وہ چلا گیا.... اور نینا پھر اسی دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس سے عبدالمنان گزر کر دوسرے کمرے میں گیا تھا۔

پھر وہ خود بھی اٹھ کر اسی دروازے میں داخل ہوگئی تھی۔ عبدالمنان ایک آرام کرسی پر نیم دراز نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی کتاب تھی۔ نینا اس طرح کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ اسے علم ہو جائے.... وہ چونک کر مڑا اور کتاب کو میز پر ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا یہ خیال بھی درست نکلا....!" نینا ہنس کر بولی۔

"کون سا خیال....؟"

"فرنانڈو کا آدمی میرے سلسلے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ اس سے کہہ دیا گیا ہے کہ میں تین دن سے یہاں نہیں ہوں۔!"

"یہ تو بہت اچھا ہوا.... اب ہم یہاں سے نکل ہی چلیں تو بہتر ہوگا۔ لیکن اگر میں سائرد کے بھائی کے میک اپ میں ہوں تو مجھے کوئی دوسری شکل اختیار کرنی چاہئے۔!"

"میں بھی یہی کہنا چاہتی تھی۔ لیکن ہم جائیں گے کہاں۔!"

"کیوں نہ فرانسیا میں قیام کریں۔ مجھے موریلی سے کچھ ضد سی ہو گئی ہے۔!"

"تو تم کیا کرو گے۔!"

"جس سے ضد ہو جاتی ہے اسے مار ڈالتا ہوں۔ میری بہت پرانی عادت ہے۔!"

"میں تیار ہوں.... لیکن اسے فراموش نہ کرنا کہ وہ مقامی پولیس کے سربراہ کرنل فرنانڈو کے خاص دوستوں میں سے ہے۔!"

"جب میں کسی کام کا تہیہ کر لیتا ہوں تو یہ نہیں دیکھتا کہ کن دشواریوں سے گزرنا پڑے گا اور میرے لئے تو پولیس ہمیشہ سے کھلونا رہی ہے۔!"

"بہت بڑے بڑے دعوے نہ کرو....!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"دعوے بے بس قسم کے لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں تو عملی آدمی ہوں تم دیکھ ہی لوگی۔!"

نینا نے میک اپ کے بعد اپنی شکل دیکھی اور مسکرا کر بولی۔ "نہ صرف شکل بدل گئی ہے بلکہ تم نے تو میری عمر بھی خاصی کم کر دی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ میں تیس سال کی ہوں۔!"

"بیس سال سے زیادہ کی نہیں معلوم ہوتیں۔!" عبدالمنان بولا۔ "لہٰذا اب مجھے اپنی عمر میں بھی ڈنڈی مارنی پڑے گی۔!"

ایک گھنٹے بعد وہ عقبی دروازے سے باہر نکلے تھے اور نینا کی تجویز کے مطابق پیدل ہی ایک ڈیپارٹمنٹل اسٹور کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ وہاں انہوں نے دو سوٹ کیس اور روز مرہ کے استعمال کی چیزیں جن میں کچھ ملبوسات بھی شامل تھے خریدے۔!

ایک شادی شدہ جوڑے کی حیثیت سے انہوں نے فرانسیا میں دو کمروں کا ایک سوٹ حاصل کیا تھا۔! لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ان کی مایوسی کی حد نہ رہی جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ موریلی کمرہ چھوڑ کر کہیں جا چکا ہے۔!

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔!" نینا ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"پرواہ نہ کرو.... فی الحال تمہیں خود کو فرنانڈو کے آدمیوں سے دور رکھنا ہے۔!"

"ہاں.... کیا حرج ہے۔!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی اور عبدالمنان گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تم نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا جو نام لکھوایا ہے مجھے پسند آیا میں اب تمہیں وہی کہوں

لی۔!"

"کیا البرٹو سنالینی ایسا ہی نام ہے۔!"

"یقیناً.... البرٹو میں بڑی مردانگی پائی جاتی ہے۔!" نینا ہنس کر بولی۔

تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر یک بیک چونک پڑی اور اس کی طرف اس طرح دیکھنے لگی جیسے خود اسی سے کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو۔!

"ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔!" اس نے کہا۔

عبدالمنان پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

نینا پر تفکر لہجے میں بولی۔ "جب وہ میرے سلسلے میں فرنانڈو سے مدد لے سکتا ہے تو پھر ان دونوں کالے آدمیوں کے لئے مجھ سے کیوں بات کی تھی۔!"

"بہت دیر سے تمہیں اس کا خیال آیا۔ حالانکہ میں پہلے ہی معاملے کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔!"

"تم کیا سمجھے ہو۔!"

"میری دانست میں تو یہ ڈانو موریلی دوہری زندگی گزار رہا ہے۔ اگر وہ ان کالوں کے سلسلے میں فرنانڈو سے مدد کا خواہاں ہوتا تو اس کی دوسری حیثیت فرنانڈو کے سامنے آجاتی جسے وہ بہرحال ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔!"

"یہی بات ہو سکتی ہے ورنہ ایک معاملے میں ہم جیسے لوگوں سے رابطہ رکھنا اور دوسرے معاملے میں پولیس تک جا پہنچنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔!"

"اب اگر تم اس کی دوسری حیثیت سے پردہ اٹھا سکو تو فرنانڈو سے بھی محفوظ رہ سکو گی۔ ظاہر ہے کہ اپنے چار ساتھیوں کی لاشیں ملنے کے بعد ہی اس نے فرنانڈو سے رابطہ قائم کیا ہو گا۔"

"تم اگر نہ ملتے تو یا تو میں ختم کر دی گئی ہوتی یا کسی بہت بڑی دشواری میں پڑی ہوتی۔ اوہ بس ختم بھی کرو.... جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا.... روم سروس کو فون کر کے پینے کے لئے کچھ منگواؤ.... میں بڑی تھکن محسوس کر رہی ہوں۔!"

"کیا پیؤ گی....؟"

"اسکاچ....!"

عبدالمنان نے اس کے لئے اسکاچ اور اپنے لئے کولڈ کافی طلب کی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی مشروبات لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اس نے میز پر ٹرے رکھ دی اور "سی" کر کے فرش پر بیٹھتی ہوئی اپنا پیر سہلانے لگی تھی۔

"کیا ہوا.....؟" نینا نے پوچھا۔

"پنجہ مڑ گیا تھا سی نورا.....!" لڑکی کراہ کر بولی۔ پھر وہ اٹھی..... اور لنگڑاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عبدالمنان عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ جب وہ دروازہ بند کر کے چلی گئی تو نینا نے پوچھا۔

"کیا اس کی لنگڑاہٹ بہت دلکش تھی.....؟"

"نہیں.. تکلیف سے اس کے چہرے کی بناوٹ میں عجیب سی تبدیلی ہوئی تھی۔" اس نے کہا۔

پھر وہ تیزی سے اٹھا اور ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا میز کے قریب گھٹنوں کے بل جا بیٹھا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس نے میز کی تہہ سے کوئی چیز نکالی تھی اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا اپنی کرسی پر واپس چلا گیا تھا۔

نینا اس چیز کو حیرت سے گھورے جا رہی تھی۔ یہ ایک الیکٹرونک بگ تھا عبدالمنان نے جیب سے قلم تراش چاقو نکالا اور بگ کا ایک اسکریو ڈھیلا کرنے لگا تھا۔ دو منٹ کے اندر ہی اس نے اسے ناکارہ کر کے پھر میز کے نیچے لگا دیا۔

"اب ہم اطمینان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔!" عبدالمنان مسکرا کر بولا۔

"تم عقابی نظریں بھی رکھتے ہو۔ میں نے تو لڑکی کے بیان پر یقین کر لیا تھا۔!" نینا نے طویل سانس لے کر کہا۔

عبدالمنان نے کولڈ کافی کا جگ اٹھایا اور ہلکی ہلکی چسکیاں لینے لگا۔

"تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم پہچان لئے گئے۔ ورنہ لڑکی یہ حرکت کیوں کرتی۔!" نینا کچھ دیر بعد بولی۔

عبدالمنان کچھ نہ بولا وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "کچھ اور بات معلوم ہوتی ہے۔ ہم پہچانے نہیں گئے..... ٹھہرو..... ابھی معلوم ہو جاتا ہے..... اگر وہی لڑکی ہاتھ لگ گئی۔!"

اس نے پھر روم سروس کو فون پر مخاطب کر کے کہا۔ "سوٹ نمبر چونسٹھ میں ایسپرین کی

چند ٹکیاں بھی بھجوادو۔!"

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی اور اندر آنے کی اجازت ملنے پر پھر وہی لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ نینا کی طرف بڑھی تھی اور عبدالمنان نے دروازہ بولٹ کر دیا تھا۔ نینا کو ایسپرین دے کر وہ واپسی کے لئے مڑی تو عبدالمنان کو پستول لئے دروازہ کے قریب کھڑے دیکھا۔ اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ بھی کیا تھا۔ لڑکی بت بنی کھڑی رہی۔

"اگر تم چیخو گی بھی تو تمہاری آواز باہر نہیں جاسکے گی کیونکہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف معلوم ہوتا ہے۔!"

"ہاں... یہ کک.... کمرہ ساؤنڈ پروف ہے.... لیکن تم نے پستول کیوں نکال لیا ہے سی نور؟ غالباً یہ سوٹ نمبر چونسٹھ ہے۔!" لڑکی بولی۔

"بہت خوب.... اس طرح کسے اطلاع دے رہی ہو کہ سوٹ نمبر چونسٹھ میں کوئی تمہیں پستول دکھارہا ہے۔!"

لڑکی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور وہ پھر بت بن کر رہ گئی۔

"کسی کی آمد کا انتظار نہ کرو.... تمہاری آواز کسی ایئر فون تک ہر گز نہ پہنچ سکی ہوگی.... تمہارے لگائے ہوئے آپریٹس کو میں پہلے ہی بیکار کر چکا ہوں.... وہ سفاک سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

لڑکی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور تھوک نگل کر رہ گئی۔

نینا ہاتھ میں گلاس لئے اٹھ کر اس کے قریب آکھڑی ہوئی تھی۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "اس حرکت پر تمہیں عمر قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ سرکاری آدمیوں کی ٹوہ میں رہنا ایسا ہی جرم ہے۔!"

"سس.... سرکاری....!" وہ ہکلائی۔

"تمہیں کس نے اس حرکت پر آمادہ کیا تھا....؟"

"کرنل فرنانڈو کے ایک دوست نے۔!"

"وہ مردود کرنل فرنانڈو کے نام پر فراڈ کرتا پھر رہا ہے۔!" عبدالمنان نے نینا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"دیکھئے جناب....!اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔!" لڑکی بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "اس کی تمام تر ذمہ داری ہوٹل کے خانگی جاسوس پر ہے۔ اسی نے مجھ کو یہاں بگ لگانے کی ہدایت دی تھی۔!"

"اچھا.... ہم اسے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تم اس کی آمد تک یہیں ٹھہرو گی۔!" اس نے کہا اور نینا سے بولا۔ "اسے دوسرے کمرے میں بند کر دو۔!"

نینا اسے دھکیلتی ہوئی دوسرے کمرے میں لے گئی تھی۔ عبدالمنان نے فون پر خانگی جاسوس سے رابطہ قائم کر کے کہا۔ "سوٹ نمبر باسٹھ میں فوراً پہنچو....!"

"کیا بات ہے....؟"

"ایک چور پکڑا ہے.... تم لوگ اتنے غافل کیوں رہتے ہو۔!"

"ابھی آیا سی نور....!" دوسری طرف سے کہا گیا۔ عبدالمنان ریسیور رکھ کر کمرے سے راہداری میں نکل آیا اور اب وہ تیزی سے سوٹ نمبر باسٹھ کی طرف جارہا تھا۔ اس کے دروازے کے قریب رک کر دوسری طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ چوتھی منزل پر رکی تھی اور خانگی جاسوس چوتھی منزل کی راہداری میں داخل ہو کر سوٹ نمبر باسٹھ کی طرف بڑھا تھا۔

عبدالمنان بدستور منہ پھیرے کھڑا تھا جیسے ہی خانگی جاسوس اس کے قریب پہنچا وہ تیزی سے کھسک کر بالکل اس سے جالگا۔ کوٹ کی داہنی جیب سے ریوالور کی نال کا دباؤ اس کے پہلو پر ڈالتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "سوٹ نمبر چونسٹھ کی طرف.... پستول بے آواز ہے۔!"

خانگی جاسوس ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھے جارہا تھا۔

"چلو....!" وہ اسے دھکا دیتا ہوا بولا۔

اس طرح وہ اسے اپنے کمرے میں لایا تھا۔

"یہ... یہ... حرکت آپ کو مہنگی پڑے گی سی نور....!" خانگی جاسوس غصیلے لہجے میں بولا۔

"چلو....!" اس نے اسے دھکا دے کر دور ہٹا دیا اور جیب سے پستول نکال کر نینا سے بولا۔ "اسے بھی لاؤ....!"

"مجیشی....!" خانگی جاسوس اچھل پڑا۔ لڑکی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"لڑکی....!اب بتاؤ کیا بات تھی۔!" عبدالمنان نے مجیشی سے کہا۔

"تم اپنی زبان بند رکھو گی۔!" خانگی جاسوس بولا۔

"مجھے اس پر نہ مجبور کرو کہ پولیس اسٹیشن پر تم دونوں تھرڈ ڈگری کا شکار ہو جاؤ۔!" عبدالمنان غرایا۔

"میں نہیں سمجھا۔!"

"ابھی سمجھاتا ہوں۔ سکون سے اس کرسی پر بیٹھ جاؤ.... لڑکی تم بھی بیٹھو۔!" اس نے پستول کو جنبش دے کر کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو ہمیں دھمکا نہیں سکتے۔!" خانگی جاسوس آگے بڑھ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ مجیشی بدستور کھڑی رہی۔ عبدالمنان نے پھر اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی اور خانگی جاسوس سے بولا تھا۔ "مجھے موریلی سے متعلق پوچھ گچھ کرتے دیکھ کر تم نے میرے کمرے میں الیکٹرونک بگ لگوایا۔ کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔!"

خانگی جاسوس کچھ نہ بولا۔ وہ اسے گھورے جارہا تھا۔ عبدالمنان کہتا رہا۔ "موریلی نے غالباً تمہیں اس پر آمادہ کیا تھا کہ اگر کوئی اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہوا نظر آئے تو تم اس کی نگرانی شروع کردو۔ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ میں غلط نہیں کہہ رہا۔ اب تم بتاؤ کہ تم اسے کس پتے پر رپورٹ دو گے۔!"

"مم.... میں کچھ نہیں جانتا۔!"

"موریلی کو کب سے جانتے ہو....؟"

"میں کسی کو نہیں جانتا۔!"

"تو پھر یہ الیکٹرونک بگ....؟ میں تمہارا لائسنس اپنے دستخط سے بھی منسوخ کر سکتا ہوں۔ کیا تم سے فرنانڈو نے کہا تھا کہ وہ اس کا دوست ہے۔!"

"نن.... نہیں....!" خانگی جاسوس کی زبان سے غالباً غیر ارادی طور پر نکلا تھا۔

"تو پھر تم اس کے لئے کام کرنے پر کیوں تیار ہو گئے.... وہ کرنل فرنانڈو کا نام لے کر لوگوں کو ٹھگتا پھر رہا ہے۔!"

"مم.... میں کیا کروں.... جناب.... منیجر نے بھی اسے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ کرنل فرنانڈو کا دوست ہے۔!"

"کیا اس نے فرنانڈو سے اس کی تصدیق کی تھی....؟"

"میرا خیال ہے کہ نہیں کی تھی۔ میں آپ کو پوری کہانی سناتا ہوں جناب....؟" پھر خانگی جاسوس نے اپنی داستان چھیڑ دی تھی۔

"اب اس کی شامت ہی آگئی ہے۔!" عبدالمنان نے اس کے خاموش ہوتے ہی کہا۔ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "میں چاہوں تو ابھی تمہارا لائسنس منسوخ کر سکتا ہوں۔ لیکن ایسا نہیں کروں گا کیونکہ تم نے بھی دھوکا کھایا تھا۔ لو یہ میرا شناخت نامہ دیکھو....!" اس نے جیب سے ایک آئیڈنٹٹی کارڈ نکال کر خانگی جاسوس کی طرف اچھال دیا۔

خانگی جاسوس نے اسے ہاتھوں پر روک کر دیکھا تھا اور پھر اس قدر سراسیمہ نظر آنے لگا تھا جیسے شناختی کارڈ کی بجائے اپنی موت کا پروانہ دیکھ لیا ہو۔

"بلاشبہ آپ مجھے دفن کر سکتے ہیں سی نور۔!" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔!" عبدالمنان اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں سی نور....؟"

"بس اپنی زبان بند رکھو.... منیجر سے بھی میرے بارے میں کسی قسم کی گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں اور اس لڑکی کو بھی قابو میں رکھنا.... ورنہ میں نہیں جانتا کہ تم دونوں کہاں ہوگے۔ زبان بند رکھنے کو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر کرنل فرنانڈو اپنی فورس لے کر اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تو وہ پھر ہاتھ سے نکل جائے گا۔!"

"میں سمجھ گیا سی نیور....!"

"اب بتاؤ کہ تم اسے کس پتے پر مطلع کرتے۔!"

"مجھے کاغذ اور قلم دیجئے سی نور.... مجیشی نہیں جانتی اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اور آپ کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہونے پائے۔!"

"سمجھ دار آدمی معلوم ہوتے ہو۔!" عبدالمنان نے کہا اور اس کے لئے کاغذ اور قلم مہیا کر دیئے اس نے کچھ لکھ کر کاغذ عبدالمنان کی طرف بڑھا دیا تھا۔ اس نے اسے دیکھا اور تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"اور تم اپنا بگ بھی نکال لے جاؤ۔!" عبدالمنان نے مجیشی سے کہا۔

جب وہ دونوں کمرے سے جا رہے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر انہیں وارننگ دی تھی کہ وہ اپنی زبان بند رکھیں۔

نینا خاموش کھڑی رہی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات تھے۔ ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو۔

"ذرا میں بھی تو دیکھوں تمہارا شناخت نامہ۔!"

"تم کیا کرو گی دیکھ کر.... ایسے کئی شناخت نامے مع تصویر میرے بیگ میں پڑے رہتے ہیں۔ جہاں جیسی ضرورت ہوئی اس کے مطابق استعمال کر بیٹھا اور تم دیکھنا کہ کسی دن جیل میں ہوں گا۔!"

"میرا خیال ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو۔!"

"کھلی ہوئی بات ہے....!" عبدالمنان مسکرایا۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ تم ذہنی طور پر بھی اتنے پھرتیلے ہو گے۔!"

"پتا نہیں کب سے اس بزنس میں ہوں لیکن آج تک تو کوئی مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکا۔!"

"شناخت نامہ دکھاؤ....!"

"بور ہو جاؤ گی.... دیکھ کر.... لہٰذا.... نہ دیکھو تو بہتر ہے۔!"

"نہیں میں دیکھوں گی۔!"

"یہ لو....!" اس نے شناختی کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ اسے دیکھتی رہی پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "تمہارے ساتھ تو گردن ہی کٹ جائے گی۔ تم اس وقت مرکزی انٹیلی جنس بیورو کے ایک ذمہ دار آفیسر بنے ہوئے ہو۔!"

"ذرا دیکھنا.... ہے کوئی فرق مجھ میں اور تصویر میں۔!"

"انتہائی خطرناک آدمی معلوم ہوتے ہو۔!"

"لیکن میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ تم جب چاہو میرا ساتھ چھوڑ سکتی ہو۔!"

"ساتھ کیسے چھوڑ سکتی ہوں.... میری ہی وجہ سے تو تم اس بکھیڑے میں پڑے ہو۔ ہاں اس نے کیا لکھ کر دیا ہے تمہیں۔!"

عبدالمنان نے جیب سے پرچہ نکالا اور پڑھنے لگا۔ "اس نے مجھ کو صرف فون نمبر دیا تھا۔ چار

تین دو آٹھ سات.... لیکن میں نے اس جگہ کا پتہ لگالیا ہے۔ جہاں کا فون نمبر ہے چار تین بولسینا ڈسٹرکٹ کا نمبر ہے۔ دو آٹھ سات بولسینا جھیل کے قریبی قصبے لائی ٹربو کی ایک عمارت کا نمبر ہے۔ عمارت کا نام ہے راؤ لے دلا میں ایک بار پھر آپ کو اپنے پر خلوص تعاون کا یقین دلاتا ہوں سی نور۔!"

"تیز آدمی معلوم ہوتا ہے۔!" نینا طویل سانس لے کر بولی۔ "لیکن رابرٹو تمہارا تو جواب ہی نہیں ہے۔!"

"اب مجھے لائی ٹربو کے بارے میں بتاؤ۔!" عبدالمنان نے کہا۔

"یہاں سے سو کلومیٹر کے فاصلے پر لاگودی بولسینا واقع ہے۔ اسی کے کنارے لائی ٹربو نامی قصبہ آباد ہے۔ خوب صورت جگہ ہے۔ زیادہ تر مال دار لوگوں نے وہاں اپنی شاندار عمارتیں بنا رکھی ہیں۔ اس کے نواح کی سب سے اچھی تفریح گاہ ہے۔!"

"تو پھر اب ہمیں یہاں سے رخصت ہو جانا چاہئے لیکن یہ سوٹ ہمارے ہی نام پر انگیج رہے گا۔!"

"جیسی تمہاری مرضی.... تم میری زندگی میں ایک خوش گوار تبدیلی لائے ہو۔! برسوں سے بور ہو رہی تھی۔!"

"پہلی بار کسی سے ایسی بات سن رہا ہوں۔!"

"میں نہیں سمجھی۔!"

"مجھے سب احمق اور بور سمجھتے ہیں۔!"

"تم جھوٹے ہو.... یہ ناممکن ہے۔!"

"خصوصیت سے عورتیں مجھے پسند نہیں کرتیں۔!"

"صرف شریف عورتیں نہ کرتی ہوں گی۔!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بڑی لگاوٹ سے مسکرائی اور وہ پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔



"یہ ہمیں کہاں لے آیا!" جوزف چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "میرا تو دم گھٹ رہا ہے۔!"

جیمسن بھی خاموشی سے گرد و پیش کا جائزہ لے رہا تھا۔ چاروں طرف خالی کریٹ اور ڈرم بکھرے ہوئے تھے۔ غالباً کسی بہت بڑے گودام کا ایسا حصہ تھا جہاں صرف کاٹھ کباڑ بھرا رہتا تھا۔

عجیب سی ناگوار بو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور دن کو اتنا اندھیرا تھا کہ کیروسین لیمپ روشن کرنا پڑا تھا!

گارڈو نے لڑکیوں کو کسی رشتے دار کے گھر بھجوادیا تھا اور ان دونوں کو یہاں لے آیا تھا اور اس وقت موجود بھی نہیں تھا۔ یہ دونوں تنہا تھے۔

"کیا کہا تھا تم نے....؟" جیمسن نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

لیکن جوزف کچھ نہ بولا۔

"کیا بے ہوش ہوگئے....!"

"نہیں اب بالکل ٹھیک ہوں۔!"

"تمہارے باس کی عنایت ہے.... الٹے سیدھے مشورے دیتا رہتا ہے۔!"

"باس کو کچھ نہ کہو.... میرا مصرف ہی یہی ہے۔!"

"تمہارا ہوگا.... میری نفاست پسندی اجازت نہیں دے گی کہ یہاں دو چار گھنٹے سے زیادہ زندہ رہ سکوں.... اور پھر اب دشواری یہ آپڑی ہے کہ اس جگہ کی نشاندہی کیسے کروں گا۔ یہاں اس گندے علاقے میں شائد ہی کہیں فون بھی ہو۔!"

"صبر کرو....! گارڈو کو واپس آنے دو....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اس کی واپسی سے پہلے ہی میرا دم نکل جائے گا۔!"

"نکل جانے دو....!" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا اب تم اپنی چونچ بند رکھو مجھے کچھ سوچنے دو۔!"

پھر ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن گارڈو واپس نہیں آیا تھا۔

"پتہ نہیں اس بیچارے پر کیا گزری..!" جوزف بولا۔ "پچیس تیس منٹ کو کہہ کر گیا تھا۔!"

"اگر واقعی اس پر کچھ گزری ہے تو یہ ہمارا مقبرہ بن جائے گا۔ میں اس علاقے سے واقف نہیں ہوں۔!"

"میں سوچ رہا ہوں کہیں وہ ان لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ گیا ہو۔!"

"ہو سکتا ہے....!" جیمسن نے لاپرواہی سے کہا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔

"اگر وہ ایک گھنٹہ اور نہ آیا تو ہم یہاں سے نکل چلیں گے۔ کم از کم ان لوگوں کو اطلاع دینی

ہی چاہئے جن سے ہمارا رابطہ ہے۔!"

"تمہاری مرضی.... میں تو ہر وقت تیار ہوں....!" جوزف بولا۔

جیمسن کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پیروں کی چاپ سنائی دی۔ کوئی انہی کی طرف آرہا تھا.... اور پھر وہ کیروسین لیمپ کی روشنی میں آگیا۔ لیکن یہ گارڈو نہیں تھا۔

"گارڈو نے تمہیں بلایا ہے۔!" اجنبی نے کہا۔ "وہ خود نہیں آسکا۔!"

"کہاں ہے....؟" جیمسن نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک محفوظ مقام پر.... تم لوگ جلدی سے اپنا سامان اٹھالو.... وقت کم ہے۔!"

جوزف نے جیمسن سے پوچھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جیمسن نے اسے بتایا تھا جوزف کے چہرے پر پہلے تو تشویش کے سائے نظر آئے۔ پھر وہ سر ہلا کر بولا۔ "چلو....!"

گارڈو کی وین گودام کے باہر کھڑی تھی وہ دونوں پچھلے حصے میں بیٹھ گئے اور اجنبی نے اس کا دروازہ باہر سے مقفل کر دیا۔

"اب دیکھو....! مقدر کس کال کوٹھری میں لے جاتا ہے۔!" جیمسن برا سا منہ بنا کر بڑبڑایا۔

جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور تھیلے سے شراب کی بوتل نکال کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا۔

گاڑی کس سمت جارہی تھی انہیں اندازہ نہ ہوسکا.... رفتار بہت تیز تھی دفعتاً جیمسن نے اپنی ناک میں جلن سی محسوس کی اور پھر سانس بھی گھٹتی ہوئی سی محسوس کی تھی۔ جوزف نے بوتل میں کاگ لگا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ بالکل ایسا ہی محسوس ہوتا تھا جیسے نظر نہ آنے والا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں سمایا جارہا ہو۔!

"یہ کک.... کیا بلا ہے۔!" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا اور جیمسن کا گلا اس حد تک رندھ گیا تھا کہ وہ بول ہی نہ سکا۔ پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ سیٹ سے نیچے گر کر بے حس و حرکت ہوگئے تھے۔ آغاز سفر تو ان کے ہوش میں ہوا تھا لیکن ان کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہوسکا کہ کتنی مسافت طے کرنے کے بعد اس سفر کا اختتام ہوا تھا۔ جب ہوش آیا تو وہ کسی تکلیف دہ جگہ پر چت پڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں تھیں.... وہاں صرف وہی دونوں نہیں تھے گارڈو بھی ان کے قریب ہی اسی حالت میں پڑا ہوا تھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا۔!" وہ انہیں ہوش میں دیکھ کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مگر یہ ہوا کیسے....؟" جیمسن نے اس کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

"میں تم دونوں کو وہاں عارضی طور پر چھوڑ کر ایک خالی مکان کی کنجی حاصل کرنے نکلا تھا کہ انہوں نے مجھے ایک جگہ گھیر لیا۔ تم شائد نہیں جانتے کہ ہم سچ مچ بھیڑیوں کے چنگل میں پھنس گئے ہیں۔!"

"نہیں....!" جیمسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یقین کرو.... انہوں نے مجھ سے پہلا سوال یہی کیا تھا کہ میں نے نینا کے آدمیوں کو ٹھکانے لگا کر ان کا نشان کیوں استعمال کیا تھا۔ بہر حال انہوں نے مجھے ایسی دھمکی دی کہ مجبور ہو کر مجھے ان کو تمہارا پتہ بتا دینا پڑا۔!"

"کیسی دھمکی....؟" جیمسن نے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ میری بہنوں کو پکڑ لیں گے اگر میں نے تمہارا پتہ نہ بتایا۔ انہیں علم تھا کہ میں پورشیا اور سلویا کو کہاں چھوڑ آیا ہوں۔!"

"تم نے بہت اچھا کیا....!" جوزف پہلی بار بولا۔ "بچیوں پر آنچ آنے سے پہلے ہم خود ہی مر جانا پسند کرتے۔!"

" گارڈو خود کو کتنا بے بس محسوس کر رہا ہے۔ کاش اس سے پہلے وہ خود ہی مر گیا ہوتا۔ اپنے مہمانوں کی حفاظت نہ کر سکا۔!"

"تم اس کی بالکل پرواہ مت کرو....!" جوزف بولا۔ "اگر آسمان والے کو ہمیں زندہ رکھنا منظور ہے تو وہ ہر حال میں ہماری حفاظت کرے گا۔ لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر یہاں کے بھیڑیے ہم پردیسیوں سے کیا چاہتے ہیں۔!"

گارڈو کچھ نہ بولا۔ جیمسن بھی خاموش تھا۔

وہ غالباً کسی بڑے کمرے میں پڑے ہوئے تھے۔ بائیں جانب والی فرنچ ونڈو سے سرد ہوا کے جھونکے مسلسل چلے آرہے تھے۔ اور وہ دور پہاڑوں کے اوپر پھولنے والی خوش رنگ شفق کو دیکھ سکتے تھے۔ شائد یہ کسی عمارت کی اوپری منزل تھی۔ کہیں قریب ہی ابابیلوں کا کوئی شور مچاتا ہوا

جھنڈ بسیرا لے رہا تھا۔

"کیا تمہارا کوئی تیسرا ساتھی بھی ہے....!" دفعتاً گارڈو نے پوچھا۔

"ک.... کیا مطلب....؟" جیمسن ہکلایا۔

"تمہارے ہوش میں آنے سے قبل ایک بدہیت آدمی یہاں آیا تھا اور مجھ سے تمہارے تیسرے ساتھی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ میں نے لاعلمی ظاہر کی تو اس نے اس کی پہچان بتا کر پوچھ گچھ شروع کردی تھی۔"

"کیا پہچان بتائی تھی....؟" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"صورت سے بالکل بے وقوف معلوم ہوتا ہے۔!"

"صورت سے تو ہم دونوں ہی بے وقوف لگتے ہیں۔!" جیمسن نے کہا۔

"نہیں.... نہ وہ نیگرو ہے اور نہ تمہاری طرح دبلا پتلا....!"

"ہمارے بارے میں تم نے کیا بتایا....؟" جوزف نے سوال کیا۔

"تمہارے بارے میں اس کے علاوہ اور کیا جانتا ہوں کہ فے نیلی نے تمہیں میرے پاس اس لئے بھجوایا تھا کہ اس کے گاہک وہاں کسی نیگرو کی موجودگی پسند نہیں کرتے تھے۔!"

"بہر حال تم فکر نہ کرو....!" جیمسن بولا۔ "اب ان بھیڑیوں کا وقت قریب آگیا ہے۔!"

گارڈو نے قہقہہ لگایا تھا اس بات پر۔

"ہاں.... ہاں.... ہمیں خوش ہی رہنا چاہئے....!" جوزف نے کہا۔

"بس اب خاموش رہو....!" گارڈو نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔ "اگر تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے کہ یہاں تم لوگوں کی موجودگی کوئی خاص مقصد رکھتی ہے تو میں اس طرح مار نہ کھاتا۔ خود بھی ہوشیار رہتا اور تمہیں بھی مشورے دیتا۔!"

کوئی کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی چاپ سنائی دی۔ کسی نے کمرے میں آکر روشنی کی اور دروازے کے قریب سے انہیں دیکھتا رہا پھر وہ چلا گیا تھا۔

"یہ فریج ونڈو اب بند کردی جاتی تو بہتر تھا۔!" جیمسن بولا "میں سردی محسوس کر رہا ہوں۔!"

"آواز دو اپنے غلاموں کو آکر بند کردیں۔!" گارڈو زہریلی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"ارے کوئی ہے....؟" جیمسن نے احمقانہ انداز میں ہانک لگائی اور پھر حلق پھاڑ کر گانے لگا۔

"کیا پاگل ہو گئے ہو خاموش رہو....!" گارڈو نے زور سے کہا۔

"اسے بھوک لگ آئی ہو گی۔!" جوزف بولا۔ "جب تک کچھ کھانے کو نہ مل جائے اسی طرح حلق پھاڑتا رہے گا۔!"

دفعتاً دروازے کے قریب سے کسی نے للکارا.... "کیوں شور مچا رکھا ہے۔!"

"سنو پیارے بھائی...!" جیمسن گڑگڑایا۔ "میری ہتھ کڑیاں پیروں میں ڈال دو اور مجھے ایک گیٹار لادو....!"

للکارنے والا قریب آگیا۔ یہ ایک قوی الجثہ اور بدہیت آدمی تھا۔!

"تو تم دونوں بھی ہوش میں آگئے۔!" وہ انہیں گھورتا ہوا غرایا۔

"ہاں سی نور.... لیکن ہمارا یہ حشر کیوں....!" جیمسن بولا۔ "ہم تو گانے بجانے والے لوگ ہیں۔!"

"تمہارا نام جیمسن ہے.... تم کبھی ہپی ہوا کرتے تھے....اور یہ جوزف موگونڈا ہے۔!"

"درست ہے سی نور....!"

"عمران کہاں ہے....؟"

"ارے باپ رے.... سچ مچ مارے گئے....!" جیمسن کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو یہ کوئی چکر تھا۔ سن لیا تم نے کالے آدمی۔!"

"کیا بکواس کر رہے ہو....؟" جوزف غرایا۔

"تم چپ رہو.... میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ کوئی چکر ضرور ہے.... خواہ مخواہ ہمیں یورپ کی سیر کے لئے چھٹی نہیں دی گئی۔!"

وہ آدمی آگے بڑھا اور جیمسن کی گردن پکڑ کر اسے اٹھاتا ہوا بولا۔ "بتاؤ وہ کہاں ہے....؟"

"ہم دونوں تنہا آئے تھے ہم سے کہا گیا تھا کہ ہوائی مستقر پر کوئی ہمیں ریسیو کر کے کہیں لے جائے گا۔ لیکن وہ نامعلوم آدمی مستقر پر موجود نہیں تھا۔ مجبوراً ہمیں نفے نیلی کے بورڈنگ ہاؤز کا رخ کرنا پڑا۔ وہ ایک بہت نیک دل عورت ہے لیکن اس کے گاہکوں کو کالے آدمی کے قیام پر شدید اعتراض تھا۔ اس لئے اس نیک دل عورت نے ہمیں بھائی جینی گارڈو کے سپرد کر دیا۔!"

"تم نے اپنی ڈاڑھی کیوں صاف کر دی۔!" اچانک جوزف سے سوال کیا گیا۔

"یہ سب میرا مضحکہ اڑاتے تھے۔!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"پہلے بھی نہیں تھی ڈاڑھی۔!"

"میں احتجاج کرتا ہوں جناب....! جیمسن بول پڑا۔" آپ نے میری ڈارھی کی خیریت نہیں دریافت فرمائی۔!"

"میرا وقت ضائع نہ کرو.... میں عمران کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔!"

"مجھے جو کچھ معلوم تھا عرض کرچکا....!"

"تم دونوں یہاں کیوں آئے تھے....؟"

"یہاں آنے کا مشورہ تو مسٹر عمران ہی نے دیا تھا۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا تھا کہ ہم کس طرح نے نیلی کے بورڈنگ ہاوز تک پہنچے تھے۔ لیکن مقصد کا علم ابھی تک نہیں ہوسکا۔!"

"تم دونوں کو عنقریب پولیس کے حوالے کردیا جائے گا کیونکہ تم جعلی پاسپورٹ پر یہاں آئے ہو۔!"

"قطعی نہیں جناب ہمارے پاسپورٹ جعلی نہیں ہیں۔ جوزف کی ڈاڑھی دوبارہ اگ سکتی ہے۔!"

"اس صورت میں اگر تم نے کل صبح تک عمران کا پتہ نہ بتایا تو تمہارے جسموں کا ریشہ ریشہ الگ کردیا جائے گا۔!"

"اگر عمران سے اس طرح ہمیں نجات مل سکتی ہو تو ہمیں اس پر بے حد خوشی ہوگی۔!" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"کیا مطلب....؟"

"ہم اس کے لئے کام کرکے خوش نہیں ہوتے۔!" جیمسن نے کہا۔ گفتگو اطالوی میں ہو رہی تھی۔ ورنہ جوزف ضرور مداخلت کر بیٹھتا۔ بدہیت آدمی شائد ان دونوں سے اس حد تک واقف تھا کہ اس نے جوزف سے انگریزی ہی میں سوالات کئے تھے۔

"لیکن نہیں....!" جیمسن کہتا رہا۔ "مجھے صرف اپنے بارے میں یہ کہنا چاہئے.... جوزف تو اس کا زرخرید غلام ہے.... اس سے غداری نہیں کرے گا۔!"

بدہیت آدمی چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر دروازے کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ "تم میرے ساتھ آؤ....!" جیمسن نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر بائیں آنکھ دبائی تھی اور اٹھ

کے پیچھے ہو لیا تھا۔



وہ البرٹو سنالینی ہی بنا رہا اور نینا بیوی کی حیثیت سے اس کی ہم سفر رہی۔ قصبہ لائی ٹربو تک انہوں نے بس کے ذریعے سفر کیا تھا اور سر شام منزل مقصود تک پہنچ گئے تھے۔ یہ علاقہ نینا کا دیکھا بھالا ہوا تھا اس لئے قیام کے لئے ایک مناسب سی جگہ بھی مل گئی تھی۔ بڑا خوب صورت ماحول تھا اس علاقے کا جھیل کے گرد کی پہاڑیاں سرسبز و شاداب تھیں۔ جن پر جگہ جگہ صاف ستھری عمارتیں نظر آتی تھیں۔ جھیل کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے ہٹ بکھرے ہوئے تھے۔

"میں بہار کے موسم کا کچھ حصہ یہاں گزارتی ہوں۔!" نینا نے کہا۔

"کیا فائدہ ہوتا ہے اس سے....؟"

"بہت فائدہ ہوتا ہے۔ شہر کی مصروف زندگی سے کچھ دنوں کیلئے پیچھا چھوٹ جاتا ہے۔!"

"کیا کسی نے تمہیں شہر کی مصروف زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ مستقل طور پر یہیں رہا کرو۔!"

"تم کسی بات کا سیدھی طرح جواب دینا بھی جانتے ہو یا نہیں۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے۔!" وہ احمقانہ انداز میں بولا۔ "مجھے عورتوں سے گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں ہے۔!"

"میں سکھا دوں گی....!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"اب مجھے کیا کہنا چاہئے اس پر....!"

"میرا شکریہ ادا کرو....! سچ بتاؤ کبھی کسی سے محبت بھی کی ہے تم نے۔!"

"شادی ہی نہیں کی پھر محبت کیسے کرتا۔!"

"محبت کے لئے شادی تو ضروری نہیں ہے۔!"

"ہمارے یہاں جس سے شادی ہوتی ہے صرف اسی سے محبت کی جاسکتی ہے۔ کسی غیر عورت سے محبت کا تصور یہودی سازش کا نتیجہ ہے۔!"

"خدا کیلئے بات بات پر اپنا عرب ہونا مت جتاؤ...اب محبت بھی یہودی سازش کا نتیجہ ہو گئی۔!"

"بے شک.....! غیر عورت سے محبت کرنا یسوع مسیح کی تعلیم کے منافی تھا۔ یہودیوں نے محبت کی داستانیں گڑھیں اور جابجا گاتے پھرے۔ نوجوانوں کے ذہنوں پر ان کہانیوں کا نشہ طاری ہونے لگا اور وہ مسیح کے بندھنوں سے آزاد ہونے لگے۔!"

"بس بس..... بور مت کرو.....!" نینا ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "ہم کسی نیک کام کی نیت سے نہیں نکلے ہیں۔!"

"مجھے صرف اپنے چاقو سے محبت ہے جو میری راہ میں حائل ہونے والوں کا لہو چاٹ لیتا ہے۔!"

"یہ بھی غالباً مسیح کی تعلیم کا کوئی جزو ہوگا۔!" نینا نے طنزیہ کہا۔

"مسیح کا نام تو میں نے یہودیوں کی ضد میں لیا تھا۔ مجھے کسی سے بھی دلچسپی نہیں۔ میرا مذہب خنجر کی دھار ہے۔!"

"ابھی تک تو صرف ذہنی جنگ کے ماہر ثابت ہوئے ہو۔!"

"کبھی چاقو کے ہاتھ بھی دیکھ لینا۔!"

"اچھا سنو.....!" دفعتاً پر تفکر لہجے میں بولی۔ "کیا میرا ایک مشورہ قبول کرو گے۔!"

"ضرور..... ضرور.....!"

"اب البرٹو سنا لینی والا قصہ ختم کردو۔!"

"میں نہیں سمجھا۔!"

"اگر اس کی جان پہچان کا کوئی آدمی مل گیا تو تم دشواری میں پڑو گے۔ یہ ایک ایسی تفریح گاہ ہے جہاں زیادہ تر سرکاری آفیسر چھٹیاں گزارتے ہیں۔!"

"اگر ایسا ہے تو تم نے معقول مشورہ دیا ہے۔ اچھی بات ہے تو پھر وہی الجزائری عبدالمنان۔!"

"وہ تو اصلی شکل ہے نا تمہاری۔!"

"صد فیصد اصلی.....!"

"پتہ نہیں کیوں..... اصلی شکل سے بالکل احمق لگتے ہو۔!"

"حشیش کی تجارت نے صحت سے زیادہ چہرے پر اثر ڈالا ہے۔ بہر حال اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔!"

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔!" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"ڈانو موریلی کی تلاش میں۔!"

"اور تم خواہ مخواہ میرے لئے خطرے میں پڑے ہو....؟" نینا نے سوال کیا۔

"اس کا صحیح جواب میں ابھی نہیں دے سکوں گا۔ بہر حال تم خطرے میں تھیں۔ کیمبرلی باؤل میں بیٹھی رہ کر نقصان میں رہتیں۔!"

پھر وہ اس عمارت کی تلاش میں نکلے تھے جس کے بارے میں فرانسیا کے خانگی جاسوس سے معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ عبدالمنان نے اپنے میک اپ میں تبدیلی نہیں کی تھی۔ نینا نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس میک اپ کی وجہ سے زحمت میں پڑ سکتا ہے۔ جواب میں اس نے کہا تھا کہ فی الحال وہ میک اپ اس کے لئے ضروری ہے۔!"

پہاڑی پر بنی ہوئی الگ تھلگ عمارت بڑی شاندار تھی۔ پرانی وضع کی تھی لیکن اس میں کچھ جدید ترین تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ عمارت کے مقابل ایک ٹیلے پر پہنچ کر وہ رک گئے ایک فرنچ ونڈو بالکل ان کے سامنے تھی اور پوری طرح روشن نظر آ رہی تھی۔

"کیا اسی وقت کچھ کر گزرنے کا ارادہ ہے؟" نینا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"حالات پر منحصر ہے۔!" اس نے کہا اور تھیلے سے دوربین نکالی۔

"اس اندھیرے میں دوربین کیوں نکالی ہے۔!"

"ذرا روشن کھڑکیوں کا جائزہ لوں گا۔ اس فرنچ ونڈو میں کچھ لوگ نظر آ رہے ہیں۔!" اس نے کہتے ہوئے دوربین آنکھوں سے لگائی اور دوسرے ہی لمحے میں بولا۔ "واہ.... وہاں تو تین آدمی فرش پر چت پڑے ہوئے ہیں۔ خوب خوب ایک سیاہ فام بھی ہے۔!"

"مجھے دینا....!" نینا نے مضطربانہ انداز میں دوربین پر ہاتھ ڈال دیا.... اب وہ فرنچ ونڈو کی طرف دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً بول اٹھی۔ "اوہ....! موریلی.... وہ کمرے میں داخل ہوا ہے۔ بے شک ان میں سے ایک سیاہ فام آدمی معلوم ہوتا ہے۔ شائد وہ دونوں اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ مگر تیسرا کون ہے۔!"

اس نے دوبارہ دوربین اسے پکڑا دی۔

"اوہ.... تو یہ ہے موریلی.... خاصی خوف ناک صورت والا ہے۔!"

"پتہ نہیں ان لوگوں کا کیا چکر ہے۔!"

"بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔!"

"کیا مطلب....؟"

"کچھ نہیں.... اوہ.... ان میں سے ایک کو اس نے اٹھا کر کھڑا کر دیا ہے۔ خوب اس کے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں ہیں۔ وہ اس سے کچھ کہہ رہا ہے۔!"

"لاؤ.... دیکھوں....!" نینا نے دوربین کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

"نہیں.... ٹھہرو.... وہ جارہا ہے.... اور اس کے پیچھے وہ آدمی ہے جس کے ہاتھوں میں ہتھ کڑیاں ہیں۔ وہ دونوں چلے گئے۔ اب دیکھو.... یہ کون ہے.... جس نے فرنچ ونڈو کی طرف سر گھمایا ہے۔!" اس نے دوربین نینا کو تھمادی۔

"یہ.... یہ تو.... چینی گارڈو معلوم ہوتا ہے.... یہ بھی پکڑا گیا۔ ہو سکتا ہے کچھ دیر بعد یہاں سے تین بنڈل برآمد ہوں اور لاگوڈی بولسینا میں غرق کر دیئے جائیں۔!"

"میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے.... اب تم جاؤ ہٹ میں میرا انتظار کرنا....!"

"یہ ناممکن ہے.... میں بہر حال تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔!"

"کیا تم درخت پر چڑھ سکتی ہو۔!"

"پھر بیوقوفی کی باتیں شروع کر دیں۔!'

"نہیں میں اس درخت کی بات کر رہا ہوں جس کی ایک شاخ فرنچ ونڈو پر جھکی ہوئی ہے۔!"

"میں تمہیں اس حماقت کی اجازت نہیں دوں گی۔ پتہ نہیں عمارت میں کتنے آدمی ہوں۔!"



موریلی اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھے جارہا تھا اور جیمسن کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ "میں غلط نہیں کہہ رہا۔ فاقوں سے تنگ آکر میں نے اس کے لئے کام کرنا شروع کیا تھا۔ اب گردن تک پھنس چکا ہوں۔ اگر مجھے صرف ایک بار ہی موقع مل جائے تو میں نکل بھاگوں گا۔ ویسے اصل آدمی تو ایکس ٹو ہے۔ عمران بھی ایک آلہ کار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔!"

"کرنل ہوریشیو پر تو عمران ہی نے ہاتھ ڈالا تھا۔" موریلی اسے گھورتا ہوا بولا۔

"خدا کی پناہ....! تو یہ قصہ ہے.... کک.... کیا تم وہی ایجنٹ ہو جس نے ایکس ٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔!" جیمسن کے لہجے میں حیرت بناوٹی نہیں تھی۔

"فضول بکواس سننے کے لئے تمہیں یہاں نہیں لایا۔!"

"تب پھر صاف صاف سن لو کہ میں عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر تم اس کے احوال سے تھوڑی بہت واقفیت بھی رکھتے ہو تو تمہیں علم ہوگا کہ کالا آدمی میری نسبت اس سے زیادہ قریب ہے۔!"

"میں تم دونوں کی کھال اتار دوں گا۔!" کہہ کر موریلی نے کسی کو آواز دی ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"ان دونوں کو بھی لاؤ.... اس نے اس سے کہا۔ جیمسن سختی سے ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ اس کی اسکیم فیل ہو گئی تھی۔ وہ موریلی کو شیشے میں نہیں اتار سکا تھا۔ ویسے اسے خوشی تھی کہ وہ یہاں عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن وہ فون نمبر جس پر کسی ہمدرد سے رابطہ قائم کرتا رہا تھا کہیں تشدد کے دوران میں وہ فون نمبر اس کی زبان سے پھسل نہ جائے اور ان پر تشدد ہونا لازمی ٹھہرا.... ضروری نہیں کہ ان پر نظر رکھنے والے اب بھی ان کے احوال سے واقف ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور گارڈو بھی اسی کمرے میں پہنچا دیئے گئے۔ جوزف نے جیمسن کو گھور کر دیکھا تھا اور پھر موریلی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"جوزف موگنڈا....!" موریلی سرد لہجے میں بولا۔ "تمہارا آخری وقت قریب ہے۔!"

"یہ اطالوی نہیں جانتا....!" جیمسن بول پڑا۔

"میں جانتا ہوں....!" موریلی نے کہا اور یہی جملہ انگریزی میں دہراتا ہوا بولا۔ "صرف پندرہ منٹ دے رہا ہوں اگر تم نے عمران کا پتہ نہ بتایا تو زندہ آگ میں جھونک دیئے جاؤ گے۔!"

"آسمان والا مجھ پر مہربان ہے مسٹر کہ میں باس کا پتہ نہیں جانتا.... اگر جانتا بھی ہوتا تو تم مجھ سے نہ اگلوا سکتے۔!"

"یہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے....!" جیمسن بولا۔

"تم خاموش رہو....!" موریلی غرایا۔

"میرا مطلب تھا کیا یہاں کوئی ایسی کرسی نہیں جس پر بیٹھا کر تم مشینی ذرائع سے ہمیں سب کچھ اگل دینے پر مجبور کر دو۔ جیسے کرنل ہوریشیو نے ایکس ٹو سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔!"

"اس بکواس کا مطلب.....!"

"تمہیں بھی آسانی ہو گی اور ہم پر بھی اس کی ذمہ داری نہ ہو گی کہ ہم نے اگل دیا۔!"

"میں سمجھ گیا تم کیا چاہتے ہو۔!" موریلی کے ہونٹوں پر خوف ناک سی مسکراہٹ نمودار ہوئی دفعتاً جوزف اردو میں بولا۔ "یہ وہ آدمی نہیں جس کا تصویر ہمارے پاس تھا۔!"

"میں بھی دیکھ رہا ہوں اندھا نہیں۔ چپ چاپ کھڑے رہو۔!" جیمسن نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

موریلی نے ڈپٹ کر پوچھا تھا کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے کیا کہا تھا۔

"شراب مانگ رہا تھا۔!" جیمسن بولا۔ "ہر وقت پیتا رہتا ہے۔ کئی گھنٹے سے نہیں ملی۔ کم از کم چھ بوتلیں اس کے سامنے رکھوا دو شائد ترنگ میں آکر بتا ہی دے جو کچھ جانتا ہے۔!"

"بکواس مت کرو..... سب سے پہلے میں گارڈو کو ذبح کر دوں گا۔ ہو سکتا ہے اس دوران میں تم دونوں کو عقل آجائے۔!" یہ کہہ کر اس نے میز کے پائے سے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تھا۔ جیمسن نے گارڈو کی طرف دیکھا اس کے چہرے سے ذرہ برابر بھی مترشح نہیں ہوتا تھا کہ وہ خائف ہے۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں سرخ تھیں۔

وہ آدمی جو ان دونوں کو اس کمرے میں لایا تھا وہیں موجود تھا۔ دفعتاً موریلی غصیلے لہجے میں بولا۔ "جاؤ دیکھو.....! وہ آئے کیوں نہیں۔!"

وہ دروازے سے نکلا ہی تھا کہ اچھل کر پھر کمرے میں آپڑا۔ بالکل ایسا ہی لگا تھا جیسے کسی نے اس کو اٹھا کر کمرے کے وسط میں پھینک دیا ہو۔ موریلی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ایک آدمی داخل ہوا اور اپنا داہنا ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "قانون کے نام پر۔!"

موریلی جہاں تھا وہیں رک گیا۔ تینوں قیدی بھی دروازے کی طرف مڑے تھے۔

"تمہیں اندر داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی۔!" موریلی دہاڑا۔

"میں نے قانون کا حوالہ دیا تھا۔!" نووارد نے نرم لہجے میں کہا اور پھر ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس پر نظر پڑتے ہی موریلی اچھل پڑا۔

"نینا سائرو.....!"

"ہاں..... سی نور ڈانو موریلی.....!"

موریلی کے آدمی نے فرش پر پڑے ہی پڑے ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن جوزف نے ہتھ

کڑیوں سمیت اس پر چھلانگ لگائی اور ریوالور چکنے فرش پر پھسلتا ہوا عورت کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے جھک کر اسے اٹھالیا۔

اچانک موریلی کچھ لوگوں کے نام لے لے کر چیخنے لگا تھا۔

"خواہ مخواہ حلق نہ پھاڑو۔!" اجنبی پر سکون لہجے میں بولا۔ "وہ سب اسی کمرے میں بے ہوش پڑے ہیں۔ جہاں تاش کھیل رہے تھے۔!"

"تم کون ہو.....؟"

"قانون کا ایک محافظ.... تمہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ تم ان تینوں کو ہتھ کڑیاں پہناؤ۔!"

اس دوران میں جوزف نے موریلی کے آدمی کو رگڑ ڈالا تھا۔ وہ جلدی ہی بے حس و حرکت ہو گیا۔

"شناخت نامہ دیکھے بغیر میں تمہارے بیان پر یقین نہیں کر سکتا۔!"

اس نے جیب سے شناخت نامہ نکال کر اس کی طرف اچھال دیا۔ موریلی نے اسے ہاتھوں پر روکا تھا اور بغور دیکھنے لگا تھا۔

"یہ بھیڑیوں کا سربراہ ہے سی نور.....!" دفعتاً گارڈو بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم تینوں اس کے راز سے واقف ہو گئے تھے۔!"

"تم چپ رہو.....!" موریلی پیر پٹخ کر دہاڑا۔

"چیخو مت.....! میرے ساتھ ایک خاتون بھی ہیں۔!" نووارد بولا۔

"البرٹو سنالینی.....! مجھے حیرت ہے کہ تم مجھے نہیں جانتے۔!" موریلی نے نرم لہجے میں کہا۔ "یہ تینوں چور ہیں۔ تم نے مشہور بدمعاش جینی گارڈو کا نام ضرور سنا ہوگا.... وہ رہا... اور تم ایک بدمعاش عورت کے کہنے پر یہاں دوڑے چلے آئے ہو۔!" نینا نے جھپٹ کر ایک تھپڑ موریلی کے گال پر رسید کیا۔ شائد اس سے حماقت ہی سرزد ہوئی تھی کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں موریلی نے اس کے بائیں ہاتھ سے ریوالور چھین لیا جسے کچھ ہی دیر پہلے اس نے فرش سے اٹھایا تھا۔ پھر اس نے اسے دھکا دیا تھا اور ان دونوں پر ریوالور تان کر بولا۔ "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔!" نینا کے ہاتھ غیر ارادی طور پر اوپر اٹھ گئے تھے۔ لیکن اس کا ساتھی بدستور لاپرواہی سے کھڑا رہا۔ پھر وہ آہستہ سے بائیں جانب ہٹا تھا۔

"گولی ماردوں گا....!" موریلی نے دھمکی دی اور پیچھے ہٹ کر پھر میز کے پائے سے لگا ہوا بٹن دبانے لگا۔

"بتاؤ....!اس عورت نے تم سے کیا کہا تھا۔!" اس نے ریوالور کو جنبش دے کر سوال کیا۔

"اس نے کوئی خاص بات نہیں کہی تھی۔ لیکن جینی گارڈو نے تم پر جو الزام عائد کیا ہے اس کی جواب دہی کے لئے تیار ہو جاؤ۔!" نووارد نے کہا۔

"میں تمہیں یہیں دفن کردوں گا۔ اسی کو جواب دہی سمجھ لینا۔!"

"تو تمہیں اعتراف ہے کہ تم بھیڑیوں کے سربراہ ہو۔!"

"ہاں.... میں ایک بھیڑیا ہوں.... سربراہ سمجھ لو.... پھر....؟"

"ابھی بتاتا ہوں....!" وہ کہتا ہوا ایک قدم آگے بڑھا ہی تھا موریلی نے فائر کردیا۔ اس نے ایک جانب چھلانگ لگائی موریلی نے دوسرا فائر کیا.... وہ بھی خالی گیا.... پھر تیسرا.... چوتھا.... پانچواں.... چھٹا.... اور اس کے بعد اس نے موریلی پر چھلانگ لگائی تھی۔

"واہ.... وا.... میرے دلیر.... میرے جیالے.... عرب....!" نینا اچھل اچھل کر تالیاں بجا رہی تھی۔

"کمال ہے.. کمال ہے..!" جینی گارڈو کے دانت نکلے پڑ رہے تھے۔ جوزف اور جیمسن خاموش کھڑے ایک دوسرے کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اس وقوعے پر یقین نہ آرہا ہو۔!

اجنبی کا مکا موریلی کے جبڑے پر پڑا تھا لیکن ایسا ہی معلوم ہوا جیسے اس نے کسی دیوار پر مکا مارا ہو۔ پھر موریلی اس سے لپٹ پڑا تھا۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔!" جیمسن بڑبڑایا۔

"کچھ بھی نہیں....!" گارڈو نے کہا۔ "بہت جاندار آدمی معلوم ہوتا ہے اسے ٹھیک کردے گا۔ پتہ نہیں یہ کون ہے۔ اگر نینا کا ساتھی ہوا تو میرے لئے بدستور خطرہ باقی ہے۔!"

"تمہارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے بھائی گارڈو۔!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "تمہارے لئے ہم اپنی جانیں دے دیں گے۔!"

"ہماری ہتھ کڑیاں۔!" جیمسن چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

موریلی نے اجنبی کو دور اچھال دیا تھا۔ وہ پھر اٹھا اور کسی لڑاکے مرغ کی طرح حملے کا پہلو

تلاش کرتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے موریلی سے خوف زدہ ہو.... موریلی اسے محسوس کرتے ہی شیر ہو گیا۔ اس نے اجنبی پر چھلانگ لگائی اور اپنے ہی زور میں منہ کے بل فرش پر چلا آیا۔ دوسرے ہی لمحے میں اجنبی اس کی پشت پر سوار تھا۔ لیکن موریلی نے اسے پھر اچھال پھینکا۔ اتنی مہلت ہی نہیں دی تھی کہ وہ اسے اپنے پیروں سے جکڑ سکتا۔ اس کے بعد وہ خود بھی اٹھ ہی رہا تھا کہ اجنبی کی ٹھوکر اس کی پیشانی پر پڑی اور وہ کریہہ سی آواز کے ساتھ دوسری طرف الٹ گیا۔ دوسری ٹھوکر بائیں پہلو پر پڑی۔ تیسری ٹھوڑی پر.... پھر موریلی اٹھ نہیں سکا تھا۔ ٹھوکریں کھا کھا کر حلق پھاڑتا رہا.... ذرا ہی سی دیر میں وہ بے سدھ ہو گیا۔ البرٹو نے اس کی جیبیں ٹٹول کر کچھ چیزیں بر آمد کیں۔ جن میں ہتھ کڑیوں کی چابیاں بھی تھیں۔

وہ تینوں آزاد ہو گئے۔

"تم تینوں بھاگ جاؤ۔!" البرٹو بولا۔ اس نے دوسروں کی نظریں بچا کر جیمسن کو آنکھ بھی ماری تھی۔

"یہ.... یہ....!" نینا گارڈو کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"یہ بھی جائے گا۔!"

"یہ میرے چار آدمیوں کا قاتل ہے۔!" نینا اس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی۔

"تم نے بھی میرے سامنے چار کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔!" اس نے بھی اتنی ہی آہستگی سے کہا کہ دوسرے سن نہ سکیں۔ نینا کچھ نہ بولی اور اس نے ان تینوں سے پھر کہا کہ وہ وہاں سے چلے جائیں۔

جیمسن اور جوزف نے گارڈو کے بازو پکڑے تھے اور دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے اور البرٹو انہیں بتاتا رہا تھا وہ کس طرح صدر دروازے تک پہنچیں گے۔!

ان کے چلے جانے کے بعد البرٹو نے ہتھ کڑیوں کا ایک جوڑا موریلی کے بے ہوش ملازم کے ہاتھوں میں ڈالا اور دوسرا پیروں میں۔

نینا خاموش سے سب کچھ دیکھتی رہی۔ پھر دفعتاً وہ موریلی کی طرف متوجہ ہو گئی۔ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھورتی رہی اور پھر تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔

"ارے.... ارے.... یہ تو مر گیا۔!" وہ اس پر جھکی ہوئی گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی۔

"ہو سکتا ہے....!" البرٹو لاپرواہی سے بولا۔ "بائیں پہلو پر پڑنے والے ٹھوکر نے حرکت قلب بند کردی ہوگی۔ ویسے تم اسے ڈانو موریلی کی حیثیت سے کب سے جانتی ہو۔!"

"میرا خیال ہے پچھلے تین سال سے۔!"

"اب میں تمہیں اس کی اصلی شکل دکھاؤں گا۔!"

وہ نینا کو اس کے قریب سے ہٹا کر خود اس پر جھک پڑا۔ قریب ہی پڑے ہوئے اپنے تھیلے سے کوئی سیال نکالا تھا اور اس کے چہرے کے بعض حصوں کو تر کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ موریلی ہے۔!"

"یہ کون ہے....؟ میں تو اسے نہیں جانتی۔!"

"موریلی کی حیثیت سے یہ غالباً بھیڑیوں کا سربراہ تھا۔ لیکن میں بھی نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔!"

"اب کیا کرو گے....!"

"اسے اپنے کپڑے پہناؤں گا اور خود اس کا لباس پہنوں گا۔ تم دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ۔!"

پانچ چھ منٹ بعد اس نے کھکار کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔!

"مگر تم نے یہ کیوں کیا ہے....؟" نینا مضطربانہ انداز میں بولی۔

"اب میں اس کے سینے پر بھیڑیوں کا نشان بناؤں گا اور ہم یہاں سے نکل چلیں گے۔ فی الحال خاموش رہو باتیں بعد میں ہوں گی۔!" اس نے کہا اور تھیلے سے قلم نکال کر مردہ آدمی کی قمیض پر کھوپڑی اور خنجر بنایا۔ بے ہوش آدمی کے ہاتھ پیروں سے ہتھ کڑیاں نکالیں اور نینا کا بازو پکڑے ہوئے عمارت سے باہر نکل آیا۔

کچھ دیر بعد وہ اسی ہٹ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے قیام کیا تھا۔ نینا اس کے لئے کافی انڈیل رہی تھی۔

"اب میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔ ذرا گرما گرم کافی کا ایک کپ پی لینے دو...!" اس نے خاموش ہو کر کافی کا گھونٹ لیا اور طویل سانس لے کر بولا۔ "اگر میں اسے موریلی ہی کی حیثیت سے وہاں پڑا رہنے دیتا تو اس کے گرگے ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوتے اور اب ہوش

میں آنے کے بعد جب ایک اجنبی کی لاش میرے لباس میں دیکھیں گے اور اس کے سینے پر اپنے گروہ کا نشان بھی دیکھیں گے تو یہی سمجھیں گے کہ موریلی اسے مار کر کسی وجہ سے کہیں چل دیا۔ اس طرح وہ اس لاش کو ٹھکانے بھی لگادیں گے۔!"

"تم نے اپنا شناختی کارڈ بھی اٹھایا تھا وہاں سے یا نہیں۔!"

"میں ایسی چیزیں بھولا نہیں کرتا۔!"

"مجھے یقین نہیں کہ تم اس دنیا کے آدمی ہو۔!"

"مریخ سے آیا ہوں۔!"

"سچ بتانا.... تم واقعی سائرو کے دوست ہو یا نہیں.... میرا خیال ہے کہ تم عرصہ سے موریلی کی تاک میں رہے تھے اور وہ دونوں دراصل تمہارے ہی آدمی تھے۔!"

"اگر میں سائرو کا دوست نہیں.... تب بھی میں نے تمہارے ساتھ کوئی بُرائی نہیں کی۔ موریلی کے بارے میں سچی بات یہ ہے کہ میں اس کی تاک میں تھا۔ اس نے یہاں میرا بزنس خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہاں وہ میرے ہی آدمی تھے اور اسی لئے یہاں آئے تھے کہ موریلی ان سے چھیڑ چھاڑ کرے اور میں اسے ٹھکانے لگادوں۔ لیکن یقین کرو کہ میں اسے موریلی کی حیثیت سے نہیں جانتا تھا۔ یہ آسانی مجھے تمہاری ہی وجہ سے ہوئی اور ہاں....! میں تم سے صرف اتنا ہی چاہوں گا کہ تم جینی گارڈو کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔!"

"تم کہتے ہو تو یہی ہوگا۔!" وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے بولی۔

"الجزائری عبدالمنان تمہیں ہمیشہ یاد رکھے گا۔!"

"اور جب بھی یہاں آئے گا میرا مہمان رہے گا۔!"

لیکن دوسری صبح جب وہ بیدار ہوئی تو الجزائری عبدالمنان اپنے تھیلے سمیت غائب تھا اور کیوں نہ غائب ہو جاتا اسے تو روم پہنچ کر ان دو قربانی کے بکروں کو تلاش کرنا تھا جن کی وساطت سے وہ نینا تک پہنچا تھا اور پھر نینا نے اس کی راہنمائی موریلی تک کی تھی۔ گارڈو اور نینا کو اصل قصے کا علم نہ ہو سکا۔

روم پہنچ کر جیمسن نے بتائے ہوئے فون پر نمبر رنگ کرکے ہدایات طلب کی تھیں۔ اس سے کہا گیا تھا کہ وہ دونوں نصف شب کو ہوائی مستقر پر پہنچ جائیں اور وہ گارڈو کی عدم موجودگی میں

چپ چاپ گھر سے نکل آئے تھے۔

عمران ہوائی مستقر پر ان کا منتظر تھا۔ انہیں دیکھتے ہی چہک کر بولا۔"اخاہ....! خاصے تندرست ہو رہے ہیں آپ لوگ....!"

"قربانی کے بکرے تندرست ہی ہوتے ہیں۔!" جیمسن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔

"ابھی سے دم نکلنے لگا۔ ارے ابھی تو جینوا پہنچ کر خیر اندیشوں کی خبر لینی ہے۔!" عمران چیونگم کا پیس منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔

"اوہ....! تو کیا یہاں کا کام ختم ہو گیا باس....؟" جوزف نے پوچھا۔

"پچھلی رات کو ہی ختم ہو گیا تھا۔!"

"تو کیا موریلی....؟ لیکن تم نے اس کی تصویر تو نہیں دی تھی۔!"

"وہ جیمسن ہارلے ہی تھا۔ وہی ایجنٹ جس نے ایکس ٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔ لیکن بحیثیت موریلی میک اپ میں رہتا تھا۔ دوہری زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایکس ٹو کا ایجنٹ ایدلی دے ساواں یا لوئیسا کے توسط سے بنا تھا۔ لہٰذا میں نے تمہیں ڈاڑھی رکھوادی تھی اور میرا یہ اندیشہ بھی درست نکلا کہ وہ لوئیسا ہی کے بھڑکانے پر ہمارے خلاف ہوا تھا۔ ویسے یہ محض اتفاق تھا کہ تم سیدھے وہیں پہنچے جہاں کبھی پرنس ہربنڈا نے قیام کیا تھا۔ ورنہ مقصد تو یہی تھا کہ تم روم کی سڑکوں پر بھٹکتے پھرو حتیٰ کہ جیمسن ہارلے تمہاری طرف متوجہ ہو کر اپنی کمین گاہ سے نکل آئے اور میں اسے مار ڈالوں۔!"

"اگر ہم ہی مار ڈالے گئے ہوتے تو....؟" جیمسن بول پڑا۔

"شریفوں کے سے حلیے میں مارے جاتے.... سبحان اللہ.... اچھا بس....! جوزف تم یہ اپنا بغیر ڈاڑھی والی تصویر کا پاسپورٹ سنبھالو.... ہم روانہ ہی ہونے والے ہیں۔ ویسے جیمسن سلمہ....! تم ڈاڑھی اور بڑھے ہوئے بالوں کے بغیر اتنے اچھے لگتے ہو کہ....!"

"پلیز.... یور میجسٹی....!" جیمسن نے احتجاجاً کہا اور بُرا سا منہ بنائے ہوئے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

عمران نے جوزف کو آنکھ ماری تھی اور جوزف کے دانت نکل پڑے تھے۔
